فہرست مضامین تعلیم الدین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	مقدمہ مصنفؒ	۶
۲۔	عقائد و تصدیقات	۱۲
۳۔	شرک کی اقسام	۳۱
۴۔	اشراک فی العلم	۳۱
۵۔	اشراک فی التصرف	۳۲
۶۔	اشراک فی العبادۃ	۳۲
۷۔	اشراک فی العادۃ	۳۲
۸۔	بدعاتِ قبور	۳۳
۹۔	بدعات رسوم	۳۴
۱۰۔	بعض کبائر	۳۵
۱۱۔	ایمان کے شعبے	۳۶
۱۲۔	معاصی کے دنیوی نقصانات	۳۸
۱۳۔	طاعات کے دنیوی منافع	۳۹
۱۴۔	اعمال و عبادات	۴۰
۱۵۔	نماز کے احکام	۴۳

۱۶۔ کتاب الجنائز ۵۰
۱۷۔ زکوٰۃ وصدقات ۵۱
۱۸۔ کتاب الصوم ۵۲
۱۹۔ تلاوت قرآن کے احکام ۵۳
۲۰۔ ذکر دعا و استغفار ۵۴
۲۱۔ حج وزیارت ۵۶
۲۲۔ قسم اور نذر ۵۶
۲۳۔ معاملات وسیاسیات ۵۸
۲۴۔ نکاح ۷۱
۲۵۔ معاملہ سیاست ۷۸
۲۶۔ حکومت وانتظام مملکت ۸۲
۲۷۔ سفر کے آداب ۸۵
۲۸۔ آداب معاشرت ۸۹
۲۹۔ لباس وزینت ۹۳
۳۰۔ علاج ودوا ۹۷
۳۱۔ تعبیر خواب ۹۸
۳۲۔ سلام ۹۹
۳۳۔ استیذان ۹۹
۳۴۔ مصافحہ ومعانقہ وقیام ۱۰۰

۳۵۔ بیٹھنا، لیٹنا، چلنا ۱۰۱
۳۶۔ آداب مجلس ۱۰۲
۳۷۔ آداب متفرقہ ۱۰۳
۳۸۔ حفاظتِ زبان ۱۰۷
۳۹۔ حقوق وخدمت خلق ۱۱۱
۴۰۔ تصوف واخلاق ۱۱۸
۴۱۔ بیعت ۱۲۰
۴۲۔ ریاضت ومجاہدہ ۱۲۲
۴۳۔ ذکر واشغال ۱۳۲
۴۴۔ اخلاق ذمیمہ ۱۳۳
۴۵۔ مسائل فرعیہ ۱۴۲
۴۶۔ حجاب ووقوف سالک میں ۱۵۷
۴۷۔ اصلاح اغلاط ۱۵۸
۴۸۔ عورتوں اور مردوں کی مخالطت ۱۶۲
۴۹۔ موانع طریق ۱۷۵
۵۰۔ بزرگوں کے تجربے اور وصیتیں ۱۸۰
۵۱۔ شجرہ بزرگانِ چشت ۱۸۲

﴿مقدمہ مصنف﴾

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

﴿یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ط ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ط وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ط وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ط﴾

اما بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز وروزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں حوریں اور دوزخ میں سانپ بچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری، باطنی حالات متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں، اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاملہ کرو۔ تجارت جس طرح چاہو کرو۔ لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو، جو چاہو کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست و برخاست، ملاقات و معاشرت کے طریقے جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو۔ غرض تم کو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت میں غیر قوموں کی

طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصولِ تجارت میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ طرزِ معاشرت قدیم یا جدید فلاسفروں سے حاصل کرو۔ مقاماتِ نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدد لو۔ غرض اس میں نہ الوہیت ورسالت کی تنظیم ہے، نہ معاملات کے اصول کی تعلیم، نہ اخلاق وآداب کی تفہیم، نہ مقاماتِ نفس کی تکمیل وتتمیم اور اس خیالِ باطل کے ایسے برے برے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبہ لگایا۔ ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا، اور زبان سے یا دل یا طرزِ عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائدِ اسلام پر خود ہنسنے لگے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز وروزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات ومعاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علماء سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی، نہ توحید ورسالت کے مباحث واحکام کی تحقیق کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الالوہیت یا شرک فی النبوت لازم آجاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہلِ علم پر یہ ہوا کہ شب وروز اعمال وعبادات کے مسائل کے استذکار واستحضار میں شغل واہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق، نہ اخلاق وآداب کا لحاظ، نہ اصلاحِ نفس وقلب کی کوشش حتیٰ کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عجب وکبر وحرص وحبِ دنیا وغفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا سمجھے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود

اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کرلیا۔ علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات واحوال کو منتہی معراج خیال کیا۔ خیالات کو مکاشفات اور مکاشفات کو فوق الیقینیات یقین کیا۔ نہ اس کو میزانِ شرع میں وزن کرنے کی ضرورت، نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض یہ ہر طبقے کے لوگوں کو کم وبیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط حالانکہ جس نے کتاب وسنت کو ذرا بھی طلب والتفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا، وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پائے گا، اور شریعت مطہرہ کا کوکافی وافی اور دوسری کتب وحکم وقوانین وتعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے:۔

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَنحوذٰلک.

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے (کہ بعض باتیں یہود کی ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ لکھ لیا کریں) جواب میں ارشاد فرماتے: (اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَآءَ نَقِيَّةً) (الحدیث رواہ احمد) اور یہ تو ایسی کھلی بات ہے۔ جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں:۔

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ط مذکور ہے۔

اسی قرآن میں فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ الآية الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الآية اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الاية لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ الآية وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا الْاٰيَة مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً الْاٰية وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الآية وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا الاية وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهُ الْاٰية اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا الآية اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الآية لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ الايه اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الاية وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا الآيه اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ الاية يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ الآية اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ الآية وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الآية الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الآية تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ الاية يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا الآية وَغَيْرَهَا مِنْ ايَاتِ المعاملاتِ وَالمعاشراتِ وَالْمقاماتِ. بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ نظر آئے گا۔ اس کے پیچھے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق، کتاب الاداب، کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے گذرے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد واعمال سکھلائے ہیں اور معاملات ومعاشرت وتصوف نہیں بتلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آ گیا ہوگا کہ اسلام نے پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے مقتبس ہونے کے خود

معترف ہیں۔ غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس سے مضرتیں پہنچتی ہیں۔ اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کی جائے اور ایک ایسا رسالہ لکھا جائے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں مضامین کو کتاب وسنت سے مستنبط وملتقط کر کے جمع کیا جائے۔ یوں تو اس رسالہ سے سب اہلِ اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی راہ چلنے والوں کی دل سوزی زیادہ مدنظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جائے اور طریقہ حصول رضا کا اطاعت وامتثال امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات کے ساتھ متعلق ہے تو رضامندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس کا امر مانا جائے۔ اسی لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق اہل سنت وجماعت کے درست کرے پھر اعمال مفروضہ نماز روزہ وغیرہ ہما کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام وحلال کے مسائل سے واقف ہوتا کہ اکل حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرز معاشرت سے مطلع ہوتا کہ اہل حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اتلافِ حقوق ظلم ہے۔ ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر لعنت ورحمت جمع کیسے ہوگی اور رضا بدون رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور بنظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔

عقائد وتصدیقات، اعمال وعبادات ومعاملات وسیاسیات آداب ومعاشرت، سلوک مقامات، یاالٰہی اس نادان کی مدد فرما، اور خطا ولغزش اور ریا سے بچا۔ آمین وبہ نستعین۔

﴿☆☆☆☆☆﴾

عقائد و تصدیقات

عقیدہ ۱ تمام عالم پہلے ناپید تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ ۲ اللہ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔

عقیدہ ۳ وہ ہمیشہ سے ہے، اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ ۴ کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے نرالا ہے۔

---

۱ ـ الله خالق كل شئ الآية فى اليواقيت والجواهر عن الشيخ محى الدين والحق الذى نقول به ان العالم كل حادث وان تعلق به العلم القديم ۱۲ ج۱ ص۴۹

۲ ـ قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد۔ فى اليواقيت عن الشيخ لايجوز ان يقال الحق تعالىٰ مفتقر فى ظهور اسمائه وصفاته الى وجود العالم لا له الغنا على الاطلاق ۱۲ ج۱ ص۷۵

۳ ـ هو الاول والآخر الآية

۴ ـ ليس كمثله شئ الآية فى اليواقيت عن الشيخ العالم ان الله تعالىٰ ليس بجوهر فيقدر له المكان ولا بعرض فيستحيل عليه البقاء ولا بجسم فيكون له الجهة و التلقاء فهو منزه عن الجهات والا قطار و فيه ايضاً عنه فالحق تعالىٰ مبائن لخلقه فى سائر المراتب وهو من وراء معلومات بيع الخلق ۱۲ ج۱ ص۷۴ وفيها اعلم ان الله تعالىٰ واحد بالا جماع ومقام الواحد يتعالىٰ ان يحل فيه شئ اويحل هو فى شئ اويتحد بشئ ج۱ ص۸۰ وفيه عنه لايجوز لعارف ان يقول انا الله ولوبلغ اقصىٰ درجات القرب وحاشا العارف من هذا القوم حاشا انما يقول انا العبد الذليل فى السير والغيل ۱۲ ج۱ ص۸

عقیدہ ۵ وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے۔ کلام فرماتا ہے۔ وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کردے جس کی روزی چاہے فراخ کردے۔ جس کو چاہے پست کردے جس کو چاہے بلند کردے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت، انصاف والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدر دانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

ف۔ هو الحی۔ ان الله علی کل شیء قدیر۔ والله بکل شیء علیم۔ و هو السمیع البصیر فعال لما یرید یریدون ان یبدلوا کلام الله وقوله فقد سبقت کلمتنا۔ الله لا اله الا الله الرحمن الرحیم الی آخره الاسماء التسعة والتسعین کما رواه الترمذی قوله تعالی لا تاخذه سنة ولا نوم۔ القیوم الحمدلله

عقیدہ ۶ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے۔ اور قرآن وحدیث میں میں بعض جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے۔ یا تو اس کے معنی اللہ کے سپرد کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے، اور ہم بے کھود کرید کیے ہوئے اور ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔

عقیدہ ۷ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالی اس کے ہونے کے آگے ہمیشہ سے جانتا ہے، اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے، اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ ۸ بندوں کو اللہ تعالی نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا

---

۶ ۔ سبحان ربك رب العزة عما يصفون ،فلا تضربوا لله الامثال۔ والراسخون فى العلم يقولون آمنا به۔ ليس كمثله شئ۔ فى اليواقيت عن الشيخ اعلم من الادب عدم تاويل آيات الصفات ووجوب الايمان بها مع عدم الكيف كما جاءت فانا لاندرى انا اولنا على ذلك التاويل بمراد الله تعالى فاذا قيل انا كيف يعجب ربنا او كيف يفرح مثلاً قلنا انا مومنون بما جاء من عندالله على مراد الله وانا مومنون بما جاء من عند رسول الله ولكل علم الكيف فى ذلك كله الى الله والى رسوله وفيه عند عليك يا اخى بالتسليم لكل ما جاء ك من آيات الصفات واخبارها فان اكثر المؤولين هالكون فاخف الطرائق حالا من قال لانشك الخ ج ۱ ص ۱۳۴

۷ ۔ انا كل شئ خلقناه بقدر۔ الله يعلم وانتم لاتعلمون ۱۲

۸ ۔ فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر۔ والله خلقكم وما تعملون۔ ولا يرضى بعباده الكفر وان تشكروا يرضه لكم ۱۲

کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ ۹ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکے۔

عقیدہ ۱۰ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں۔ وہ جو کچھ مہربانی کرے۔ اس کا فضل ہے۔

عقیدہ ۱۱ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی ان کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے۔ اور سب کے آخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ بعض بہت مشہور ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ

۹۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ۱۲

۱۰۔ لایسئل عما یفعل۔ فعال لما یرید ۱۲

۱۱۔ ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک۔ کل من الصالحین۔ فاذا ہی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین۔ انی اخلق لکم من الطین الی آخرہا وغیرہ من آیات المعجزات انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ الی قولہ یاآدم اسکن۔ ماکان محمد ابا من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ وتلک حجتنا آتینہا ابراہیم الخ سورۂ مریم، سورہ ص، سورۃ انبیاء، سورۃ شعراء ۱۲

السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔

عقیدہ ۱۲ پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغامبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ۱۳ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا، پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۴ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں

۱۲۔ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض۔ كنتم خير امة، خاتم النبين ۱۲

۱۳۔ سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى ولقد راه نزلة اخرى عند سدرة المنتهى۔ فى اليواقيت عن الشيخ وكان هذا الاسراء بروحه صلى الله عليه وسلم ويكون رويا راه كما يرى النائم فى قومه ما انكره احد من قريش ولا نازعه وانما انكروا عليه كونه اعلم ان الاسراء كان بجسمه الشريف فى تلك المواطن التى دخلها كلها ج ۲ ص ۴۰

۱۴۔ عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلقت الملائكة من نور وخلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لكم رواه مسلم فالمدبرات امرا۔ لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون ۱۲

بتلایا گیا۔ بہت سے کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

عقیدہ ۱۵؎ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس ہے۔

عقیدہ ۱۶؎ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۷؎ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۱۵؎ خلق الجان من مارج من نار۔ انہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لا ترونھم۔ وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک، افتتخذونہ وذریتہ اولیاء۔ فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ ۱۲

۱۶؎ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون، کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ ۱۲

۱۷؎ وکلا فضلنا علی العالمین۔ فی الیواقیت عن الشیخ اعلم ان مقام النبی ممنوع

عقیدہ ۱۸؎ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس درست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز و روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں۔ اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ۱۹؎ جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا نفسانی اور

لمنا دخوله وغاية معرفتنابه من طرق الاخبارات المطر اليه كما ينظر من هو في اسفل الجنة الى من هو في اعلى عليين ص ۸۱

۱۸ ۔ ايحسب الانسان ان يترك سدى۔ في اليواقيت وقد سئل ابو القاسم جنيد رضي الله عنه عن قوم يقولون باسقاط التكاليف ويزعمون ان التكاليف انما كانت وسيلة الوصول وقد وصلنا فقال رضي الله عنه صدقوا في الوصول ولكن الى سقر والذي يسرق ويزني خير ممن يعتقد ذلك ولواني بقيت الف عام ماتقعدت من اوراد شيئا الا بعذر شرعي انتهى ۱۲ ج ۱ ص ۱۹۲ وفيها عن الشيخ انه لايجوز لولي قط المبادرة الى فعل معصيته لواطلع من طريق كشفه على تقدير ها عليه ۱۲ ج ۱ ص ۱۲ ۹ دفيها ۱۲

۱۹ ۔ ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفرلكم ذنوبكم والله غفور الرحيم۔ قل اطيعوا الله والرسول فان تولوا فان الله لا يحب الكافرين۔ في اليواقيت عن الشيخ ان من الخوارق مايكون عن قوى نفس وقد يكون ايضاً عن حيل طبيعته وقد يكون عن نظم حروف بطوالع وقد تكون باسماء يتلفظه بها الذاكر ولا يكون خرق العادة على وجه الكرامات الالمن خرق العادة من نفسها باخراجها عن الوفها الطبعي الا الانقياد الشرع في كل حركة وسكون انتهى مختصراً ج ۱ ص ۲۰۲ وفيها عن الشيخ قد وضع الله ميزان الشرع بيد العلماء اهل التقوى فهم ارباب التعديل والتجريح فماوقع على يد من ظهرت امارات اتباعه الشرع سموه كرامةً وما وقع على غيره سموه سحراً وشعبدة وغير ذلك ۱۲ ج ۱ ص ۱۱۷

شیطانی دھندا ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔

عقیدہ ۲۰؎ ولی لوگوں کو بعض باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو کشف والہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ ۲۱؎ اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں

۲۰؎ لهم البشرى في الحيوة الدنيا وفي الاخرة۔ ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذين لايعلمون۔ في اليواقيت قال الشيخ عبدالقادر جيلاني وقد ترائ لي مرة نور عظيم ملاء الافق ثم ظهرت لي فيه صورة تنادي يا عبدالقادر انا ربك وقداسقطت عنك التكاليف فان شئت عبدتني وان شئت فتول فقلت اخساء بالعين الخ ۱۲ ج ص ۱٦۲

۲۱؎ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي۔ ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم ياذن به الله۔ يايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول۔ فاسئلوا اهل الذكر عن الجنيد قال علمنا بالمشي بالكتاب والسنته وكان يقول ايضااذاريتم شخصا متربعا في الهواء فلاتلتفتوا اليه الابان رأيتموه مقيدا بالكتاب والسنته وكان يقول الطرق كلها مسدودة على الخلق الاعلى المقتفين آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يقول لو كنت حاكما لضربت عنق من سمعت يقول لا موجود الاالله وليس لي فعل مع الله لان ظاهره كلامه نفي غير الله ويدم احكام التكاليف كلها ج٤ ص ۱۰٤ وفيها عن ابراهيم الدسوقي يقول لوان الفقيه اتي العبادات والمامورات الشرعية بغير علة كما امره الله تعالى استغنى عن الشيخ ولكنه اتى العبادات بعلل امراض فلذلك احتاج الى طبيب يداويه حتى يحصل له الشفاء ومن هيهنا استغنى التابعون عن الخلوة و الرياضة كما علمته تلامذة الاشياخ ج ۱۲ ص ٤ ۱۰ وفيها عن الشيخ من الفتوحات اذا بلغ المريد مرتبه

بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن وحدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلا دیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوئے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ، امام احمدؒ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہو اس کی پیروی کر لی۔ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے سنوارنے کے طریقے قرآن وحدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے۔ ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوئے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ حضرت غوث الاعظم عبدالقادرؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ۔ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد! اس کی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں۔ اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے۔ جب تک ان کی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ

الاجتهاد المطلق حرم عليه الرجوع الى قول شيخه الا ان يكون دليل شيخه اوضح من دليله ۱۲ ج ۲ ص ۱۰٤ وفيها من الامام الشافعي انه كان يقول اذا صح الحديث فهو مذهبي وفي رواية اذا رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا بكلامي الحائط ج ۲ ص ۱۰۷ وفيها عن الشيخ اياكم والتعن على احد من المجتهدين وتقولون انهم محجوبون عن المعارف والا سرار كما يقع فيه الجهلة المتصوفة وان ذلك جهل مقام الائمة ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۹۔ ۱۲

ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

عقیدہ ۲۲؎ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آئے گی۔ قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کا گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ ۲۳؎ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان

---

۲۲ ۔ قولوا آمنا بالله وما انزل الينا وما انزل الى ابراهيم واسمعيل واسحق الخ والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك۔ نزل به الروح الامين وآتينا داؤد زبورا وآتيناه الانجيل۔ وكتبناله الالواح۔ فباى حديث بعده يؤمنون۔ يحرفون الكلم عن مواضعه۔ انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون۔ لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه ۱۲

۲۳ ۔ والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار الخ والذين معه اشداء على الكفار الى آخر السورة قال النبى صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابى الحديث متفق عليه الله الله فى اصحابى لا تتخذوهم غرضا من بعدى فمن احبهم فبحبى احبهم ومن ابغضهم فببغضى ابغضهم ومن اذاهم فقد آذانى ومن آذانى فقد آذى الله ومن آذى الله فيوشك ان يأخذه رواه الترمذى۔ وعن ابن عمر قال كنا فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم رواه البخارى وفى رواية لابى داؤد وقال كنا نقول ورسول الله صلى الله وسلم حى افضل امة النبى

نے دیکھا۔ اس کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا ان کا سننے میں آئے۔ اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ ۲۴: پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

عقیدہ ۲۵: ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں

صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ تعالی عنہم۔ فی الیواقیت عن الشیخ اعلم انہ لیس فی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم من ہو افضل من ابوبکر غیر عیسی علیہ السلام ۱۲ ج ۲ ص ۲۵۔ ۱۲

۲۴۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کملت من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجہ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیۃ امرأۃ فرعون رواہ الترمذی وقال علیہ السلام فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ۱۲

۲۵۔ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا۔ ان الذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ۔ قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون ۱۲

میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا ان میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۲۶؎ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کا نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

عقیدہ ۲۷؎ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۲۸؎ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۲۹؎ اللہ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۰؎ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔

عقیدہ ۳۱؎ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں

۲۶؎ ان الذین یلحدون فی آیتنا لایخفون علینا ۱۲

۲۷؎ ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ۱۲

۲۸؎ یاایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحًا

۲۹؎ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ لایامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون ۱۲

۳۰؎ لایعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ، عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا، الا من ارتضی من رسول، اذا وحینا الی امک مایوحی ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم فلیلقہ الیم بالساحل یاخذہ عدولی و عدولہ۔

۳۱؎ ولاتلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ الالعنۃ اللہ علی الظلمین، فنجعل لعنۃ

کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ ورسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

عقیدہ ۳۲ جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اُس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے، اور نہیں تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ باتیں مردے کو معلوم ہوتی ہیں، اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے، اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے۔

عقیدہ ۳۳ مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے، اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

عقیدہ ۳۴ اللہ ورسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں۔ سب

اللہ علی الکاذبین، واتبعناھم فی ھذہ الدنیا لعنة

۳۲ـ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت، نزلت فی عذاب القبر یقال لہ من ربك؟ فیقول ربی اللہ و نبی محمد، متفق علیہ سنعذ بھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم، روی الترمذی مامن مسلم یموت یوم الجمعة ولیلة الجمعة الاوقاہ فتنة القبر ۲و نحو ذلك من الاحادیث ۱۲

۳۳ـ یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا الآیة ۱۲

۳۴ـ عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی

ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے، اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فساد مچادے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج وماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں۔ وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور پر جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔

الجبهة اقنى الانف يملا الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً رواه ابوداؤد وعن حذيفه بن اسيد قال اطلع النبى صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال اتذكرون قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات وذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى بن مريم ويأجوج ومأجوج وثلث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار يخرج من اليمن فتطرد الناس الى محشرهم وفى رواية نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الى المحشر وفى رواية فى العاشرة وريح تلقى الناس فى البحر رواه مسلم عن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لايخفى عليكم ان الله ليس باعور وان المسيح الدجال اعور عين اليمنى كان عينه عنبه طافيته متفق عليه روى ابن ماجة من حديث حذيفه يدرس الاسلام كما يدرس وشى الثوب حتى لا يدرى ماصيام ولاصلوة ولانسك ولا صدقه ويسرى كتاب الله فى ليلة فلايبقى فى الارض منه آية وعن عائشه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبعث الله ريحاً طيبة فتوفى كل من كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فيبقى من لاخير فيه فيرجعون الى دين آبائهم رواه مسلم وانه لعلم للساعة۔ حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون۔ واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابه من الارض تكلمهم ان الناس كانوا بآياتنا لا يوقنون۔

قرآن مجید اٹھ جائے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مرجائیں گے۔ اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۳۵ جب ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گے۔ اب قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے۔ تمام مخلوقات مرجائیں گے اور جو مرچکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہوجائیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے۔ وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

عقیدہ ۳۶ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا

۳۵۔ عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبرئیل و عن یسارہ میکائیل رواہ رزین عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ وقعت الواقعۃ وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ ویوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الا من شاء ثم نفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان من صعق فافاق قبلی اوکان فیمن استثنی اللہ متفق علیہ ۱۲

۳۶۔ ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون عن ابی ھریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الناس یوم القیامہ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنوا الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون آدم وذکر حدیث الشفاعۃ الی ان

ہو جائے۔ دوسری بات پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جائے گا۔ مردے زندہ ہو جائیں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ سب برے بھلے عمل تولے جائیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ مگر بعض بدون حساب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں۔ وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جائیں گے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

عقیدہ ۳۷ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال

يقال فيقال يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليهم من الباب الايمن متفق عليه۔ فاما من اوتى كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا وينقلب الى اهله مسرورا واما من اوتى كتابه بشماله فيقول ياليتنى لم اوت كتابيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماؤه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل رواه مسلم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يضرب الجسر على جهنم وتحل الشفاعة ويقولون اللهم سلم سلم فيمر المؤمنون كطرف العين وكالبرق وكالريح وكالطير وكاجاويد الخيل والركاب فناج مسلم ومخدوش مرسل ومكدوش فى نار جهنم متفق عليه ۱۲

۳۷۔ اعدت للكافرين۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اشفع فيحد لى حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما يبقى فى النار الا من قد حبسه القرآن اى وجب عليه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل اهل

کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ ۳۸ ؎ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ ۳۹ ؎ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے، اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔

عقیدہ ۴۰ ؎ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا

الجنة جنة واهل النساء النار يقول الله تعالى من كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجوه متفق عليه لايموت فيها ولايحيى ۱۲

۳۸ ؎ اعدت للمتقين مثل الجنة التى وعدالمتقون فيها انهار من ماء غير آسن الى قوله و مغفرة من ربهم. لاخوف عليهم ولا هم يحزنون وهم فيها خلدون۔ فى اليواقيت وكان الشيخ محى الدينؒ يقول الجنة والنار مخلوقتان ج ۲ ص ۱۳۹ فيها انى قدرأيت فى عقائد الشيخ الوسطى يعتقدان اهل الجنة واهل النار مخلدون فى دار يهما لايخرج احد منهم من وراثه ابداً لآبدين ودهر الداهرين وقال مراد تنابا هل النار الذين هم اهلها من الكفار و المشركين والمنافقين والمعطلين لاعصاة الموحدين فانهم يخرجون من النار بالنصوص ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۵

۳۹ ؎ ويغفر مادون ذلك لمن يشاء ۱۲

۴۰ ؎ قالت ام العلاء فقلت رحمك الله ابا السائب شهادتى ان قد اكرمك الله فقال رسول الله صلى الله وسلم وما يدريك باكرامه بخارى۔ وعن عمرؓ قال رسول

بتلا دیا ہے۔ ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴۱: بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

عقیدہ ۴۲: دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے

الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم شهدله اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلثة قال وثلثة قلنا واثنان قال ثنان ثم لم نسئله عن الواحد رواه البخاری ۱۲

۴۱۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيرفع الحجاب فينظرون الى وجه الله فما اعطوا اشيئا احب اليهم من النظر الى ربهم رواه مسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فينظر اليهم وينظرون اليه فلا يلتفتون الى شئ من النعيم ماداموا ينظرون اليه رواه ابن ماجة ۱۲

۴۲۔ قال لن ترانی قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه رواه مسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يرى احد كم ربه حتى يموت رواه مسلم فی کتاب الفتن فی صفة الدجال فی اليواقيت عن الشيخ عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنهم لم يبلغنا وقوع ذلك فی الدنيا لاحد غير رسول الله صلى الله وسلم فقيل ان فلا نا يزعم فانتهره الشيخ وزجره عن هذه القول واخذ عليه العهد ان لا يعود اليه فقيل للشيخ امحق هذا الرجل ام مبطل فقال هو محق يلبس عليه وذلك انه شهد بصيرته

اور بعض صحابہ کے قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شب معراج میں دیدار ہوا ہے۔ وہ دنیا میں نہیں ہوا۔ عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور زمانہ آخرت ابھی نہیں آیا۔

نور ذلك الجمال البديع ثم خرق من بصيرته الى بصره منفذ فرای ببصر بصيرته حال اتصال سنا عيانا بدر شهودة فظن ان بصره الظاهر رای ماشهدته بصيرته

نہیں دیکھا، اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ ۴۳؂ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے۔ اسی کے موافق جزاوسزا ہوتی ہے۔

فصل

قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا. اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ

وانما رای ببصره حقیقة ببصیرته فقص من حیث لایدری قال تعالی مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لایبغیان وکان جمع من المشائخ حاضرین فاعجبهم هذا الجواب واطربهم ودهشوا من حسن افصاحه رضی الله عنه من حال ذلك الرجل ۱۲ فیها ایضا عن الشیخ محی الدین اعلم ان الحق تعالی اذا کان الوهم لایحیط به مع انها الطف من الادراك الحسی فکیف یدرکه البصر الذی هو الاکثف ۱۲ ج ۲ ص ۱۹۲

۴۳؂ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالخواتیم متفق علیه ۱۲

الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○﴾

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل واطاعت وموافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید ورسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت وکدورت آ جاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے برے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جائیں تا کہ لوگ آگاہ ہو کر ان سے بچیں۔ ان میں بعضی باتیں بالکل کفر وشرک ہیں۔ بعضی قریب کفر وشرک کے، بعضی بدعت ضلالت، بعضی مکروہ ومعصیت غرض سے سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا۔ جن سے ایمان میں نقصان آ جاتا ہے۔ اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان طاعات سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع ونقصان کو لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں۔ شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی۔ اس لئے شہرت پر قلم انداز ہوئے۔

﴿اشراک فی العلم[1]﴾

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام

۱؎ قال الله تعالى وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ۱۲

سے فال سے دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف ۲؎

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا۔

اشراک فی العبادۃ ۳؎

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا تصویر دیوار کی طرح کھڑا رہنا، چھڑیں نکالنا، تعزیہ علم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ کسی کی دوہائی دینا، کسی جگہ کا کعبے کا سا ادب و عظمت کرنا۔

اشراک فی العادۃ ۴؎

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ بازو پر باندھنا، یا گلے میں ناڑا ڈالنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا، بدی پہنانا، فقیر بنانا،

۲؎ قل من بیدہ ملکوت کل شیء وھو یجیر ولا یجار علیه ان کنتم تعلمون سیقولون لله قل فانی تسحرون ۱۲

۳؎ لا تعبدوا الا الله ۱۲

۴؎ وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام نصیباً الی قوله ان الله لا یهدی القوم الظالمین ۱۲

علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو چھوتی سمجھنا، کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا، لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی، رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا، یوں کہنا کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں ناکام ہو جائے گا، یا یہ کہیں کہ اوپر خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شہنشاہ یا خداوند خدایگاں کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعات القبور [1]

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف وسجدہ کرنا، دین و دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے سفر واہتمام کرنا، وہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش بنانا، ان پر پھول ہار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر عمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چادر، شامیانہ، نقارہ، کھانا، مٹھائی وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا۔

---

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری وثنا یعبد ۱۲ مشکوۃ

﴿بدعات الرسوم﴾ ؎۱

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصاً ناچ رنگ وغیرہ کرنا، ہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرد کا مسّی، مہندی، سرخ کپڑے یا کثرت سے انگوٹھیاں چھلے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیور، جیٹھ پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کے روبرو بے محابا عورت کا آنا، گگرا اور یا سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجا سننا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، نسب پر فخر کرنا، یا کسی بزرگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کو بے ادبی سمجھنا، یا خط میں بعد ادائے آداب وعبودیت لکھنا، کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں کی رسمیں کرنا، دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتش بازی، ٹٹیاں وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے جانا، دولہا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، سہرا باندھنا، غمی میں چلا کر رونا، منہ اور سینہ پیٹنا، بیان کر رونا، استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم وبیش اس گھر میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا، سادی وضع کو معیوب جاننا، مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، خاصدان، عطردان وغیرہ چاندی

؎۱۔ واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا الآیۃ ۱۲

سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجتا زیور پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوتی، لہنگا پہننا، لڑکوں کو زیور پہنانا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا چڑھانا، شیطان کی کھڈی یا چند یا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب وزینت کے لئے دیوارگیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، شگون ٹوٹکہ کرنا، کسی چیز کو منحوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گودنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، کسم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گنجفہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کر دیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، خون ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا، عورت سے زنا کرنا، یتیموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا، دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے ناامید ہونا، کسی سے وعدہ کر کے وفا نہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا، قرآن شریف پڑھ کر بھلانا، سچی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ بولنا، خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے۔ خدا کے سوا اور کسی

کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو کافر کہنا، کسی کا گلہ سننا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاج یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولنا، مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لڑکوں سے برا کام کرنا، حیض کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا، کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کھیلنا، کافروں کی رسمیں پسند کرنا، نجومی کی باتوں کو سچا جاننا، اپنی عبادت یا تقویٰ کا دعویٰ کرنا، مردے پر پیٹنا پکا کر رونا، کھانے کو برا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش کرنے کا راگ باجا سننا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا۔

شعب ایمانیہ [۱]

خدا پر ایمان لانا، اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اوروں سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خاص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک، ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے۔ خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب

---

[۱] ان سب شعبوں کے فضائل اور متعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ ''فروغ الایمان'' میں بیان ہوتے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوصاً نوجوان نو تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

میں صابر رہنا۔ اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا، حیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحیدِ ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط رتبہ سو آیتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعاء کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے، اور ستر کو چھپا رکھنا، اور فرض اور نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ، نفل صدقہ ادا کرنا، اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا۔ سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا اور جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور فاقہ داروں کا حق ادا کرنا، اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کو اطاعت کرنا، اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان کا حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے، اور حدود کو جاری رکھنا اور بشرط پائے

جانے شرط کے اشاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا۔ اسی میں داخل ہے، اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے۔ مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، انفاق فی الحق میں داخل ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا، اور لہو ولعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا۔

معاصی کے بعض دنیوی نقصانات[1]

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، خصوص نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاصی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہو جانا، چند روزہ میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا، دشمنانِ خدا کا وارث بننا، افعال شنیعہ میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا

---

[1] ان نقصانات ومنافع کا مرتب ہونا معاصی وطاعات پر بدلائل کتاب ''جزاء الاعمال'' میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرور مطالعہ کیجئے۔ دار الاشاعت کراچی سے مل سکتا ہے۔

ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت کرنا، عقل میں فتور ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا، فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و عزت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے القاب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، شیاطین کا مسلط ہو جانا قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔

طاعات کے بعض دنیوی منافع

رزق بڑھنا، ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف و پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی بالطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، سچی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا، روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا، قلب میں راحت واطمینان پیدا ہونا، آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا، مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، ترددات کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا غصب فرو ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات [۱]

عمل ۱ وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔ عمل ۲ ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل ۳ تازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو۔ عمل ۴ مذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب گاہ دھو کر وضو کرنا چاہئے۔ عمل ۵ وہم وشک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنیوالا واقع نہ ہو۔ عمل ۶ اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہیئت پر سورہنے سے۔ عمل ۷ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو۔ داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو، تین کلوخ سے بلا ضرورت کم مت لو، پلیدی اور ہڈی اور کوئلہ سے استنجا مت کرو۔ عمل ۸ پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ عمل ۹ سڑک پر یا سایہ

---

۱ زیادہ مقصود بیان کرنا آداب اعمال کا ہے اور احکام فقیہہ کتب فقیہہ سے حاصل کرنا چاہئے۔ مالابدمنہ یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے۔۱۲

۱۔ اسباغ الوضوء علی المکارہ ۱۲ رواہ مسلم

۲۔ لایحافظ علی الوضوء الامومن ۱۲ مالک

۳۔ من توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات ۱۲ ترمذی

۴۔ عن علی قال کنت رجلا مذاالی قولہ یغسل ذکرہ وتیوضأ ۱۲ بخاری ومسلم

۵۔ فلایخرج من المسجد حتی یسمع صوتاً اوریحاً ۱۲ مسلم

۶۔ ینتظرون عشاء حتی تخفق روسہم ثم یصلون لایتوضأون ۱۲ ابوداؤد ان الوضوء علی من نام مضطجعاً فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ ۱۲ ترمذی

۷۔ عن سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلة بغائط اوبول اونستنجی باقل من ثلثة احجار وان نستنجی برجیع اوبعظم رواہ مسلم وصححہ ابوداؤد ۱۲

۸۔ اما احدھما فکان لا یستترہ من البول ۱۲ متفق علیہ ۱۲

۹۔ الذی یتخلی فی الطریق اوظلہم ۱۲ مسلم

میں پاخانہ مت پھرو۔ عمل ۱۰؎ پاخانہ میں جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر اُتار دو۔ عمل ۱۱؎ میدان میں ایسی جگہ پاخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اس وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ۔ عمل ۱۲؎ پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس میں سے کوئی موذی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچادے۔ عمل ۱۳؎ پاخانہ پھرتے وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیے۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی لگا لو۔ عمل ۱۴؎ غسل خانہ میں پیشاب مت کرو اور پاخانہ تو اور بھی بیہودہ بات ہے۔ عمل ۱۵؎ پاخانہ پھرتے وقت بات مت کرو۔ عمل ۱۶؎ جب پاخانہ جانے لگو تو یہ پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب نکل آؤ یہ پڑھو۔ غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ عمل ۱۷؎ کلوخ کے بعد پانی سے بھی استنجا کرو۔ عمل ۱۸؎ پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو۔

۱۰؎ اذا ادخل الخلاء نزع خاتمه ۱۲ ابوداؤد

۱۱؎ انطلق حتى لا يراه احد ۱۲ ابوداؤد ولم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض ۱۲

۱۲؎ فلير تدلبوله ۱۲ ابوداؤد۔ لا يبولن احدكم فى حجر ابوداؤد

۱۳؎ ومن اتى الغائط فليستتر فان لم يجد الا ان يجمع كثيبا من رمل فليتدبره ۱۲ ابوداؤد

۱۴؎ لا يبولن احدكم فى مستحمه ۱۲ ابوداؤد

۱۵؎ لا يخرج الرجلان يضربان الغائط كاشفين عن عورتهما يتحدثان ۱۲ احمد

۱۶؎ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجه ۱۲

۱۷؎ اتيته بما فى تعداد ركوه فاستنجى ۱۲ ابوداؤد

۱۸؎ فقال يا عمر لا تبل قائما ۱۲ ترمذی

عمل ۱۹؎ جب سوکر اٹھو۔ ہاتھ **عمل** ۲۰؎ حتی الامکان ہر نماز کے وقت مسواک کرو۔ جب تک اچھی طرح نہ دھولو پانی کے اندر نہ ڈالو۔ **عمل** ۲۱؎ وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو۔ **عمل** ۲۲؎ وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو، اور ڈاڑھی میں بھی خلال کرو۔ **عمل** ۲۳؎ وضو میں اس طرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچایا نہیں۔ تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں۔ **عمل** ۲۴؎ غسل اس طرح کرو۔ پہلے دونوں ہاتھ پاک کرلو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دور کرو۔ پھر وضو کرو پھر تین بار سر دھوؤ۔ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو۔ **عمل** ۲۵؎ وضو میں پانی ضائع مت کرو۔ **عمل** ۲۶؎ اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلالیا کرو۔ **عمل** ۲۷؎ غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ **عمل** ۲۸؎ حالتِ

---

۱۹ ـ وبالسواك عند كل صلوة ۱۲ متفق عليه

۲۰ ـ اذا استيقظ احدكم فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا ۱۲ متفق عليه

۲۱ ـ ويل للاعقاب من النار ۱۲ مسلم

۲۲ ـ اذا توضأت فخلل اصابع يديك ورجليك ۱۲ ترمذی ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يخلل اللحية ۱۲ ترمذی

۲۳ ـ ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء ۱۲ ترمذی

۲۴ ـ قال في الوضوء سرف قال نعم وان كنت على نهر جار ۱۲ احمد

۲۵ ـ حرك خاتمه في اصبعه دارقطنی

۲۶ ـ يبدأ فيغسل يديه قبل ان يدخلهما الاناء ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ الى قوله ثم يصب على راسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله ۱۲ مسلم

۲۷ ـ كان النبی صلی الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل ۱۲ ترمذی

۲۸ ـ توضأ واغسل ذكرك ثم نم ۱۲ متفق عليه اذا كان جنباً فاراد ان يأكل او ينام

جنابت میں اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا بی بی کے پاس دوبارہ جانا چاہے۔ بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرلے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ **عمل ۲۹ع** جو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پیشاب نہ کرے۔ **عمل ۳۰ع** جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے۔ **عمل ۳۱ع** جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہے اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے۔

باب الصلوٰۃ

عمل ۳۲ع نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو۔ خشوع وخضوع جس قدر ہوسکے بجالاؤ۔ **عمل ۳۳ع** جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھاؤ۔ **عمل ۳۴ع** نماز خوب پابندی سے پڑھو۔ **عمل ۳۵ع** عشاء سے پہلے سوؤ مت اور عشاء کے بعد باتیں مت

توضأ وضوئه للصلوة ۱۲ متفق عليه اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما ۱۲ مسلم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ثم ينتبه ثم ينام ۱۲ احمد

۲۹ـ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال فى الماء الراكد ۱۲

۳۰ـ عن عمر قال لاتغتسلوا بالماء الشمس فانه يورث البرص ۱۲ دارقطنى

۳۱ـ اذاجاء احدكم الجمعة فليغتسل ۱۲ متفق عليه من غسل ميتا فليغتسل ۱۲ ابن ماجه

۳۲ـ من احسن وضوئهن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن و خشوعهن ۱۲ ابوداؤد

۳۳ـ مروا اولادكم بالصلوة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين ۱۲ ابوداؤد

۳۴ـ من حافظ عليها كانت له نورا ۱۲ احمد

۳۵ـ وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها ۱۲ متفق عليه

کرو۔ جلدی سے سو رہو۔ تاکہ تہجد یا صبح کی نماز خراب نہ ہو۔ **عمل ۳۶** عصر کا وقت بہت نازک ہے۔ اس کو تنگ مت کرو۔ سویرے نماز پڑھ لیا کرو۔ **عمل ۳۷** اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہوگئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آئے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پر نہ ٹالے۔ البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گذر جانے دے۔ **عمل ۳۸** اذان کے بعد لوگوں کو مت بلاؤ۔ اذان بلانے ہی کے واسطے ہے۔ البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں۔ **عمل ۳۹** بہتر یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے اس کو تکبیر کہنے دیں۔ اس کو ناراض کر کے دوسرا شخص تکبیر نہ کہنے لگے۔ **عمل ۴۰** سات برس تک اذان کہنے پر رہائی دوزخ کا وعدہ آیا ہے۔ **عمل ۴۱** اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ **عمل ۴۲** نماز کے لئے دوڑ کر مت چلو۔ سانس پھولنے سے سکونِ قلب نہ رہے گا۔ **عمل ۴۳** جتنی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آؤ گے اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا۔ **عمل ۴۴** جب مسجد میں جانے لگو داہنا

۳۶۔ تلک صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا ۱۲ مسلم

۳۷۔ فاذا نسی احد کم صلوۃ اونام عنها فلیصل اذا ذکرها ۱۲ افادہ امسلم

۳۸۔ لاتثویب فی شیئ من الصلوۃ ۱۲ ترمذی فکان لایمر رجل الا ناداہ بالصلوۃ اوحرکہ برجلہ ۱۲ ابوداؤد

۳۹۔ ان اخا صداء اذن ومن اذن فهو یقیم ۱۲ ترمذی

۴۰۔ من اذن سبع سنین محتسباً کتب له براءة من النار ۱۲ ترمذی

۴۱۔ لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة ۱۲ ابوداؤد

۴۲۔ اذا اقیمت الصلوۃ فلاتاتوها تسعون واتوها تمشون وعلیکم السکینة ۱۲ متفق علیه

۴۳۔ اعظم الناس اجراً فی الصلوۃ ابعدهم ممشی ۱۲ متفق علیه

۴۴۔ مسلم

پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب نکلنے لگو بایاں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ عمل ۴۵؎ مسجد میں جا کر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ عمل ۴۶؎ مسجد میں شور وغل مت کرو۔ کوئی بدبودار چیز مثل حقہ، تمباکو، لہسن، پیاز خام، مولی کھا کر پی کر مت جاؤ۔ وہاں تھوکنے کی احتیاط رکھو۔ وہاں ریح مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی۔ کوئی چیز وہاں بیچو نہیں، خریدو نہیں۔ اس میں خرافات اشعار مت پڑھو، کسی کو مار پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جائے، دنیا کی باتیں مت کرو۔ عمل ۴۷؎ ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کے نقش ونگار سے دل بارہ باٹ ہو جائے۔ عمل ۴۸؎ نماز کے روبرو کوئی آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی اونچی چیز رکھ لے۔ اور اس چیز کو داہنے یا

۴۵؎ اذا دخل احد کم المسجد فلیر کع رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیہ

۴۶؎ من سمع رجلاً ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل۔ الارد ھا اللہ علیک ۱۲ مسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلایقربن مسجدنا ۱۲ متفق علیہ البزاق فی المسجد خطیۃ متفق علیہ مالم یؤذفیہ مالم یحدث فیہ ۱۲ متفق علیہ اذا رایتم من یبیع اویباع فی المسجد فقولا لاربح اللہ تجارتک ۱۲ ترمذی وان ینشدفیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود ۱۲ ابوداؤد یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امردنیاھم ۱۲ بیہقی۔

۴۷؎ کنت انظرالی عملھا وانا فی الصلوۃ فاخاف ان یفتنی ۱۲ بخاری امضی عنامك ھذافانہ لایزال تصاویرہ تعرض لی فی صلوۃ ۱۲ بخاری

۴۸؎ اذا صلی احد کم فلیجعل تلقاء وجھہ شیئا فان لم یجد فینصب عصاہ ۱۲ ابوداؤد وجعلہ علی حاجبہ الایمن والایسرولا یصمدلہ صمداً ۱۲ ابوداؤد۔

بائیں ابرو کے مقابل رکھے۔ تاکہ مشابہت بت پرستوں کے ہاتھ نہ ہو جائے۔ عمل
۴۹ اگر امام ہو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو
جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جائے۔ عمل ۵۰ نماز میں رکوع وسجدہ اور
تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل ۵۱ نماز میں دامن سمیٹنا یا بال سنوارنا بری
بات ہے۔ عمل ۵۲ نماز میں ہاتھ کے سہارے سے مت اٹھو۔ عمل ۵۳ فرض پڑھ
کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنن ونوافل پڑھے۔
عمل ۵۴ نماز میں ادھر اُدھر مت دیکھو، اوپر نگاہ مت اٹھاؤ۔ حتی الوسع
جمائی کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو، پھونک مت مارو، نماز کے واسطے

---

۴۹ ۔ انت اماہم واقتد اضعفہم ۱۲ احمد
۵۰ ۔ اسوٗ الناس سرقہ الذی یسرق من صلوۃ ۱۲ احمد
۵۱ ۔ ولا نکف الثیاب والشعر ۱۲ متفق علیہ
۵۲ ۔ نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول ، ۱۲ ابوداؤد فوثب عمر فاخذ بمنکبہ فہزہ ثم قال اجلس فانہ لن یہلک اہل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوتہم فصل ۱۲ ابوداؤد۔
۵۳ ۔
۵۴ ۔ فاذا التفت انصرف عنہ ۱۲ احمد لینتہین اقوام عن رفعہم ابصارہم عند الدعاء فی الصلوۃ لیخطفن ابصارہم ۱۲ رواہ مسلم اذا تثاوب احدکم فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع ۱۲ مسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدۃ متفق علیہ فلا یمسح الحصی ۱۲ احمد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاماً لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک ۱۲ ترمذی اذا خرج عامدا الی الصلوۃ فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوۃ ۱۲ احمد یا انس اجعل بصرک حیث تسجد ۱۲ بیہقی

جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلافِ نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو۔ عمل ۵۵ے جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آئی ہے۔ البتہ کوئی قوی عذر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل ۵۶ے جب بھوک کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے فراغت کرلو۔ پھر نماز پڑھو۔ عمل ۵۷ے اگر امام ہو تو دعا میں سب مقتدیوں کو شریک کرلو۔ یعنی سب کے لئے دعا کرو۔ عمل ۵۸ے جب مسجد میں اذان ہو جائے۔ وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ اگر کسی مختصر ضرورت سے جا کر معاً پھر لوٹ آؤ مضائقہ نہیں۔ عمل ۵۹ے صف کو خوب سیدھی کرو اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف پوری کرلو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی ہونا چاہئے۔ عمل ۶۰ے اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہئے۔ عمل ۶۱ے امامت میں بہانہ مت کرو کہ ہر شخص دوسرے پر ٹالے اور اپنی جان بچاوے یہ علامات قیامت سے ہے۔ عمل ۶۲ے

۵۵ے من سمع النداء فلم یمنعه من اتباعه عذر لم یقبل منه الصلوۃ التی صلی ۱۲ ابوداؤد

۵۶ے هو حضرۃ الطعام ولاهویدا فعه الاخبثان ۱۲ مسلم

۵۷ے لایؤمن رجل قوماً فیخص نفسه بالدعاء دونهم ۱۲ ابوداؤد

۵۸ے اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلایخرج احدکم حتی یصلی ۱۲ احمد

۵۹ے اقیموا صفوفکم وتراصوا ۱۲ بخاری اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه ۱۲ ابوداؤد وتوسطوا الامام ۱۲ ابوداؤد

۶۰ے وامام قوم وهم له کارهون ۱۲ ترمذی

۶۱ے ان من اشراط الساعة ان یتدافع اهل المسجد لایجدون اماما یصلی بهم ۱۲

۶۲ے نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقوم الامام فوق شئ ۱۲ دار قطنی

۶۳ے لاتبادروا الامام ۱۲ متفق علیه

اگر امام ہو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو۔ عمل ۶۳ امام سے پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو۔ عمل ۶۴ اگر جماعت میں ایسے وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں ہو تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار مت کرو۔ فوراً شریک ہو جاؤ۔ عمل ۶۵ تہجد پڑھنے کی کوشش کرو اس کی بڑی فضیلت ہے۔ عمل ۶۶ نوافل وظائف کی اتنی کثرت مت کرو جس کا نباہ نہ ہو سکے۔ عمل ۶۷ جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند زور کی آنے لگے تو ذرا آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو۔ عمل ۶۸ جب بستر پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو۔ اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ۔ عمل ۶۹ گھر میں بھی کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو۔ عمل ۷۰ جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کرو۔ عمل ۷۱ جمعہ میں نہا دھو کر کپڑے بدل کر خوشبو لگا کر سویرے جاؤ اور لوگوں کی گردن پر سے مت پھاندو کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ مت بیٹھو۔ زبردستی

۶۴۔ اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولاتعدوہ شیئاً ۱۲ ابوداؤد

۶۵۔ علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصلحین الخ ترمذی

۶۶۔ خذوامن الاعمال ماتطیقون ۱۲ متفق علیہ

۶۷۔ یصل احد کم نشاطہ واذا فتر فلیقعد ۱۲ متفق علیہ اذانعس احد کم وھو یصلی فلیر قد حتی یذھب عنہ النوم ۱۲ متفق علیہ

۶۸۔ من اتی الی فراشہ وذکر اللہ حتی یدرکہ الناس لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسئل اللہ فیھا خیرا من خیر الدنیا والآخرۃ الااعطاہ ایاہ ۱۲ اذکار نودی

۶۹۔ اذا قضی احد کم الصلوۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ من صلاتہ ۱۲ مسلم

۷۰۔ فاکثر علی الصلوۃ فیہ ۱۲ ابوداؤد ونسائی

۷۱۔ لایغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطھر ما استطاع من طہر ویدھن من دھنہ اویمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ماکتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الاغفرلہ مابینہ وبین الجمعۃ الاخری ۱۲ بخاری ثم اتی

دو آدمیوں کے بیچ گھس کر مت بیٹھو۔ خطبے میں باتیں مت کرو۔ ایسی طرح مت بیٹھو کہ نیند آئے۔ اگر نیند غالب ہو جگہ بدل ڈالو۔ **عمل ۲؎** جب سورج یا چاند کو گہن لگے۔ اس وقت نماز پڑھو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، خیرات کرو، استغفار کرو، اگر غلام پاس ہو اس کو آزاد کرو۔ **عمل ۳؎** عیدہ گاہ میں ایک راستے سے جاؤ، دوسرے سے آؤ۔ **عمل ۴؎** جس شخص کا ارادہ قربانی کا ہو مستحب ہے کہ بقرعید کا چاند دیکھ کر خط و ناخن نہ بنوائے۔ جب تک قربانی نہ کرلے۔ **عمل ۵؎** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو تو اچھا ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ **عمل ۶؎** تازہ بارش میں برکت ہوتی ہے اس کو اپنے بدن پر لینا بہتر ہے۔

الجمعة فلم تيخط اعناق الناس ۱۲ ابوداود ومكرر ايكر ۱۲ ترمذى لايقيمن احد كم اخناه يوم الجمعة ثم يخالف اے مقعده فيقعدفيه ۱۲ مسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة ۱۲ ترمذى۔ اذا نعس احد كم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك ۱۲ ترمذى

۷۲؎ ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا بحيوته فاذا رايتم ذلك فاد عوا الله فكبر واوصلوا وتصدقوا ۱۲ متفق عليه فافزعوا الى ذكره ودعائه واستغفاره ۱۲ متفق عليه امر النبى صلى الله عليه وسلم بالعتاقه فى كسوف الشمس ۱۲ بخارى

۷۳؎ كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد فى طريق رجع فى غيره ۱۲ ترمذى

۷۴؎ من رأى هلال ذى الحجة واراد من يضحى فلا ياخذمن شعره ولا من اظفاره ۱۲ مسلم

۷۵؎ فقال علىؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصانى ان اضحى عنه ۱۲ ابوداود

۷۶؎ عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مطر قال فحسر وقربانى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه حتى اصابه من المطر فقلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لم صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه ۱۲ مسلم

عمل ۷۷ استسقاء کیلئے اگر نکلیں میلے کچیلے کپڑے ہوں، عاجزی زاری کرتے ہوئے جائیں۔

کتاب الجنائز

عمل ۷۸ جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر آواز بلند کلمہ توحید پڑھتے رہو۔ عمل ۷۹ کفن نہ بالکل کم قیمت، نہ بہت بیش قیمت، متوسط درجے کا دو۔ عمل ۸۰ اگر پرانی مصیبت میں صدمہ یاد آ جائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ عمل ۸۱ رنج کی کیسی ہی سخت بات ہو اس پر انا للہ پڑھو تو ثواب ملے گا۔

عمل ۸۲ گاہ بگاہ مقابر میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ خصوصاً والدین کی قبر پر جمعہ کو جانا بہتر ہے۔

۷۷ـ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء مبتذلا متواضعاً متضرعا ۱۲ ترمذی (حاشیہ ص ھذا)

۷۸ـ لقنوا موتٰکم لا الٰہ الا اللہ ۱۲ مسلم

۷۹ـ اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ۱۲ مسلم لا تغالوا فی الکفن ۱۲ ابوداؤد

۸۰ـ فیحدث لذلک استرجاعاً الا جدد اللہ تبارک وتعالیٰ لہ عند ذلک ۱۲ احمد

۸۱ـ اذا انقطع احدکم فلیسترجع ۱۲ بیہقی

۸۲ـ فزوروھا فانھا تزھد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ ۱۲ ماجہ من زار قبر ابویہ واحدھما فی کل جمعۃ غفرلہ وکتب لہ براً ۱۲ بیہقی

کتاب الزکوۃ والصدقۃ

عمل ۸۳ے زکوۃ پیشگی بھی دینا درست ہے۔ عمل ۸۴ے پہننے کے زیور اور گوٹے پٹھے میں بھی زکوۃ ہے۔ عمل ۸۵ے زکوۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں۔ آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں۔ عمل ۸۶ے تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہووے دو۔ عمل ۸۷ے یوں نہ سمجھو کہ زکوۃ دے کر تمام حقوق سے سبکدوش ہوگئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل ۸۸ے عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلہ رحم عمل ۸۹ے اگر پڑوسی غریب ہوں تو شوربا بڑھا دیا کرو اور ان کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل ۹۰ے سائل کو کچھ دے دیا کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل ۹۱ے بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا دے سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل ۹۲ے جو چیز

۸۳ے ان العباس سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقة قبل لا فرخص له في ذلك ۱۲ ابوداود

۸۴ے في الرقة ربع العشر ۱۲ بخاری ۱۲

۸۵ے ولكن المسكين الذي لايجد غنى فيغنيه ولا يفطن به فتصدق عليه ولا يقوم فيسئل الناس ۱۲ متفق عليه

۸۶ے لا تحقرن من المعروف شيئا ۱۲ مسلم

۸۷ے ان في المال حقاً سوى الزكوة ۱۲ ترمذی

۸۸ے لهما اجران اجرا القرابة واجر الصدقة ۱۲ مسلم

۸۹ے اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك ۱۲ مسلم

۹۰ے اعطوا السائل ولو بظلف محرق ۱۲ مالك

۹۱ے اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة ۱۲ متفق عليه

۹۲ے لاتشر ولا تعد في صدقتك ۱۲ متفق عليه ۱۲

کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو اس سے مت خریدو، شاید تمہاری رعایت کرے تو گویا یہ ایک طرح کا صدقے کو واپس کرنا ہے۔

کتاب الصوم

عمل ۹۳ روزے میں فحش بات مت کرو، شور وغل مت مچاؤ، جو کوئی لڑے بھی کہہ دو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہم کو معاف کرو۔ **عمل ۹۴** چاند دیکھ کر ہرگز اٹکل مت کرو، کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے آج فلاں تاریخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع ہوگا۔ **عمل ۹۵** عورت نفل روزہ بدون اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔ **عمل ۹۶** کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ **عمل ۹۷** اگر روزے میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور وہاں جا کر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھالو۔ **عمل ۹۸** جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہ جائیں عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش کرو۔

۹۳۔ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان ساء احد اوقاتله فلیقل انی امرء صائم ۱۲ متفق علیه

۹۴۔ فقال بعض القوم هو ابن ثلث وقال بعض القوم هو ابن لیلتین الی قول ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ره الروية فهو ليلة رايتموره به مسلم

۹۵۔ لا یحل لامرأة ان تصوم وزوجها شاهد الاباذنه ۱۲ مسلم

۹۶۔ لكل شيء زكوة الجسد الصوم ۱۲ ابن ماجه

۹۷۔ اذا دعی احدكم فليجب فان كان صائم فليصل وان كان مفطر افليطعم ۱۲ مسلم

۹۸۔ كان زول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل العشر ۱۲

۹۹۔

﴿باب تلاوتِ قرآن﴾

عمل ۱۰۰: اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑ دمت پڑھے جاؤ۔ ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ **عمل ۱۰۱:** سوتے وقت قل ھو اللہ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے جہاں تک ہاتھ پہنچیں بدن پر پھیر کر سو رہا کرو۔ تین بار اسی طرح کرو۔ **عمل ۱۰۲:** اگر قرآن پڑھا ہو اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول جاؤ گے اور سخت گناہ گار ہوگے۔ **عمل ۱۰۳:** جب تک جی لگے قرآن پڑھو۔ جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کر دو۔ مگر یہ اس شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی ہو۔ ورنہ خلاف عادت کام سے ضرور طبیعت گھبراتی ہے۔ اس کا خیال نہ کرے اور تبکلف عادت ڈالے۔ جب عادت ہو جائے۔ پھر اس کے لئے وہی حکم ہے جو اوپر گذرا۔ **عمل ۱۰۴:** قرآن مجید اس طرح پڑھو کہ تمہارے لہجے سے معلوم ہو کہ یہ خدائے تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ بڑی خوش آوازی سے۔

۱۰۰۔ عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه ثم نفث فیهما فقال فیهما قل هوالله احدوقل اعوذبرب الفلق وقل اعوذبرب الناس ثم یمسح بهما ما استطاع من جسده یدأبهما علی رأسه ووجهه ومااقبل من جسده ویفعل ذالک ثلث مرات ۱۲ متفق علیه

۱۰۱۔ انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعقله ان عاهد علیها امسکهاوان اطلقها ذهب متفق علیه

۱۰۲۔

۱۰۳۔ مسئل النبی صلی الله علیه وسلم الی الناس احسنا صوتا القرآن واحسن قرأة قال من اذا سمعته یقرأ رأیت انه یخشی الله ۱۲ دارمی

۱۰۴۔ ولکن لیعزم ولیعظم الرغبة ۱۲ مسلم یستجاب للعبد مالم یدع باثم اوقطعة رحم مالم یستعجل قیل یارسول الله ماالاستعجال قال یقول قدد عوت فلم یستجاب لی فیحسر عنه ذالک ویدع الدعاء ۱۲ مسلم ادعوالله وانتم مؤمنون

باب الدعاء والذکر والاستغفار

عمل : دعاء میں ان امور کا لحاظ رکھو۔ خوب شوق ورغبت سے مانگو۔ گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر قبولیت میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑو مت قبولیت کا یقین رکھو۔ عمل ۱۰۵ غصے میں آ کر اپنے مال، اولاد جان وغیرہ کو مت کوسو۔ کبھی قبولیت کی گھڑی ہو اور ویسا ہی ہو جائے۔ عمل ۱۰۶ جب کہیں بیٹھو لیٹو۔ دنیا کی باتیں کرو۔ اس میں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا ہی سہی ضرور کیا کرو۔ مجلس خالی نہ رہنے پائے ورنہ وہ مجلس وبال ہے۔ عمل ۱۰۷ اکثر اوقات عقدہ انامل سے شمار وظیفہ کی رکھو، تسبیح بھی جائز ہے۔ عمل ۱۰۸ استغفار کی کثرت رکھو، سب مشکل اس سے آسان ہوں گی اور جہاں سے شان گمان نہ ہوگا روزی ملے گی۔ عمل ۱۰۹ اگر شامت نفس سے گناہ ہو جائے تو یہ سمجھ کر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ ہو جائے۔ بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو۔ اگر اتفاقاً توبہ

بالاجابة ۱۲ ترمذی

۱۰۵ ۔ لاتدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم توافقوا من الله ساعة یسئل فیها عطا فیستجیب لکم ۱۲ مسلم

۱۰۶ ۔ من قعد مقعدا لم یذکر الله فیه کانت علیه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا یذکر الله فیه کانت علیه من الله ترة ۱۲ ابوداؤد

۱۰۷ ۔ واعقدن بالانامل فانهن مسؤلات مستنطقات ۱۲ ترمذی

۱۰۸ ۔ من لزم الاستغفار جعل الله له من کل ضیق مخرجا ومن کل هم فرجا ورزقه من حیث لایحتسب ۱۲ احمد ابوداؤد

۱۰۹ ۔ ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة ۱۲ ترمذی کل بنی آدم خطاؤن وخیر الخاطئین التوابون ۱۲ ترمذی ان المؤمنین اذا اذنب کانت سوداء فی قلبه فان تاب واستغفر صقل قلبه وان زاد زادت حتی تعلو قلبه فذلکم الران الذی ذکر الله تعالی کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون ۱۲ احمد وترمذی

ٹوٹ جائے پھر توبہ کرلو۔ عمل ۲۰ بعض دعائیں خاص حالات وخاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں۔ سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی جاگتے وقت یہ پڑھو۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْنَا لشکر کفر پر بددعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اَھْزِمُ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لئے یوں دعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کسی کو مصیبت زدہ دیکھ کر یہ دعا پڑھو تم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے۔ اس سے اس طرح کہو اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اس طرح کہو بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ جب کوئی مصیب آئے یہ پڑھو۔ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ متفق الیہ

باب الحج والزیارۃ

عمل ۱۱۰ جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہئے۔ خدا جانے کیا موانع پیش آجائیں۔ عمل ۱۱۱ کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہئے۔ عمل ۱۱۲ حج کرکے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جاکر روضہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو۔ عمل ۱۱۳ اگر اس قدر روپیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جا سکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا۔ پھر جب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل ۱۱۴ حاجی جب تک اپنے گھر نہ آئے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعاء واستغفار کرو۔

یمین ونذر

عمل ۱۱۵ غیر اللہ کی قسم کبھی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق

۱۱۰۔ من اراد الحج فليعجل ۱۲ ابوداؤد

۱۱۱۔ كان اهل اليمن يحجون فلا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سألوا الناس فانزل الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى ۱۱ بخاری

۱۱۲۔ عن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي ۱۲ بیهقی

۱۱۳۔ من ملك زادا وراحلة يبلغه بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا وذلك ان الله تبارك وتعالى يقول ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ۱۲ ترمذی

۱۱۴۔ اذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور له ۱۲ احمد

۱۱۵۔ لاتحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم ۱۲ مسلم من حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله ۱۲ متفق علیه

کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھے۔ عمل ۱۱۶ اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں۔ اگر چہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب ہے۔ عمل ۱۱۷ اگر غصے میں ایسی قسم منہ سے نکل گئی۔ جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گا یا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل ۱۱۸ کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل ۱۱۹ مصیبت میں پھنس کر منت ماننا اور ویسے کبھی پھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دینا نہایت کنجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے۔

زنہار ازاں قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بہ درودے

۱۱۶۔ من قال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما ۱۲ ابوداؤد

۱۱۷۔ من حلف علی یمین فرئ خیراً منھا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل ۱۲ مسلم واللہ کان یحج احدکم بیمینہ فی اھلہ آثم لہ عنداللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ ۱۲ متفق علیہ

۱۱۷۔ الیمین علی نیۃ المستحلف ۱۲ مسلم

۱۱۹۔ لاتنذروا لان النذر لایغنی من القدر شیئاً وانما یستخرج بہ من البخیل ۱۲ متفق علیہ۔

﴿معاملات وسیاسات﴾

معاملہ ۱ سب سے بہتر کسب ودستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے۔ معاملہ ۲ زانیہ کی خرچی اور جھوٹے تعویذ گنڈے فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آجکل کے پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں۔ اور خودواہی تباہی تعویذ گنڈے کرنے میں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ معاملہ ۳ مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھودنا اور لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ معاملہ ۴ اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جائے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو لاچاری کی بات ہے۔ اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے مانگے جو نیک بخت، دیندار، عالی ہمت، بلند حوصلہ ذی استطاعت ہوں کہ پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ معاملہ ۵ اگر بدون حرص وطلب کہیں سے کچھ ملے اس کے لینے میں

۱۔ ما اکل احد طعاماً قط خیرامن ان یا کل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یا کل من عمل یدیہ ۱۲ بخاری

۲۔ نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاھن ۱۲ متفق ۱۲

۳۔ لان یا خذاحد کم حبلًا فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہر فیبیعہا فیکفی اللہ بہاو جہہ خیرا لہ من ان یسئال الناس اعطوہ اومنعوہ ۱۲ بخاری

۴۔ الا ان یسئل الرجل سلطان او فی امر لا یجد منہ بدًا ۱۲ ابوداؤد وان کنت لا بد فاسئل الصالحین ۱۲ ابوداؤد

۵۔ عن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ولا تتبعہ نفسک ۱۲ متفق علیہ ۱۲

کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھلائے۔ اللہ واسطے بھی دے معاملہ ۶ جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں ایر پھیر کر کے حیلہ وتاویل مت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ معاملہ ۷ مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت کرے۔ البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معشیت کو اختیار کریں، وہ دینی کام برباد ہو جائے۔ ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات اولیٰ ہے۔ ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ معاملہ ۸ جس چیز میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکتا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہیں۔

معاملہ ۹ جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے بھنگی کا کام کرنا، پچھنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا چاہئے۔ معاملہ ۱۰ جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جائے۔ اس کو مت بیچو۔ معاملہ ۱۱ ہمارے زمانہ میں روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے۔ اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے۔

۶۔ قاتل اللہ الیھودان اللہ لما حرم شدو مہا جعلوا یبیعونہا فاکلوا ثمنہ ۱۲ متفق علیہ

۷۔ ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم ۱۲ ترمذی للفقراء الذین احصروافی سبیل اللہ لایستطیعون ضرباً فی الارض آلایۃ ۱۲

۸۔ الاثم ماحاک فی النفس وتردد فی الصدروان افتاک الناس ۱۲ احمد

۹۔ عن محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنہاہ فلم یزل یستاذن حتی قال اعلفہ فرسک واطعمہ رقیقا ۱۲ مالک

۱۰۔ لاتبیعوا المغنیات ولا تشتروھن ولا تعلموھن وثمنھن حرام ۱۱۱ حمدوترمذی

۱۱۔ کانت لمقدام بن معد یکرب جاریۃ تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ اتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم ومابآس بذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینا والدرھم ۱۲ احمد

گو عرف میں نام دھرا جائے۔ معاملہ ۱۲ جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدید اس کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار نہ کرے۔ معاملہ ۱۳ خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبے کے وقت نرمی برتے۔ تنگ گیری اچھی نہیں۔ معاملہ ۱۴ سودا بیچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ معاملہ ۱۵ تجارت بہت عمدہ چیز ہے۔ امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء و صدیقین و شہدا کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ معاملہ ۱۶ معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ معاملہ ۱۷ اگر تمہارے سودے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہدو۔ اس کے چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے۔ معاملہ ۱۸ سود کا لین دین، تحریر، گواہی کچھ مت کرو۔ سب پر لعنت آئی ہے۔ معاملہ ۱۹ جو چیزیں کہ ناپ تول

۱۲۔ اذا سبب الله لاحدکم رزقا من وجه فلا یدعه حتی یتنکر له او تنیکر له ۱۲ احمد

۱۳۔ رحم الله تعالیٰ رجلاً سمحاً اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی ۱۲ بخاری

۱۴۔ ایاکم و کثرة الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق ۱۲ مسلم

۱۵۔ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین و الشهداء ۱۲ ترمذی

۱۶۔ ان البیع یحضره اللغو والحلف فشربوه بالصدقة ۱۲ ابوداؤد

۱۷۔ وان کتما او کذبا محقت برکة بیعهما ۱۲ متفق علیه

۱۸۔ لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم آکل الربوا و مؤکله و کاتبه و شاهدیه وقال هم سواء ۱۲ مسلم

۱۹۔ الذهب بالذهب والفضة والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل سواء بالسواء یداً بید فاذا اختلف هذه الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بید ۱۲ مسلم فی الهدایه اذا عدم الوصفان الجنس والمعنی

کر بکتی ہیں اور وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں، گیہوں اس کے مبادلے میں دو باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ برابر سرابر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنے کا تفاوت ہو، دوسرے یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہوا تو سود ہو جائے گا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر جنس الگ الگ ہے جیسے گیہوں اور جو اس میں برابر سرابر ہونا ضروری نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے اور اگر جنس تو ایک ہے مگر ناپ تول کر نہیں بکتی جیسے بکری بکری۔ تب بھی برابر سرابر ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے جیسے گھوڑا اور اونٹ۔ اس وقت بار بر سرابر ہونا ضروری ہے نہ دست بدست ہونا ضرور ہے۔ یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے۔

فرع آج کل جو زیور خریدا یا بنوایا جاتا ہے۔ اس میں اکثر بوجہ تفاوت نرخ کے برابر سرابر بھی نہیں لیا جاتا، اور اکثر ادھار بھی رہ جاتا ہے۔ یہ بالکل سود ہے۔ ایسی صورت میں جس طرف چاندی کم ہے۔ اس میں کچھ پیسے بھی ملائے جائیں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جائیں گے اور ادھار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جداگانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کر دیں۔

فرع اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے اور آٹھ آنے ایک گھنٹے کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانۃً اس کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آجائیں

المضموم الیہ حل التفاضل والنساء واذا وجدا حدیہما وعدم الآخر حل التفاضل وحرم النساء مثل ان یسلم ھرویا فی ھروی اونہ فی شعیر ۱۲

تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ معاملہ ۲۰ اگر تم خراب گیہوں کے عوض میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر سرابر نہیں دیتا تو یوں کرو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیہوں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تمہارا قرض ہے۔ اس سے خریدلو۔ معاملہ ۲۱ اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں اور کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے۔ جب زیور میں چاندی یا سونا یقیناً کم ہو۔ اور داموں کی چاندی یا سونا زائد ہو۔ اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان ہو تو درست نہیں۔ معاملہ ۲۲ اگر کوئی شخص تمہارا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تم کو ہدیہ دے یا دعوت کرے۔ اگر پہلے سے راہ ورسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو۔ اسی سے رہن کی آمدنی کا حال معلوم کرو۔ کیونکہ راہن تمہارا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تم کو انتفاع کی اجازت دیتا ہے تو وہ کس طرح حلال ہوگا۔

۲۰۔ جاء بلال الی النبی صلی الله علیه وسلم بتمر برنی فقال النبی صلی الله علیه وسلم من این هذا قال کنا عندنا تمر ردی فبعت منه صاعین بصاع فقال اوه عین الربوا لا تفعل ولکن ان اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتره ۱۲ متفق علیه

۲۱۔ عن فضالة بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فیها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فیها اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال لاتبع حتی تفصل ۱۲ مسلم

۲۲۔ عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقرض احدکم قرضاً فاهدی الیه او حمله علی الدابة فلا یرکبه ولا یقبلها الا ان یکون جری بینه وبینه قبل ذلک ۱۲ ابن ماجه وبیهقی

معاملہ ۲۳ بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک معین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں۔ سو چونکہ بائع کو اس بچت کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ داخل سود ہو کر ممنوع ہوگیا۔ البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آئے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی دیر کے لئے مشتری کو بقدر قیمت قرارداد سابق روپیہ بطور قرض دیدے اور مشتری اس روپیہ کو اصل قیمت میں ادا کردے۔ اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے۔ وہ اس کے ذمے قرض رہے گا، مثلاً دس روپیہ کو تم نے ایک گھڑی خریدی، اور جب روپے کا بندوبست نہ ہوسکا تو اسی بائع کے ہاتھ فرض کرو کہ آٹھ روپیہ کو بیچ ڈالی۔ یہ معاملہ سود اور ناجائز ہے۔ ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ دس روپے بائع سے قرض لے کر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کردو۔ اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ جتنی کمی پر چاہو بیچو۔ جتنے کو بائع نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہوا اور باقی تمہارے ذمے رہا۔ **معاملہ ۲۴** جب تک پھل کام میں آنے کے لائق نہ

---

۲۳ ۔ اخرج عبدالرزاق فی مصنفه اخبر نامعمر والثوری عن ابی اسحاق السبیعی عن امرأته انها دخلت علی عائشة فی نسوة فسألتها امرأة فقالت ام المومنین کانت لی جارية فبعتها من زيد بن ارقم بثمانمائة ثم ابتعتها منه بستمائة فنقدته الستمائة وكتب عليه ثمانمائة فقالت عائشة بئس ما اشتريت وبئس ما اشترى اخبرى زيد بن ارقم انه قد ابطل جهاده مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان يتوب فقالت المرأة لعائشة ارايت ان اخذت راس مالى ورددت عليه الفضل فقالت فمن جاءه موعظة من ربه فانتهى فله ما سلف ۱۲

۲۴ ۔ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمشترى ۱۲ متفق عليه لو بعت من اخيك ثمرا فاصابته جائحة فلايحل لك ان تاخذ مال اخيك بغير حق ۱۲ مسلم

ہو اس کا خرید نا بیچنا ممنوع ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں پھل رہے یا جاتا رہے۔ معاملہ ۲۵ صرف بیجک آنے پر مال فروخت مت کرو۔ جب تک تمہارے قبضے میں نہ آجائے اور جب بائع کے قبضے میں آجائے تو بیجک دیکھ کر مشتری کو خریدنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے اس وقت اختیار ہے۔ خواہ معاملہ رکھے یا انکار کردے۔ معاملہ ۲۶ بنجارہ کچھ غلہ لایا اس کو شہر میں آنے دو۔ اس وقت خرید کرو۔ شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں۔ اس میں کبھی تو اس کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت نہ ہوگا اور شہر والوں کا بھی اس میں نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج ہو گئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا چکاتا ہو اور ابھی بائع نے اس کو نامنظور نہیں کیا۔ بلکہ منظوری و نامنظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کردے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی بولنا کچھ ڈر نہیں۔ کیونکہ خود بائع نے ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جائے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آئے سو خواہ مخواہ خیر خواہی جتلانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل

۲۵۔ من ابتاع طعاماً فلا یبعه حتی یستوفیه ۱۲ متفق علیه قال ابن عباس ولا احسب کل شیء الا مثله ۱۲ متفق علیه

۲۶۔ عن ابی هریرةؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبیع بعضکم من بعض

جائے گی۔ البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں۔ اگر گائے بکری بیچتا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے ایسا مت کرو کہ کئی وقت دودھ نہ نکالو تاکہ تھن کو دودھ سے بھرا دیکھ کر خریدار دھوکہ میں آجائے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پچھتاوے۔ **معاملہ ۲۷** خودرو گھاس کا بیچنا درست نہیں۔ اگرچہ تمہاری مملوکہ زمین میں کھڑی ہو اسی طرح پانی۔ **معاملہ ۲۸** کوئی ایسی کارروائی مت کرو جس سے خریدار کو دھوکہ ہو۔ **معاملہ ۲۹** اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی اعانت کرو یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ **معاملہ ۳۰** جو چیز تمہاری ملک و قبضے میں نہ ہو۔ اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اس کو دیدیں گے۔ **معاملہ ۳۱** رہن میں یہ شرط ٹھیرانا کہ اگر اتنی مدت تک زرِ رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جائے باطل ہے اور مدت گذرنے پر بیع نہ ہوگی۔ **معاملہ ۳۲** ناپ تول میں دغابازی مت کرو۔ **معاملہ ۳۳** اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل

۲۷۔ لایباع فضل الماء لیباع به الکلاء ۱۲ متفق علیه

۲۸۔ افلا جعلته فوق الطعام حتی یراه الناس من غش فلیس منی ۱۲ مسلم

۲۹۔ نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المضطر ۱۱ ابوداؤد ۱۲

۳۰۔ قال حکیم ابن حزام قلت یارسول الله یاتینی الرجل فیریدنی البیع ولیس عندی فاتباع من السوق قال لا تبع مالیس عندك ۱۲ ابوداؤد ونسائی

۳۱۔ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لایغلق المرتهن الرهن من صاحبه الذی رهنه ۱۲ رواه الشافعی قال ابراهیم النخعی فی تفسیر هکذا ۱۲

۳۲۔ ویل للمطففین الآیة

۳۳۔ من سلف فی شیء فلایصرفه الی غیره قبل ان یقبضه ۱۲ ابوداؤد

پر بائع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اس کو دیا تھا واپس لے لو تو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے۔ البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو چاہو خرید لو۔ **معاملہ ۳۴** غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرانی کا انتظار کرنا حرام اور بموجب لعنت ہے۔ **معاملہ ۳۵** حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے۔ البتہ تاجر کو فہمائش اور صلاح دنیا مناسب ہے۔ **معاملہ ۳۶** اگر تمہار دین دار غریب ہو۔ اس کو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو۔ یا جزو یا کل معاف کر دو۔ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ **معاملہ ۳۷** تم کسی کے دیندار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت یہ معاہدہ جائز نہیں۔ **معاملہ ۳۸** اگر تمہارے پاس دینے کے واسطے ہے۔ اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ **معاملہ ۳۹** اگر تمہارا مدیون تم کو دوسرے سے دلا دے اور اس سے تم کو وصول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ

۳۴۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون ۱۲ ابن ماجه

۳۵۔ عن انس قال غلی السعر علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله سعر لنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله هو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لاجور ان القی ربی لیس احد منکم یطلبنی بمظلمة بدم ولا مال ۱۲ ترمذی

۳۶۔ من انظر معسرا أو وضع عنه انجاه الله من کرب یوم القیمة ۱۲ مسلم

۳۷۔ فان خیر کم احسنکم قضاء متفق علیه

۳۸۔ مطل الغنی ظلم ۱۲ متفق علیه

۳۹۔ واذا اتبع احد کم علی ملئ فلیتبع ۱۲ متفق علیه

تخواہ سنہ میں آ کر اس کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کر لو۔ معاملہ ۴۰ حتی الامکان کسی کے مدیون مت بنو۔ اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی فکر رکھو بے پرواہ مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے سنے صبر کرو۔ اس کا حق ہے۔ معاملہ ۴۱ اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا کر دیا کرو۔ معاملہ ۴۲ سودا جھکتا تول دیا کرو۔ معاملہ ۴۳ جب کسی کا قرض ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا شکریہ ادا کرو۔ معاملہ ۴۴ شرکت میں دونوں ساجھیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے۔ معاملہ ۴۵ امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ معاملہ ۴۶ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے، کسی کی وجاہت کے لحاظ سے، کسی کی شرماشرمی سے وصول ہو۔ وہ حلال نہیں اے چندہ کرنے والو! ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال وہی

---

۴۰ ۔ یغفر للشہید کل الذنب الاالدین ۱۲ مسلم من اخذ اموال الناس یرید اداو ھا ادی اللہ عنہ ومن اخذیر ید اتلافہا اتلفہ اللہ علیہ ۱۲ بخاری الی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲

۴۱ ۔ لیس من عبد مسلم یقضی عن اخیہ دینہ الافک اللہ رھانہ یوم القیمۃ ۱۲ شرح السنہ

۴۲ ۔ زن و ارجح ۱۲ ترمذی

۴۳ ۔ استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ تعالی فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد ۱۲ نسائی

۴۴ ۔ ان اللہ عزوجل یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احد ھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینھما رواہ ابوداؤد روزا دزرین وجاء الشیطان

۴۵ ۔ ادالا مانۃ الی من ائتمنک ۱۲ ترمذی

۴۶ ۔ الالا تظلموا الا لا یحل مال امر الا بطیب نفس منہ ۱۲ بیہقی دارقطنی

مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ معاملہ ۴۷؎ ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو۔ خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہو گیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اٹھا لی تو جلدی واپس کر دو۔ معاملہ ۴۸؎ پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ خفیف باتوں میں اس سے مسامحت کرو۔ مثلاً تمہاری دیوار میں میخ گاڑنے لگے اور تمہارا کوئی گھر یا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کرو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو۔ ورنہ روپیہ رہنا مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔ معاملہ ۴۹؎ جس درخت کے سائے میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام ملتا ہو اور وہ تمہارے ملک میں بھی نہیں ہے تو اس کو مت کاٹو کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے عذاب ملتا ہے۔ معاملہ ۵۱؎ بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ معاملہ ۵۲؎ مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمے میں سرکار عالی مدعی ہوں گے عہد کر کے خلاف مت کرو۔ خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہے۔ اس مقدمہ میں

۴۷؎ لا یأخذ احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردھا الیہ ۱۲ ترمذی

۴۸؎ لا یمنع جار جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ ۱۲ متفق علیہ

۴۹؎ من باع منکم دارا او عقارا لا یبارک لہا الا ان یجعلہ فی مثلہ ۱۲ ابن ماجہ

۵۰؎ من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲ رواہ ابوداؤد وقال ھذا الحدیث مختصرا ای من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بہا ابن السبیل والبہائم عبثا ظلما لغیر حق یکون ما فیہا صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲

۵۱؎ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم ۱۲ بخاری

۵۲؎۔ ۵۳؎۔ ۵۴؎ قال اللہ تعالیٰ ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استأجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ

بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ **معاملہ ۵۳** اکثر ایام قحط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعضے ظالم دوسروں کے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ **معاملہ ۵۴** جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ نذرانہ جائز ہے۔ **معاملہ ۵۵** اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکا ہے۔ اسی طرح نمک دیدینے کا ثواب ہے۔ **معاملہ ۵۷** جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جہاں بکثرت میسر نہیں وہاں چلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ کسی مردے کو زندہ کردیا۔ **معاملہ ۵۸** اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کردی کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کرلیں گے۔ وہ شے بہمہ وجوہ اس کی ملک ہوجاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو خراب و برباد مت کرو۔ پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو۔ **معاملہ ۵۹** اگر ایک بیٹے

اجرہ ۱۲ بخاری اعطوالاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ ۱۲ ابن ماجہ

۵۵ ۔ لقد اکلت برقیہ حق ۱۲ احمد وابوداؤد

۵۶ ۔ من اعطی ناراً فکانما تصدق لجمیع ماطیب تلک الملح ۱۲ ابن ماجہ

۵۷ ۔ من سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلماً شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاھا ۱۲ ابن ماجہ

۵۸ ۔ امسکوا اموالکم علیکم لا تفسدوھا فانہ من اعمر عمری فھی للذی اعمر حیا ومیتا ولعقبہ ۱۲ مسلم

۵۹ ۔ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم ۱۲ متفق علیہ

کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دو۔ ناانصافی بری بات ہے۔ معاملہ ۶۰ ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آئے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جائے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء وصفت کردو۔ اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کردو اور ثناء وصفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا اور جب محسن کا شکریہ ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا نہ ہوگا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مٹانا برا ہے۔ اسی طرح نہ ملی ہوئی شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔ معاملہ ۶۱ باہم تحفہ تحائف کی راہ ورسم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں۔ جو کچھ ہو بے تکلف دو لو۔ معاملہ ۶۲ جو کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو تیل یا دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، یا تیل لگالو، دودھ پی کر تکیہ کمر سے لگالو۔ تو قبول کرو، انکار و عذر مت کرو، کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا

---

۶۰ ۔ هممت ان لا اقبل هدى الا من قرى او الفادى او ثقى او اوذى ۱۲ ترمذی من اعطى عطاء فوجد فيخزيه ومن لم يجد فليس فان من اثنى فقد شكره من كتم فقد كفره من تحلى بما لم يعط كان كلابس ثوبى زور ۱۲ ترمذی من صنع اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ فى الثناء ۱۲ ترمذی من لم يشكر الناس لم يشكر الله ۱۲ احمدو ترمذی

۶۱ ۔ تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو بشق جرس شاة ۱۲ ترمذی

۶۲ ۔ من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف الحمل طيب الريح ۱۲ مسلم، ثلث ترد الوسائد والدهن واللبن ۱۲ ترمذی

دل خوش ہوجاتا ہے۔**معاملہ ۶۳** نیا پھل اول جب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اورلبوں سے لگالو۔اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ پھر کوئی بچہ پاس ہواس کو دیدو۔**معاملہ ۶۴** اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہوتو اس کی یاداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

باب النکاح

معاملہ ۶۵ اگر حاجت استطاعت ہوتو نکاح کرنا افضل ہے، اور اگر حاجت ہے۔ مگر استطاعت نہ ہوتو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔**معاملہ ۶۶** نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دیندار کا لحاظ رکھو۔ مال وجمال حسب ونسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو۔**معاملہ ۶۷** اگر سفر سے گھر آتا ہوتو دفعۃً گھر مت چلے جاؤ۔اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر

۶۳ـ عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاتی بباکورۃ الفاکھۃ وضعھا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللھم کما اریتنا اولہ فارنا آخرہ ثم یعطیھا من یکون عندہ من الصبیان ۱۲ بیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

۶۴ـ ما حق امرئ مسلم لہ شئ یوصی فیہ یبیت لیلتین الاو وصیتہ مکتوبۃ عندہ ۱۲ متفق علیہ

۶۵ـ من استطاع منکم البا ءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصرواحسن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وقاء ۱۲ متفق علیہ ۱۲

۶۶ـ تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھاو لجمالھا ولدینھا فاظفربذات الدین تربت یداک ۱۲ متفق علیہ

۶۷ـ فلما قدمنا وھبنا لندخل فقال امھلوا حتی ندخل لیلاً ای عشاء لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ ۱۲ متفق علیہ

کی عدم موجودگی میں میلی کچیلی رہتی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جائے۔ **معاملہ ۶۸** اگر کوئی شخص تمہارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابلِ لحاظ اس شخص کی نیک وضع اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے۔ **معاملہ ۶۹** اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم تعشق ہو جائے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جائے۔ **معاملہ ۷۰** اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے۔ جس میں خرچ کم پڑے اور مہر بھی ہلکا ہو۔ **معاملہ ۷۱** اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت وشکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آ گیا تو پھر روتی پھریں گی۔ **معاملہ ۷۲** ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسی طرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لیٹنا بالکل نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں۔ **معاملہ ۷۳** کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے فوراً نگاہ ادھر سے

۶۸۔ اذا خطب الیکم من ترضون دینه وخلقه فزوجوه ان لا تفعلوه تکن فتنة فی الارض وفساد عریض ۱۲ ترمذی

۶۹۔ لم تر للمتحابین مثل النکاح ۱۲ ابن ماجه

۷۰۔ ان اعظم النکاح برکة ایسرهم مؤنة ۱۲ بیهقی

۷۱۔ عن عمرؓ قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو کانت مکرمة فی الدنیا وتقوی عندالله لکان اولکم بها نبی صلی الله علیه وسلم احمد وترمذی
لاتباشر المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها ۱۲ متفق علیه

۷۲۔ لاینظر الرجل الی عورة الرجل ولا المرأة الی عورة المرأة ولایفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولاتفضی المرأة الی المرأة فی ثوب واحد ۱۲ مسلم

پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کر لینا چاہئے۔ اس سے وہ وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔ **معاملہ ۴ے** اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ دیکھ لو۔ کبھی بعد نکاح کے اس کی صورت سے نفرت نہ ہو۔ **معاملہ ۵ے** بغیر ضرورتِ شدیدہ پیشاب، پاخانہ، مجامعت کے برہنہ مت ہو۔ فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہئے۔ **معاملہ ۶ے** تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ سفر کرنا بھی ممنوع ہے۔ آج کل پیروں اور رشتہ داروں سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے۔ غیر عورت اس کو کہتے ہیں۔ جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے۔ **معاملہ ۷ے** بلاضرورت عورت کے لئے منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے تانکنے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی واہیات بات ہے۔ **معاملہ ۸ے**

۷۳ے عن جریر بن عبداللہ قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری ۱۲ مسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأہ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیوقعہا فان ذلک یردماد فی نفسہ ۱۲ مسلم

۷۴ے اذا خطب احد کم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ماید عوالیے نکاحہا فلیفعل ۱۲ ابوداؤد

۷۵ے ایا کم والتعری فان منکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اہلہ فاستحیو ہم واکر موہم ۱۲ ترمذی قال فاللہ احق ان یستحیی منہ ۱۲ ترمذی

۷۶ے لایخلون رجل بامرأۃ الاکان ثالثہما الشیطان ۱۲ ترمذی ولا تسافرون فر سا امرأۃ الاومعہا محرم ۱۲ متفق علیہ ۱۲

۷۷ے افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ۱۲ ترمذی

اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو۔ علوم ولیاقت سکھلاؤ۔ جب جوان ہو جائے نکاح کر دو۔ ورنہ اگر اس سے کوئی گناہ ہو گیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔ اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ **معاملہ ۷۹**[۷۹] اگر کسی جگہ ایک شخص پیغامِ نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جائے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ **معاملہ ۸۰**[۸۰] اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے۔ جب نکاح کیا جائے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہیے۔ **معاملہ ۸۱**[۸۱] نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے۔ **معاملہ ۸۲**[۸۲] رضا میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ بدون تحقیق علاقہ رضاع روبرو آجائے اور جہاں شبہ وشک شرکتِ رضاع کا بھی ہے نکاح نہ کرے۔ **معاملہ ۸۳**[۸۳] میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست احباب سے یا ساتھیوں، سہیلوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دولہن اس کی پروانہیں

۷۸ے من ولدله ولد فليحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فليز وجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه ۱۲ بيهقى

۷۹ے لايخطب الرجل في نسبة أخيه حتى ينكح اويترك ملا متفق عليه

۸۰ے لاتسأل المرأة طلاق اختهالتستفرغ صحفتهاو لتنكح فان لها ما قدر لها ۱۲ متفق عليه

۸۱ے اعلنوا هذا النكاح واجلعوه في المسجد واضربوا عليه بالدفوف ۱۲ ترمذی

۸۲ے احذرن من اخواتكن ۱۲ متفق عليه۔ كيف وقد قيل ۱۲ بخاری

۸۳ے ان من شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة الرجل تفضي الى المرأة وتفضي اليه ثم ينشر سرا ۱۲ مسلم

کرتے۔ معاملہ ۸۴؎ ولیمہ مستحب ہے مگر اس میں تکلف وتفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جو سے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ معاملہ ۸۵؎ بی بی کی کج خلقی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کرو۔ اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آجائے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو، اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات کو اسی سے پیار اخلاص کرتے۔ شرم بھی آئے گی۔ اس کا دل بہلاتے رہو گالی گلوچ مت کرو، روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو، دوسری چارپائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں ہوتا۔ آزاد کرو۔

معاملہ ۸۶؎ عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش

۸۴؎ اولم ولو بشاۃ ۱۲ متفق علیہ نہی عن طعام المتفاخرین ان یوکل ابوداؤد اولم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ۱۲ بخاری۔ امر بالا نطاع فبسطت فالقی علیہا التمر والا قط والسمن ۱۲ بخاری ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ ۱۲ متفق علیہ فاشبع الناس خبزا ولحما ۱۲ بخاری

۸۵؎ اذا کانت عند الرجل مرأتان فلم یعدل بینہما جاء یوم القیمۃ وشقہ ساقط ۱۲ ترمذی

۸۶؎ فان استمتعت استمتعت وبہا عوج ۱۲ مسلم لا یجلد احد کم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی آخر الیوم ۱۲ متفق علیہ لا یفرک مومن مومنۃ ان نکرہ منہا خلقا رضی منہا آخر ۱۲ مسلم فاقدروا قدر الجاریۃ حدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو ۱۲ متفق علیہ ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا کسوت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت ۱۲ احمد وابن ماجہ عن لقیط ابن صبرۃ قال قلت رسول اللہ ان لی امرأۃ فی لسانہا شیء یعنی البذاء قال طلقہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲

رکھے۔ اس کے حکم کو ٹالے نہیں، خصوصاً جب وہ ہمبستری کے لئے بلائے۔ اس کی وسعت سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے۔ اس کے روبرو زبان درازی نہ کرے۔ بلا اجازت اس کے نوافل نہ پڑھے۔ نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال بدون اس کی رضا کے کسی کو نہ دے، نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھاوے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے منہ سے طلاق نہ مانگے۔ معاملہ ۸۷ اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے۔ شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو، مثلاً اس نے ہمبستری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہو تو وہ کیا بتلائے گا۔ معاملہ ۸۸ بلا ضرورت طلاق مت دو۔ معاملہ ۸۹ حیض میں طلاق مت دو۔ کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے

۸۷۔ واطاعت بعلمها فلتدخل من اى ابواب الجنة شاءت ۱۲ ابو نعیم ایما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة ۱۲ ترمذی اذا الرجل دعا زوجة لحاجة فلتاته وان كانت على التنور ۱۲ ترمذی۔ هن جولى كما ترى يسا لن شفقة ۱۲ مسلم ان لى امرأة فى لسانها شئ يعنى البذاء ۱۲ ابوداؤد۔ لو كانت سورة واحدة لكفت الناس وفيه لاتصوم المرأة الاباذن زوجها ۱۲ ابوداؤد۔ لاتبغيه خونافى نفسها ولا ماله ۱۲ بيهقى لا تاذن فى بيته الا باذنه ۱۲ ايما امراة سالت زوجها طلاقاً فى غير ما بأس محرم عليها رائحة الجنة ۱۲ احمد ترمذی

۸۸۔ ليس منها من خبب امرأة على زوجها اوعبداً على سيده ۱۲ ابوداؤد

۸۹۔ لاتسأل الرجل فيما ضرب امرأة عليه ۱۲ ابوداؤد

۹۰۔ ابغض الحلال الى الله الطلاق ۱۲ ابوداؤد

۹۱۔ عن عبدالله بن عمر انه طلق امرأة له وهى حائض فذكر عمر لرسول الله صلى الله عليه وسلم فغضب فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ متفق عليه ۱۲

بسبب حیض کے دی ہو۔ **معاملہ ۹۲** حلالہ کی شرط ٹھیرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ **معاملہ ۹۳** محض قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کرلینا یا جو اولاد اس سے ہو اس کی صورت شبہات دیکھ کر کہدینا کہ یہ میری نہیں ہے۔ بہت گناہ ہے۔ **معاملہ ۹۴** اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کرسکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے۔ لیکن اگر اس سے محبت اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس میں مبتلا ہو جاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام وانسداد کرنا چاہئے۔ **معاملہ ۹۵** اگر اپنی آنکھ سے عورت کو زنا کراتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالنے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہوگا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ **معاملہ ۹۶** خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت اور تکبر ہے، اور قرائن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوثی ہے۔ **معاملہ ۹۷** اگر نکاح کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کردو۔ یہ غیبت حرام نہیں ہے۔ اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا

۹۲۔ لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم المحلل والمحلل له ۱۲ دارمی وابن ماجه

۹۳۔ فلعل هذا عرق نزعه ولم یرخص له فی الانتفاء عنه ۱۲ متفق علیه

۹۴۔ جاء رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان لی امرأة لا ترد لامس فقال النبی صلی الله علیه وسلم طلقها فقال احبها قال امسکها اذاً ۱۲ ابوداؤد

۹۵۔ اسمعوا الی مایقول سیدکم انه یغیور ۱۲ مسلم

۹۶۔ من الغیرة ما یحبه الله ومنها ما یبغض الله فاما التی یحبها الله هی الغیرة فی الریبة والتی یبغضها الله فالغیرة فی غیر ریبة ۱۲ ابوداؤد ونسائی

۹۷۔ فقال ابوالجهم لا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوك لا مال له انکحی اسامة ۱۲ بخاری

مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیر خواہی کی ضرورت سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اس کی اجازت ہے۔ بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ **معاملہ ۹۸** اگر خاوند باوجود مقدرت کے بوجہ بخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ نہ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں۔ **معاملہ ۹۹** اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

﴿معاملہ سیاست﴾ ۱۰۰

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کرے یا کوئی عضو قطع کرے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے حلم رحم اور حق پرستی کا انداز کر لینا چاہئے۔ **معاملہ ۱۰۱** کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے۔ **معاملہ ۱۰۲** خودکشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ **معاملہ ۱۰۳** مساجد میں سزا جاری

---

۹۸ ۔ خذی مایکفیك وولدك بالمعروف ۱۲ متفق علیه

۹۹ ۔ اذا اعطی الله لا حد کم خیرا فلیبدأ بنفسه واهل بیته ۱۲ مسلم فان فضل عن المال شیء فلذی قرابتك فان فضل ذی قرابتك شیء فهکذا وهکذا ۱۲ مسلم

۱۰۰ ۔ عن المقداد انه قال یارسول الله رایت ان لقیت رجلاً من الکفار فاقتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعها ثم لاذمنی بشجرة فقال اسلمت الله اقتله بعد ان قالها قال لا تقتله الخ متفق علیه

۱۰۱ ۔ من قتل معاهدالم یرح رائحه الجنة ۱۲ بخاری

۱۰۲ ۔ من قتل نفسه بشیء فی الدنیا عذب به یوم القیمة ۱۲ متفق علیه

۱۰۳ ۔ لایقام الحدودفی المساجد ۱۲ ترمذی

نہ کی جائے شاید بول و براز خطا ہو جائے۔ **معاملہ ۱۰۴** مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کر ڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جائے گا۔ **معاملہ ۱۰۵** اگر لشکرِ اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکرِ کفار کو امان دیدے تمام اعلیٰ ادنیٰ مسلمانوں پر لازم ہو جائے گا اس کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر لڑنا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع جائے۔ کہ ہم اپنے معاہدے کو واپس لیتے ہیں۔ **معاملہ ۱۰۶** (س) اگر کئی آدمی مل کر ایک آدمی کو قتل کریں سب قتل کیے جائیں گے اور سب گنہگار ہوں گے۔ **معاملہ ۱۰۷** (س) جو شخص فنِ طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس کی عملی بدتدبیری سے کوئی مر جائے تو اس سے خون بہا لیا جائے گا۔ **معاملہ ۱۰۸** (س) اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت کے لیے لڑنا درست ہے۔ اگر خود مارا گیا شہید ہوگا۔

۱۰۴۔ روی عن عبدالرحمن بن سلمان ان رجلاً من المسلمین قتل نفس من اهل الذمة فرفع ذلك الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انا احق من ادنی بذمته ثم امر فقتل ۱۲ لمعات ومرقات

۱۰۵۔ یسعی بذمتهم ادناهم ۱۲ ابوداؤد حاشیه صفحه هذا

۱۰۶۔ لوان اهل السماء والارض اشتر کوافی دم مومن لا کبهم الله فی النار ۱۲ ترمذی وقال عمر لو تما لأ علیه اهل صنعاء لقتلتهم جمیعا ۱۲ مالك

۱۰۷۔ من تطبب ولم یعلم منه طب فهو ضامن ۱۲ ابوداؤد

۱۰۸۔ ایدع یده فی فیك تقضمها کالفحل ۱۲ متفق علیه من قتل دون دمه فهو شهید متفق علیه قال ارأیت ان قتل قال هوفی النار ۱۲ مسلم من قتل دون دینه فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون اهله فهوشهید ۱۲ ترمذی

اگر مقابل مارا گیا اس شخص پر کوئی الزام نہیں۔ معاملہ ۱۰۹ لہو ولعب کے طور پر کنکریاں اچھالنا، غلہ چلانا ممنوع ہے۔ مبادا کسی کا دانت، آنکھ ٹوٹ پھوٹ جائے۔ معاملہ ۱۱۰ اگر مجمع میں کوئی دھار والی چیز لے کر گذرنے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپالینا چاہیے۔ کسی کے لگ نہ جائے۔ معاملہ ۱۱۱ دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گو ہنسی ہی میں ہو۔ ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے۔ معاملہ ۱۱۲ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں کھڑا کر کے تیل چھوڑنا، ہنٹروں سے بیدرد ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ ۱۱۳ تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو۔ یا تو بند کر کے دو یا زمین پر رکھ دو دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔ معاملہ ۱۱۴ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں۔ معاملہ ۱۱۵ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کہ تڑپ تڑپ

---

۱۰۹ ۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکا بہ عدو ولکنھا قد تکسر السن وتفقا العین ۱۲ متفق علیہ

۱۱۰ ۔ اذا مر احد کم فی مسجد نا وسوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالھا ان یصیب احداً من المسلمین منھا شیٔ ۱۲ متفق علیہ

۱۱۱ ۔ لایشیر احد علی اخیہ بالسلاح فانہ لایدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ۱۲ متفق علیہ ۱۲

۱۱۲ ۔ عن ھشام بن حکیم مر بالشام اناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسھم الزیت فقال ماھذا فقیل یعذبون فی الخراج فقال ھشام اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا ۱۲ مسلم ، تری قوماً فی ایدیھم مثل اذناب البقر ۱۲ مسلم

۱۱۳ ۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعطی السیف مسلولاً ۱۲ ترمذی

۱۱۴ ۔ ان النار یعذب بھا الا اللہ ۱۲ بخاری

۱۱۵ ۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا علی الصدقۃ وینھانا عن المثلہ ۱۲ ابوداؤد

کر مرجائے درست نہیں۔ **معاملہ ۱۱۶** پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ بیقرار ہوں درست نہیں۔ **معاملہ ۱۱۷** جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے۔ **معاملہ ۱۱۸** جو مجرم زنا اقراری ہو حتی الامکان اس کو ٹال دینا چاہیے۔ جب وہ برابر اپنے اقرار پر جمارہے اور چار بار اقرار کرلے اس وقت سزا جاری کی جائے۔ **معاملہ ۱۱۹** اگر ایسا اقراری مجرم اثنائے سزا میں اپنے اقرار واپس لے چھوڑ دینا چاہیے۔ **معاملہ ۱۲۰** اگر حاملہ عورت پر جرم زنا ثابت ہو، جب تک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جائے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔ **معاملہ ۱۱۹** سزا پانے کے بعد مجرم کو طعن و تشنیع و تحقیر کرنا بہت برا ہے۔ **معاملہ ۱۲۰** جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے۔ **معاملہ ۱۲۱** سزائیں دو قسم کی

۱۱۶۔ فرأینا حمرة معہا فرخان فاخذنا فرخیہافجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ھذہ بولدھا ردوھا الیہا ۱۲ ابوداؤد

۱۱۷۔ حدالساحرضربہ بالسیف ترمذی

۱۱۸۔ فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما شھدا ربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لافقال احصنت قال نعم ۱۲

۱۱۹۔ فلیجلد ھا الحدولایثرب علیہا ۱۲ متفق علیہ

۱۲۰۔ عن علیؓ فخشیت ان انا جلد تہاان اقتلہا فذکرت ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت ۱۲ مسلم

۱۲۱۔ ھلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد متفق علیہ ذوی الھیئات عشراتھم لاالحدود ۱۲ ابوداؤد

ہیں ایک معین، دوسری موض برائے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر کہتے ہیں۔ حدود میں شریف، رذیل، وجیہہ ذلیل سب برابر ہیں۔ اس میں کسی کی رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجیہہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے اور صرف فہمائش کافی ہے۔ معاملہ ۱۲۲؎ جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیروی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔

معاملہ ۱۲۳؎ شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے۔ معاملہ ۱۲۴؎ چونکہ نشہ والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

حکومت وانتظام ملکی

معاملہ ۱۲۵؎ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابلِ حکومت نہیں وہ خودغرض ہے جو اس سے بھاگے ہو وہ زیادہ عدل کرے گا۔ اس کو حکومت دینا

---

۱۲۲ ۔ من اعان لی خصومة لایدری احق ام باطل فهوفی سخط الله حتی ینزع ۱۲ بیهقی

۱۲۳ ۔ عن طارق بن سوید سال النبی صلی الله علیه وسلم عن الخمر فنہا فقال انما اصنعها للدواء فقال انه لیس بدواء ولکنه داء ۱۲ مسلم

۱۲۴ ۔ ما اسکر کثیره فقلیله حرام ۱۲ ترمذی اللهم اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه۔ آمین۔

۱۲۵ ۔ انا والله لانولی علی هذا العمل احد ساله ولا احد احرص علیه ۱۲ متفق علیه تجدون من خیر الناس اشدهم کراهیته لهذا الامر حتی یقع فیه ۱۲ متفق علیه

سزاوار ہے۔ معاملہ ۱۲۶؎ سلطان کی اہانت کی اجازت نہیں۔ معاملہ ۱۲۷؎ حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے نرم برتاؤ کریں۔ سختی نہ کریں۔ معاملہ ۱۲۸؎ حکام کے پاس جا کر ان کی خوشامد سے ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے بتلانا۔ اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے۔ معاملہ ۱۲۹؎ حق بات کہہ دینے میں حکام سے مت دبو۔ معاملہ ۱۳۰؎ حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب و جرائم کا بلاضرورت تجسس کرے۔ ؏

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

معاملہ ۱۳۱؎ بلا قصور کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جائے جائز نہیں۔ معاملہ ۱۳۲؎ اگر حکام ظلم کرنے لگیں ان کو برا مت کہو، سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکمِ حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کرلو اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کردیں گے۔ معاملہ ۱۳۳؎ حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا جہاں نہ

۱۲۶؎ من اهان سلطان الله في الارض اهانه الله ۱۲ ترمذی

۱۲۷؎ ان شر الرعاء الحطمة ۱۲ ترمذی

۱۲۸؎ امراء ليكونون من بعدى من دخل عليهم فصدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فليسوا مني ولست منهم ولن يرد على الحوض ۱۲ ترمذی

۱۲۹؎ افضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر ۱۲ ترمذی

۱۳۰؎ ان الامير اذا ابتغى الريبة فى الناس افسدهم ۱۲ ابوداؤد

۱۳۱؎ من نظر الى اخيه ليخيفه اخافه الله يوم القيمة ۱۲ بیهقی

۱۳۲؎ فلا تشغلوا انفسكم بالدعاء على الملوك ولكن اشغلوا انفسكم بالذكر والتضرع الى القيم ۱۲ ابونعیم ۱۲

۱۳۳؎ من ولاه الله شيئا من امر المسلمين فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب الله دون حاجته وخلته وفقره ۱۲ ابوداؤد

حاجت مند جا سکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز نہیں۔ معاملہ ۱۳۴ غصے کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے۔ اس وقت مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہئے۔ معاملہ ۱۳۵ رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے۔ گو ہدیہ کے طور پر ہو۔ معاملہ ۱۳۶ جھوٹا دعویٰ، جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے۔ معاملہ ۱۳۷ اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار دی گئی ہے۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی برا ہے۔ سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ معاملہ ۱۳۸ قوی شبہ میں حوالات کر دینے کی اجازت ہے۔ معاملہ ۱۳۹ سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے۔ معاملہ ۱۴۰ گھوڑے کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے مکھی اڑاتا ہے ایال سے اس کو گرمی

۱۳۴۔ لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي ۱۲ ابوداود ومن شفع لاحد شفاعة فاهدى له هدية عليها فقبلها فقداتى باباً عظيماً من ابواب الربوا ۱۲ ابوداود

۱۳۵۔ من ادعى ماليس له فليس منا وليتبوأ مقعده من النار ۱۲ مسلم عدلت شهادة الزور بالا شراك بالله ابوداود من قطع حق امر مسلم بيمينه فقد اوجب الله له النار وحرم عليه الجنة ۱۲ مسلم

۱۳۶۔ ان الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك الكيس فاذاغلبك امر فقل حسبى الله ونعم الوكيل ۱۲ ابوداود

۱۳۷۔ ان النبى صلى الله عليه وسلم حبس رجلافى تهمته ۱۲

۱۳۸۔ ارموا واركبوا ۱۲ ترمذى

۱۳۹۔ لاتقصوا نواصى الخيل ولا معارفها ولااذنابها ومذابهاو معارفها فارها ونواصيها معقود فيها الجنة ابوداود ۱۲

۱۴۰۔

پہنچتی ہے۔ پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

سفر

معاملہ ۱۴۱ راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو۔ جلدی منزل پر پہنچ کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہاں ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑ کر ٹھیرو۔ **معاملہ ۱۴۲** جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔ **معاملہ ۱۴۳** جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آ جاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو۔ **معاملہ ۱۴۴** شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے۔ **معاملہ ۱۴۵** سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنا لیں۔ شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جائے تو فیصلہ آسان ہو۔ **معاملہ ۱۴۶** سالار قافلہ کو چاہیے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا۔

---

۱۴۱ ۔ اذاسافرتم فی الخصب فاعطوا الابل من الارض اذا سافرتم فی السنة فاسرعوا علیها بسیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل ۱۲ مسلم

۱۴۲ ۔ لویعلم الناس مافی الوحدة مااعلم ماسار راکب بلیل وحده ۱۲ بخاری

۱۴۳ ۔ السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه وشرابه فاذا قضی نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله ۱۲ متفق علیه

۱۴۴ ۔ علیکم بالدلجة فالارض تطوی باللیل ۱۲ ابوداؤد

۱۴۵ ۔ اذا کان ثلثة فی سفر فلیؤمروا احدهم ۱۲ ابوداؤد

۱۴۶ ۔ عن جابرؓ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویرفق ویدعولهم ۱۲ ابوداؤد

کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے۔ **معاملہ ۱۴۷** قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے۔ سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آئے دوسرے مدد تو کر سکیں۔ **معاملہ ۱۴۸** اگر بوجہ قلت سواریوں کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے۔ اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عملدرآمد ضرور ہے گو سردار ہی کیوں نہ ہو۔ **معاملہ ۱۴۹** اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کیلئے زیادہ ٹھیرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہئے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں نہ باتیں کرتے رہیں۔ اس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔ سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے۔ **معاملہ ۱۵۰** جب منزل پر پہنچو دوسرا کام پیچھے کرو۔ پہلے جانور پر اسباب زین وغیرہ جدا کرو۔ **معاملہ ۱۵۱** اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو۔ یہ نہیں کہ ان کے پاؤں میں تو

---

۱۴۷ ۔ وان نفر فكم في هذه الشعاب والاودية انما ذلكم من الشيطان ۱۲ ابوداؤد ۱۲

۱۴۷ ۔ كنا يوم بدر كل ثلثه على بعير فكان ابولبابة وعلى ابن طالب ورسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكانت ازا جاءت عقبة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحن نمشي عنك قال لستما باقوى مني ومالنا باغنى من الاجر منكما ۱۲ شرح السنه

۴۹ ۔ لاتتخذوا ظهور دوابكم منابر فان الله تعالى انما سخرها لكم لتبلغكم الى بلدلم تكونوا بالغيه الابشق الانفس وجعل لكم الارض فاقضوا حاجتكم ۱۲ ابوداؤد

۱۵۰ ۔ عن انس قال كنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نحل الرحال ۱۲ ابوداؤد

۱۵۱ ۔ من كان معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ۱۲ مسلم فاما اهل الشياطين فقد. ايتها يخرج احدكم بنجيبات معه قداسمنتها فلا يعلو البعير منها ويمر باخيه قدا نقطع به فلا يحمله ۱۲ ابوداؤد

چھالے پڑ جائیں اور تم نام آوری کے لئے ان کو قتل لے چلو۔ معاملہ ۱۵۲ جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتیٰ الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ لیکن اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہئے۔ معاملہ ۱۵۳ جو لوگ لڑنے کے قابل نہیں یا ان کو لڑنا منظور نہیں۔ جیسے بچے، عورت، بڈھا، مزدور، خدمتگار عالم، درویش، کفار کا اُن کو مقاتلہ میں قتل کرنا منع ہے۔ معاملہ ۱۵۴ دشمن کو امن دیکر بدعہدی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ معاملہ ۱۵۵ ایلچی کو بھی قتل نہ کرنا چاہئے۔ معاملہ ۱۵۶ اخفائے واردات جرم ہے۔ معاملہ ۱۵۷ جو شخص کافر رعایا، پر ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے۔ یا اس کی ناراضی سے اس کی چیز لی جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔ معاملہ ۱۵۸ اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کرو۔ اس کو تر سا کر مت مارو۔ گلا گھونٹنے میں جانوروں کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

---

۱۵۲ ۔ لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوہ الاخفی امرھا حتی کانت تلك الغزوۃ تبوك الی قولہ فجلی للمسلمین امرھم لیتا ھبوا اھبۃ غزوھم ۱۲ بخاری

۱۵۳ ۔ فقال قل لخالد لاتقتل امرأۃ ولا عسیفا ۱۲ ابوداؤد فلا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرالامرأۃ ۱۲ ابوداود

۱۵۴ ۔ من آمن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ ۱۲ شرح السنۃ

۱۵۵ ۔ ولو کنت قاتلا رسولا لقتلتکما قال عبداللہ فمضت السنۃ ان الرسول لا یقتل ۱۲ احمد

۱۵۶ ۔ من یکتم حالافانہ مثلہ ۱۲ ابوداؤد

۱۵۷ ۔ الا من ظلم معاھدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ واخذ منہ شیئاً بغیر طیب نفس ۱۲

۱۵۸ ۔ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احد کم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ ۱۲ مسلم

معاملہ ۱۵۹ کتا ایذا پہنچانے والا جانور ہے۔ غریب پردیسی کی کس طرح ٹانگ کھینچ لیتا ہے اور اس میں ایک خصلت ایسی بری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں۔ اپنی ہی جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس کا پالنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ **معاملہ ۱۶۰** جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں، بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ **معاملہ ۱۶۱** اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بے عقل کر دیتا ہے۔ اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے۔

---

۱۵۹ ۔ من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضار نقص من عمله کل یوم قیراطان ۱۲ متفق علیه

۱۶۰ ۔ نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التحریش بین البهائم ۱۲ ترمذی

۱۶۱ ۔ من اتبع صید غفل ۱۲ ترمذی

آدابِ معاشرت وخوردونوش

ادب ۱؎ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ۔ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری، دوسرے میں شفا ہے۔ زہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔ ادب ۲؎ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز مثلاً کئی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اسوقت جو مرغوب ہو۔ جس طرف سے چاہو اٹھالو۔ ادب ۳؎ جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں۔ اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب ۴؎ اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالو۔ تکبر مت کرو یہ سرکاری نعمت ہے۔ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب ۵؎

---

۱ ۔ اذاوقع الذباب فی اناء احد کم فلیغمسه کله ثم یطرحه فان فی احد جناحیه شفاء وفی الآخرداء ۱۲ بخاری

۲ ۔ بسم الله وكل بيمينك وكل ممايليك ۱۲ متفق علیه یا عکراش کل من حیث شئت فانه غیر لون واحد۱۲ ترمذی

۳ ۔ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یا کل بثلاثة اصابع ویلعق یده قبل ان یمسحها ۱۲ مسلم ان النبی امر بلعق الاصابع والصحفة وقال انکم لا تدرون فی ای طعامکم البرکة ۱۲ مسلم فاذا سقط من احد کم اللقمه فلیمط ما کان بها من اذی ثم لیأ کلها ۱۲ مسلم

۴ ۔

۵ ۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم لا آ کل متکئا ۱۲ بخاری

کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ۔ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ۔ ادب ۶ اگر کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھالو۔ یہ نہیں ایک تو سیر ہو کر کھائے۔ دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے۔ ادب ۷ کھجور، انگور، مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی آدمی مل کر کھائیں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھائے۔ دو دو ایک دم سے لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔ ادب ۸ پیاز، لہسن، خام یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مجمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ ادب ۹ جنس روزانہ ناپ تول کر پکاؤ۔ زنان ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس چار ہی دن میں تمام ہو جائے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو۔ اس میں بے برکتی ہوتی ہے۔ ادب ۱۰ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکر بجالاؤ۔ اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ ادب ۱۱ کھانے سے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھو کر کلی کرو۔ ادب ۱۲ بہت جلتا

۶۔ طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة وطعام الاربعة یکفی الثمانیة ۱۲ مسلم ۱۲

۷۔ نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابه ۱۲ متفق علیه

۸۔ من اکل ثوما اوبصلا فلایقربن مصلانا ۱۲ متفق علیه

۹۔ کیلوا طعامکم یبارك لکم فیه ۱۲ بخاری عن عائشة انها قالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی آخر ماقالت فکلته ففنی ۱۲

۱۰۔ ان الله تعالی یرضی عن العبد یاکل الاکلة فیحمده علیها اویشرب الشربة فیحمده علیها ۱۲ مسلم

۱۱۔ برکة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده ۱۲ ترمذی

۱۲۔ عن اسماء بنت ابی بکر انها کانت اذا اتیت ثرید امرت به فغطی حتی تذهب فورة دخانه وتقول انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هو اعظم للبرکة ۱۲ دارمی

کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے۔ادب ۱۳ مہمان کی خاطر داشت ومدارات کرو۔ایک روز کسی قدر تکلف کا کھلا دو۔تین دن تک اس کا حق مہمانی ہے۔مہمان کو زیبا نہیں کہ میزبان کے گھر جم ہی جائے کہ وہ تنگ آ جائے۔ادب ۱۴ کھانا سب مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ادب ۱۵ جب کھانا کھا چکو تو پہلے دستر خوان اٹھوا دو اور خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔کہیں تمہارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کر دو۔ادب ۱۶ مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے۔ادب ۱۷ پانی ایک سانس میں مت پیو،تین سانس میں پیو،اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے

---

۱۳ ۔ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزۃ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ۱۲ متفق علیہ

۱٤ ۔ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفرقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعا واذکروا اسم اللہ تبارک لکم فیہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲

۱۵ ۔ اذا وضعت المائدۃ فلا یقوم رجل حتی ترفع المائدۃ ولا یرفع یدہ وان شبع حتی لیفرغ القوم ولیعذر فان ذلک یخجل جلیسہ فیقبض وعسی ان یکون لہ فی الطعام حاجۃ ۱۲ ابن ماجۃ

۱٦ ۔ من السنۃ ان یخرج الرجل مع ضیفہ الی باب الدار ۱۲ ابن ماجہ

۱۷ ۔ لا تشربوا واحداً کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ۱۲ ترمذی نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء ۱۲ ابوداؤد

جدا کرلو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔

ادب ۱۸؎ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو، جس سے دفعتاً زیادہ پانی آ جانے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ، بچھو نہ آ جائے۔ ادب ۱۹؎ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔ ادب ۲۰؎ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے۔ ادب ۲۱؎ پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو پھر اپنے داہنے والے کو۔ اسی طرح دور ختم ہونا چاہئے۔ ادب ۲۲؎ کنارہ ٹوٹے برتن سے ٹوٹ کی طرف سے پانی مت پیو۔ ادب ۲۳؎ شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو، اور شب کو بسم اللہ کہہ کے دروازے بند کرلو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کر دو۔ ادب ۲۴؎ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لیجاؤ تو ڈھانک کر لیجاؤ۔ ادب ۲۵؎ سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑو، بجھا دو۔ یا اچھی طرح دبا دو۔

---

۱۸ ؎ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من فى السقاء ۱۲ متفق عليه

۱۹ ؎ نهى ان يشرب الرجل قائما ۱۲ مسلم

۲۰ ؎ ولا تشربوا فى آنية الذهب والفضه ولا تاكلوا فى صحافها ۱۲ متفق عليه

۲۱ ؎ الايمنون فالايمنون ۱۲ متفق عليه

۲۲ ؎ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح ۱۲ ابوداؤد ۱۲

۲۳ ؎ خمروا الانية واوكوا الاسقية واجيفوا الابواب واكفتوا صبيانكم عند المساء فان للجن انتشار وخطفة واطفئوا المصابيح عند الرقاد ۱۲ بخارى

۲۴ ؎ جاء ابو حميد رجل من الانصار من البقيع باناء من لبن الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال الا خمرته ولو ان تعرض عليه عود ۱۲ متفق عليه

۲۵ ؎ لا تتركوا النار فى بيوتكم حين تنامون ۱۲ متفق عليه

پوشش و زینت

ادب ۲۶؎ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کرتا یا پائجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے۔ اسی طرح حریر یا زری کپڑا پہننا ممنوع ہے۔ البتہ چار انگشت چوڑی گوٹ بیل وغیرہ جائز ہے۔ اس سے زیادہ ممنوع ہے۔ ادب ۲۷؎ ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ سر سے پاؤں تک ایک کپڑے کے اندر مت لپٹ جاؤ کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں تکلیف ہو۔ جس طرح بعض موسم سردی میں رزائی میں لپٹ جاتے ہیں۔ ایسی وضع سے کپڑا مت پہنو کہ اٹھتے بیٹھتے ستر کھل جائے۔ ادب ۲۸؎ کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً داہنی آستین پہلے پہنو علی ہذا۔ ادب ۲۹؎ کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس طرح شکریہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.

---

۲۶ ـ من جر ثوابه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة ۱۲ متفق عليه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الاموضع اصبعين اوثلث اواربع ۱۲ مسلم وعن البس الذهب الا مقطعا۔

۲۷ ـ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يا كل الرجل بشماله اويمشى فى نعل واحدة وان يشتمل الصماء اويحتبى فى ثوب واحد كا شفا من فرجه ۱۲ مسلم

۲۸ ـ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لبس قميصا بدأ بميامنه ۱۲ ترمذی ۱۲

۲۹ ـ وان لبس ثوبا فقال الحمدلله الذى كسانى هذا ورزقنيه من غير حول منى ولا قوة غفرلبس له ماتقدم من ذنبه وما تاخر ۱۲ ابوداؤد

ادب ۳۰ امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے۔ عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگ جائے اس کو پرانا نہ سمجھے۔ ادب ۳۱ کپڑے میں نہ اس قدر زینت و اہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بدحیثیت میلا گندہ رہے کہ نعمت کی ناشکری ہے سادگی کے ساتھ توسط رکھے۔ ادب ۳۲ اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا کہ مرد کو انگیا لہنگے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ ادب ۳۳ عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔ ادب ۳۴ اگر تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ادب ۳۵ مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔ البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں۔ مگر ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہئے۔ ادب ۳۶ بجتا زیور جیسے گھنگرو وغیرہ پہننا

۳۰۔ ایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا یستخلق ثوبا حتی ترقعہ ۱۲ ترمذی

۳۱۔ ان البذاذۃ من الایمان ۱۲ ابوداؤد من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ ۱۲ احمد وابن ماجۃ ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ۱۲ ترمذی

۳۲۔ من تشبہ بقوم فھو منھم ۱۲ احمد وابوداؤد

۳۳۔ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھا ثیاب رقاق فاعرض عنھا ۱۲ ابوداؤد

۳۴۔ عن ابن عباس قال انما نھی رسول اللہ صلی اللہ عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسداء الثوب فلا باس بہ ۱۲ ابوداؤد

۳۵۔ وعن تختم الذھب ۱۲ مسلم قال من ورق ولا تتم مثقالا ۱۲ ترمذی

۳۶۔ عن ابن الزبیر ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلھا اجراس فقطعھا عمر و قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان ۱۲ ابوداؤد

ممنوع ہے۔ادب ۳۷ جوتے کئی کئی جوڑے رکھا کرو۔اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں۔داہنے پاؤں میں اول پہنو اور اتارنے میں پہلے بائیں سے اتارو۔ادب ۳۸ جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے مثلاً تنگ ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔ادب ۳۹ جہاں جوتہ چوری جانے کا ڈر ہو تو اٹھا کر اپنے پاس رکھو۔ادب ۴۰ یہ چیزیں فطرت سلیمہ کا مقتضا ہیں۔ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا، لبیں کتانا، ناخن کتانا، بغل کے بال لینا، اور چالیس روز سے زیادہ بال و ناخن کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ادب ۴۱ سفید بالوں کو خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے۔ادب ۴۲ مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل وصورت بنانا حرام ہے۔ادب ۴۳ کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گودنا حرام ہے اور موجب لعنت ہے۔کسی اور زعفران

۳۷۔ استکثروا من النعال ۱۲ مسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا نزع فلیبدأ بالشمال ۱۲ متفق علیه

۳۸۔ نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتعل الرجل قائماً ۱۲ ابوداؤد

۳۹۔ عن ابن عباس قال من السنة اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیه فیضعهما بجنبه ۱۲ ابوداؤد

۴۰۔ الفطر خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیه ۱۲ عن انس قال وقت لنافی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لانترك اکثر من اربعین لیلة ۱۲ مسلم

۴۱۔ لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشابهات من النساء بالرجال ۱۲ بخاری

۴۲۔ لعن الله الواصلة والمستوصلة الواشمة والمستوشمه ۱۲ متفق

۴۳۔ عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لبس الحریر والمعصفر ۱۲ مسلم نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یتز عفر الرجل ۱۲ متفق علیه

کا رنگا کپڑا پہننا مرد کے لئے ممنوع ہے۔ ادب ۴۴ؔ داڑھی کٹانا جب مٹھی سے زائد ہو منع ہے۔ البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہو۔ اس کو برابر کرنے میں مضائقہ نہیں۔ ادب ۴۵ؔ اگر سر پر بال ہوں تو ان کو دھوتے رہو کنگھی کرتے رہو۔ تیل لگالیا کرو۔ اسی طرح ڈاڑھی۔ مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واہیات بات ہے۔ ادب ۴۶ؔ اگر بال سفید ہونا شروع ہو جائیں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت۔ ادب ۴۷ؔ لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

ادب ۴۸ؔ عورت کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگائے اور کچھ نہیں تو ناخن ہی کو لگالے۔ ادب ۴۹ؔ سرمہ سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگالیا کرو۔ ادب ۵۰ؔ گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے روبرو بھی خس و خاشاک جمع مت کرو۔ ادب ۵۱ؔ چوسر گنجیفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا، راگ

۴۴ؔ۔ اعفوا اللحی ۱۲ متفق علیه کان یاخذ من لحیة من عرضها وطولها ۱۲ ترمذی ۱۲

۴۵ؔ۔ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکثر دهن راسه وتسریح لحیته شرح السنته نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل الاعناد ۱۲ ترمذی

۴۶ؔ۔ لاتنتفوا الشیب فانه نور المسلم ۱۲ ابوداؤد

۴۷ؔ۔ عن عبدالله بن جعفر ان النبی صلی الله علیه وسلم امهل آل جعفر ثلاثا ثم اتاهم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوالی بنی اخی فجئی بنا کانا افرخ فقال ادعوالی الحلاق فامره فحلق رؤسنا ۱۲ ابوداؤد ونسائی

۴۸ؔ۔ لو کنت امرأة لغیرت اظفارك یعنی بالحناء ۱۲ ابوداؤد

۴۹ؔ۔ ان النبی صلی الله علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل بها کل لیلة ثلثة فی هذه ۱۲ ترمذی

۵۰ؔ۔۵۱ؔ۔ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم جواد یحب الجواد فنظفوا افنیتکم ولا تشبهوا بالیهود ۱۲ ترمذی

لاتدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا تصاویر ۱۲ متفق علیه

من لعب بالنردشیر فقد عصی الله ورسوله ۱۲ احمد وابوداؤد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یتبع حمامة فقال شیطان یتبع شیطانة ۱۲ ابوداؤد وامر فی ربی بمحق المعازف والمزامیر ۱۲ احمد

باجے میں مشغول رہنا یہ سب ممنوع ہیں۔

طب

ادب ۵۲؎ دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔ ادب ۵۳؎ مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب ۵۴؎ حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔ ادب ۵۵؎ خلاف شرع تعویذ گنڈا ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔ ادب ۵۶؎ نظر بد اگر لگ جائے جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موضع دھوا کر پانی جمع کرکے اس شخص کے سر پر ڈال دو۔ جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو جائے گی۔ ادب ۵۷؎ حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے اور اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے۔ ادب ۵۸؎ جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں

۵۲؎ یاعباد اللہ تداوو فان اللہ لم یضع داء الاوضع لہ شفاء ۱۲ احمد و ترمذی

۵۳؎ لاتکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمھم ویسقیھم ۱۲ ترمذی

۵۴؎ لاتداووا بحرام ۱۲ ابوداؤد

۵۵؎ الرقی والتمائم والتولۃ شرک ۱۲ ابوداؤد

۵۶؎ رای عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف فی قولہ علیہ السلام الابرکت علیہ اغتسل فغسل لہ عامر وجہہ ویدیہ و مرفقیہ و رکبتیہ واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح ثم صب علیہ فرح مع الناس لیس بالباس ۱۲ شرح السنۃ

۵۷؎ المعدۃ حوض البدن والعروق الیھا واردۃ فاذا صحت المعدۃ صدرت العروق بالصحۃ واذا فسدت المعدۃ صدرت العروق بالسقم ۱۲ بیہقی

۵۸؎ کان فی وفد بنی ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا قد بایعناک فارجع ۱۲ مسلم

مبتلا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تا کہ ان کو تکلیف وایذا نہ پہنچے۔ ادب ۵۹؎ بدشگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے۔ ادب ۶۰؎ نجوم، رمل اور ہمزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

﴿خواب﴾

ادب ۶۱؎ اگر وحشت ناک خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؀ پڑھوں اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اس کو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ ادب ۶۲؎ اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا دوست ہو تا کہ بری تعبیر نہ دے۔ کیونکہ تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔ ادب ۶۳؎ جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

---

۵۹ ۔ الطیرة شرك ۱۲ ابوداؤد

۶۰ ۔ لا تاتو الکهان وقال کان نبی من الانبیا یخط فمن وافق خط فذاك ۱۲ مسلم من اقتبس علماً من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد ۱۲ ابو داؤد وابن ماجه

۶۱ ۔ اذا رأی احد کم رؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلثا ویستعذ بالله من الشیطان ویستحول عن جنبه الذی کان علیه ۱۲ مسلم ولا یحدث بها احد فانها لا تضره ۱۲ متفق علیه

۶۲ ۔ الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبه قال ولا تقصها الا علی وادٍ وذی رای ۱۲ ابوداؤد

۶۳ ۔ ان من افری الفری ان یری الرجل عینیه مالم تریا ۱۲ بخاری

سلام

ادب ۶۴ باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادب ۶۵ سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جائے اس کو سلام کرو۔ ادب ۶۶ سوار کو چاہئے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو۔ ادب ۶۷ جو شخص ابتداء السلام کرتا ہے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ادب ۶۸ اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے۔ اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیدے بس ہے۔

استیذان

ادب ۶۹ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع و اجازت کے اس کے

۶۴۔ الا ادلکم علی شیء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم ۱۲ مسلم

۶۵۔ وتقرء السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف ۱۲ متفق علیه

۶۶۔ یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر ۱۲ متفق علیه یسلم الصغیر علی الکبیر ۱۲ بخاری

۶۷۔ ان اولی الناس بالله من بدء بالسلام ۱۲ ترمذی

۶۸۔ یجزی عن الجماعة اذا مروا ان یسلم احدهم ویجزی عن الجلوس ان یرد احدهم ۱۲ بیهقی مرفوعاً

۶۹۔ لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها الآیة اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن له فلیرجع ۱۲ متفق علیه ان رجلا سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم ۱۲ مالك

مکان میں مت جاؤ۔ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ۔ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے بلائے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ ادب ۷۰ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون! تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً۔

مصافحہ و معانقہ و قیام

ادب ۷۱ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ادب ۷۲ محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ بشہوت حرام ہے۔ ادب ۷۳ کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں۔ مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے یہ کفار کی مشابہت ہے کہ

۷۰۔ عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذافقلت انا فقال انا انا کانہ کرھہا ۱۲ متفق علیہ

۷۱۔ تصافحوا یذھب الغل ۱۲ مالک والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینھما ذنب الاسقط ۱۲ بیہقی

۷۲۔ عن ابی ذرفی الحدیث الطویل فالتزمنی ۱۲ ابوداؤد

۷۳۔ قوموا الی سید کم ۱۲ متفق علیہ من سرہٗ ان یتمثل لہ الرجال قیاماً فلیتبوأ مقعدہ من النار ۱۲ ترمذی عن انس قال لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذارأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھتہ لذلک ۱۲ ترمذی

سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ تکبر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اُٹھے۔

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

ادب ۷۴ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے۔ البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ ادب ۷۵ بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو۔ ادب ۷۶ چار زانو بیٹھنا اگر براہ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ادب ۷۷ اُلٹے مت لیٹو۔ ادب ۷۸ ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہیں۔ شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب ۷۹ کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ ادب ۸۰ عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارہ کنارہ چلے، بیچ میں نہ چلے۔

۷۴۔ لایستلقین احد کم ثم یضع احدی رجلیه علی الاخری ۱۲ مسلم رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد مستلقیا واضعاً احدی قدمیه علی الاخری ۱۲ متفق علیه

۷۵۔ لاتمش فی الارض مرحا الآیة بینهما رجل یتبختر فی بردین وقد اعجبته نفسه فخسف به الارض ۱۲ متفق علیه

۷۶۔ کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسه حتی تطلع الشمس حسناء ابوداؤد ۱۲ .

۷۷۔ رأی النبی صلی الله علیه وسلم رجلا مضطجعا علی بطنه فقال ان هذه ضجعة لایحبها الله ۱۲ ترمذی

۷۸۔ نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس لمحجور علیه ۱۲ ترمذی

۷۹۔ اذا کان احد کم فی الفئی فقلص عنه الظل فصار بعضه فی الشمس وبعضه فی الظل فلیقم ۱۲ ابوداؤد

۸۰۔ استاخرن فانه لیس لکن ان تحققن الطریق ۱۲ ابوداؤد

آدابِ مجلس

ادب ۸۱ بے ضرورت لب سڑک مت بیٹھو، اور اگر بضرورت سرِ راہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھو۔ نامحرم کو مت دیکھو۔ کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو۔ نہ اس کا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو۔ کوئی راہ بھول گیا ہو اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسباب لادنے میں معین کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو۔ ادب ۸۲ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو۔ ادب ۸۳ جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جائے اور پھر جلدی واپس آ کر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے۔ دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہئے۔

ادب ۸۴ صدرِ مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آ کر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عمامہ وغیرہ وہاں چھوڑ

۸۱۔ ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یارسول الله مالنا من مجالسنا بد نتحدث فیها قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا و ما حق الطریق یارسول الله قال غض البصر و کف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر ۱۲ متفق علیه وتعینوا الملهوف وتهدوا الضال ۱۲ ابوداؤد واعان علی الحمالة ۱۲ شرح السنة

۸۲۔ لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه ۱۲ متفق علیه

۸۳۔ من قام من مجلسه ثم رجع الیه فهو احق به ۱۲ مسلم

۸۴۔ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس جلسنا حوله واذا قام فاراد الرجوع نزع نعله او بعض مایکون علیه فیعرف ذلک اصحابه فیثبتون ۱۲ ابوداؤد

دے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جائے۔ ادب ۸۵ جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔ ادب ۸۶ جو شخص تم سے ملنے آئے تم کو چاہئے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، گو مجلس میں گنجائش ہو اور اس میں اس کا اکرام ہے۔ ادب ۸۷ نہ کسی کی پشت کی طرف بیٹھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔ ادب ۸۸ جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ۔ یہ نہیں کہ تمام حلقے کو پھاند کر ممتاز جگہ پہنچو۔ ادب ۸۹ چھینکنا راحت بخش چیز ہے۔ بعد چھینکنے کے الحمدلله کہے۔ سننے والا یرحمک الله کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کو کہے یهدیکم الله ویصلح بالکم۔ ادب ۹۰ جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک الله کہنا ضروری نہیں۔ ادب ۹۱ جب

۸۵۔ لا یحل الرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما ۱۲ ترمذی ۱۲

۸۶۔ دخل رجل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الرجل یا رسول الله ان فی المکان لسعة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان للمسلم لحقا اذا راه اخوه ان تیزحزح له ۱۲ بیهقی

۸۷۔ عن حذیفه قال ملعون علی لسان محمد صلی الله علیه وسلم من قعد وسط الحلقة ۱۲ ترمذی

۸۸۔ عن جابر بن سلمة قال کنا اذا اتینا النبی صلی الله علیه وسلم جلس احد ناحیث ینتهی ۱۲ ابوداؤد

۸۹۔ اذا عطس احدکم فلیقل الحمدلله ولیقل له اخوه اوصاحبه یرحمك الله فاذا قال له یرحمك الله فلیقل یهدیکم الله ویصلح بالکم ۱۲ بخاری

۹۰۔ قال له فی الثالثه انه مزکوم ۱۲ ترمذی

۹۱۔ ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا عطس غطی وجهه بیده اوثوبه وغض بها صوته ۱۲ ترمذی

چھینک آئے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے۔ ادب ۹۲ جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے، اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئے۔ ادب ۹۳ بہت زور سے مت ہنسو۔ ادب ۹۴ مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر مت بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔ ان میں ملے جلے رہو۔ جس قسم کی باتیں ہوں ان میں شریک رہو۔ بشرطیکہ خلافِ شرع کوئی بات نہ ہو۔

آدابِ متفرقہ

ادب ۹۵ مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں۔ جب ملے سلام کرو۔ پکارے تو جواب دو، دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینکے تو یرحمک اللہ کہو، جب اس نے الحمدللہ کہا ہو، بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ چلو اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ ادب ۹۶

۹۲۔ اذا تثاوب احد کم فلیر دہ ما استطاع ۱۲ بخاری اذا تثاوب احد کم فلیمسک بیدہ علی فمہ ۱۲ مسلم

۹۳۔ انما کان یتبسم ۱۲ بخاری

۹۴۔ فکانوا یتحدثون ویاخذون فی امر الجاھلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ مسلم ۱۲

۹۵۔ للمسلم علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیہ اذا لقیہ ویجیبہ اذا دعاہ ویشمتہ اذا عطس یعودہ اذا مرض ویتبع جنازہ اذا مات ویحب لہ ما یحب لنفسہ ۱۲ ترمذی اذا عطس احد کم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوا ۱۲ مسلم

۹۶۔ یابنی اذا دخلت علی اھلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اھل بیتک ۱۲ ترمذی

اپنے گھر جا کر گھر والوں کو سلام کرو۔ ادب ۹۷ خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو۔ ادب ۹۸ لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو۔ اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے۔ ادب ۹۹ اپنے چھوٹے بچوں سے پیار محبت کرنے میں بھی ثواب ہے۔ ادب ۱۰۰ دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ مت پوچھو، البتہ اگر اس کو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ تمہارا ہی دیا ہوا کپڑا پہن رہا ہے۔ ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ ادب ۱۰۱ مجلس میں کسی کی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔ ادب ۱۰۲ جس سے ملو کشادہ روئی سے ملو کہ تبسم مناسب ہے تاکہ وہ خوش ہو جائے۔ ادب ۱۰۳ سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔ ادب ۱۰۵ نہ

۹۷۔ فقلت ابی یقرئك السلام فقال علیك وعلی ابیك السلام ۱۲ ابوداؤد

۹۸۔ اذا کتب احد کم کتابا فلیترہ فانه ایجح للحاجة ۱۲ ترمذی

۹۹۔ ضع القلم علی اذنك فانه اذکر للمالی ۱۲ ترمذی

۱۰۰۔ قبل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الحسن الی قوله من لا یرحم لا یرحم ۱۲ متفق علیه

۱۰۱۔ نهی النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یمسح الرجل یده بثوب من لم یکسه ۱۲ ابوداؤد ۱۲

۱۰۲۔ ولم یر قدر مار کبتیه بین یدی جلیس له ۱۲ ترمذی

۱۰۳۔ ولارای الا تبسم ۱۲ متفق علیه ۱۲

۱۰۴۔ ان احب اسماء کم الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمن ۱۲ مسلم

۱۰۵۔ عن زینب بن سلمة قالت سمیت برة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باهل البر منکم سموها زینب مسلم عن ابن عمران بنتا کانت لعمر یقال لها عاصیة فسماها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جمیلة ۱۲۰ مسلم

ایسا نام رکھو جس سے فخر و دعویٰ پایا جائے نہ ایسا جس کے برے معنی ہوں۔ ادب ۱۰۶ بندہ حسن، بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو۔ ادب ۱۰۷ زمانے کو برا مت کہو، کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کرسکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ کی طرف پہنچتی ہے۔ ادب ۱۰۸ افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خبر جانتا ہے اس لئے اس کہنے سے ممانعت آئی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔ غرض بلا سند بات نہ کہے۔ ادب ۱۰۹ یوں نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلاں شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا چاہے پھر فلاں چاہے۔ ادب ۱۱۰ فساق و فجار کے لئے زیادہ تعظیمی الفاظ مت کہو۔ ادب ۱۱۱ برا شعر تو برا ہی ہے مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی بری ہے۔ جس سے دین و دنیا کی ضرورت میں ہرج ہونے لگے اور اسی کی دھن ہو جائے۔ ادب ۱۱۲ باتیں بہت تکلف سے چبا چبا کر مت کرو۔ نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرو۔ ادب ۱۱۳ اپنے وعظ پر خود عمل نہ

۱۰۶۔ لا یقولن احد کم عبدی وامتی کلکم عبداللہ و کل نساء کم اماء اللہ ۱۲ مسلم

۱۰۷۔ لا یسب احد کم الدھر فان اللہ ھو الدھر ۱۲

۱۰۸۔ عن ابی مسعود الانصاری قال لابی عبداللہ اوقال ابو عبداللہ لابی مسعود سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ، فی زعموا قال سمعت رسول اللہ یقول بئس مطیۃ الرجل ۱۲ ابوداؤد

۱۰۹۔ لاتقولوا ماشاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ماشاء اللہ ثم شاء فلان ۱۲ ابوداؤد

۱۱۰۔ لاتقولو للمنافق سیدفانہ ان یک سید افقد اسخطتم ربکم ۱۲ ابوداؤد

۱۱۱۔ لان تملی جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان تملی شعرا ۱۲ متفق علیہ

۱۱۲۔ ھلک المتکلمون قالھا ثلاثا ۱۲ مسلم

۱۱۳۔ قال ھؤلاء خطباء امتک الذین یقولون مالا یفعلون ۱۲ ترمذی

کرنے کا بڑا وبال ہے۔ ادب ۱۱۴ کلام میں توسط کا لحاظ رکھے۔ نہ اس قدر طول کرے کہ لوگ گھبرا جائیں نہ اس قدر اختصار کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آئے۔ ادب ۱۱۵ جس طرح عورت کو اختیار ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے۔ اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے کیونکہ رقیق القلب ہوتی ہیں۔ ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ ادب ۱۱۶ گانے بجانے کا شغل قلب کو خراب کر دیتا ہے۔ کیونکہ نفوس میں خبث غالب ہے اور گانے بجانے سے کیفیت موجود کو حرکت وقوت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ مقدمہ حرام کا حرام ہے۔

حفظِ لسان

ادب ۱۱۷ مزن بے تامل بگفتار دم ‌ ‌ ‌ نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لے جاتی ہے جب سوچ کر بولو گے اس آفت سے محفوظ ہو گے۔ ادب ۱۱۸

۱۱۴۔ لقد رأیت اوامرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو الخیر ۱۲ ابوداؤد

۱۱۵۔ کان للنبی صلی الله علیه وسلم حادیقال له انجشه وکان حسن الصوت فقال له النبی صلی الله علیه وسلم روید یاانجشه لاتکسر القوار یرقال قتاده یعنی ضعفة النساء ۱۲ متفق علیه

۱۱۶۔ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۱۲ بیهقی قال ابن عمر کنت مع رسول الله صلعم فسمع صورت یراع فصنع مثل ماصنعت قال نافع وکنت اذاك صغیرا ۱۲ احمد وابوداؤد

۱۱۷۔ املك علیك لسانك ۲۳ ترمذی وان العبد لیتکلم بالکلمة من سخط الله لا یلقی لها بالا یهوی بهافی جهنم ۱۲ بخاری

۱۱۸۔ سباب المومن فسوق ۱۲ متفق علیه

گالیاں دینا فاسقوں کا کام ہے۔

ادب ۱۱۹ کسی کو فاسق، کافر، ملعون، خدا کا دشمن، بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گے۔ اسی طرح پر یہ کہنا کہ فلانے پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، یا دوزخ نصیب ہو، خواہ کسی آدمی کو کہا جائے یا جانور کو یا کسی بے جان چیز کو۔ ادب ۱۲۰ اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو۔ اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہو گے۔ ادب ۱۲۱ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمادے لوگوں میں بڑی غفلت ہے گناہوں پر بڑی جرات ہے۔ ونحوذلک۔ اگر یہ بات تاسفاً وشفقتاً کہی جائے مضائقہ نہیں اور اگر براہ خود پسندی وخود بینی کہا جائے تو یہ اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر عائد کر رہا ہے۔ ادب ۱۲۲ دورویہ پن کبھی مت کرو۔ کہ جیسوں میں گئے ویسے ہی باتیں بنانے لگے۔ بقول شخصے جمنا پر گئے جمنا داس، گنگا پر گئے گنگا داس

---

۱۱۹ ۔ لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ۱۲ بخاری من دعا رجلا بالکفر اوقال عدو اللہ لیس کذلک الا حار علیہ ۱۲ متفق علیہ لاتلاعنوا بلعنة اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجہنم ۱۲ ترمذی عن ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورة وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنة علیہ ۱۲ ترمذی

۱۲۰ ۔ المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد المظلوم ۱۲ مسلم

۱۲۱ ۔ اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم ۱۲ مسلم

۱۲۲ ۔ تجدون شر الناس یوم القیمة ذا الوجہین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ و ھؤلاء بوجہ ۱۲ متفق علیہ

ادب ۱۲۳؎ چغل خوری ہرگز مت کرو۔ ادب ۱۲۴؎ سچ بولو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ البتہ دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں۔ ادب ۱۲۵؎ کسی کے منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور یقینی دعویٰ مت کرو۔ کیونکہ حقیقتِ حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اس وقت کہو جب اس کو اپنے علم میں ویسا سمجھتے بھی ہو۔ ادب ۱۲۶؎ غیبت بھی مت کرو۔ اس سے علاوہ گناہ کے دنیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو۔ اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھ کر بہتان ہے۔ ادب ۱۲۷؎ اگر اتفاقاً غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جائے تو اس کو گاتے مت پھرو۔ ادب ۱۲۸؎ بحث

۱۲۳؎ لا يدخل الجنة نمام ۱۲ مسلم

۱۲۴؎ عليكم بالصدق واياكم والكذب ۱۲ متفق عليه

۱۲۵؎ عن ابي بكرة قال اثنى رجل على رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويلك قطعت عنق اخيك ثلاثا من كان منكم مادحا لا محالة فليقل احسب فلانا والله حسيبه ان كان يرى انه كذلك ولا يزكي على الله احدا ۱۲ متفق عليه ۱۲

۱۲۶؎ عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل افرأيت ان كان في اخي ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته ۱۲ مسلم

۱۲۷؎ ان من المجاهرة ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول يافلان عملت البارحة كذا وكذا ۱۲ متفق عليه

۱۲۸؎ من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن تركه وهو محق بني له

ومباحثہ میں کسی سے مت الجھو۔ جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ ادب ۱۲۹ محض لوگوں کے ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ ادب ۱۳۰ جس کلام سے نہ کوئی دینوی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ ادب ۱۳۱ اگر کسی شخص سے کوئی خطاء گناہ ہو جائے۔ اس کو دلسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اس کی تحقیر کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیے کہیں ناصح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ ادب ۱۳۲ غیبت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی۔ بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا۔ ادب ۱۳۳ زیادہ مت ہنسو اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں قساوت وغفلت آجاتی ہے، اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ ادب ۱۳۴ جس شخص کی غیبت ہوگئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرنا کرانا دشوار ہو تو بارے درجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اس کے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ.

فی وسط الجنة ۱۲ ترمذی

۱۲۹ ۔ ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک به القوم ویل له ویل له ۱۲ ترمذی

۱۳۰ ۔ من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه ۱۲ مالک

۱۳۱ ۔ من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله ۱۲ ترمذی ۱۲

۱۳۲ ۔ ما احب انی حکیت احدوان لی کذا و کذا ۱۲ ترمذی

۱۳۳ ۔ ایاک وکثرة الضحک فانه یمیت القلب و یذهب بنور الوجه ۱۲ بیهقی

۱۳۴ ۔ ان من کفارة الغیبة ان یستغفر لمن اغتبته یقول اللهم اغفر لنا وله ۱۲ بیهقی

ادب ۱۳۵؎ جھوٹا وعدہ مت کرو حتیٰ کہ بچے کے بہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے، بسکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ ادب ۱۳۶؎ کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں۔ مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزردہ مت کرو یعنی اگر وہ برا مانتا ہے تو ہنسی مت کرو۔ ادب ۱۳۷؎ حسب نسب یا اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق وخدمتِ خلق

ادب ۱۳۸؎ ماں باپ کی خدمت کرو، گو وہ کافر ہی ہوں اور ان کی اطاعت بھی کرو جب تک کہ خدا اور رسول کے خلاف نہ کہیں۔ ادب ۱۳۹؎ کسی کے ماں باپ کو برا کہنا جس کے جواب میں وہ اس کے ماں باپ کو برا کہے گویا خود اپنے

---

۱۳۵ ـ اوفوا اذا وعدتم ۱۲ بیہقی اما انك لولم تعطه شیئا کتبت علیك كذبة ۱۲ ابوداؤد

۱۳۶ ـ قالوا یارسول الله انك تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ۱۲ ترمذی لا تمار اخاك ولا تمازحه ۱۲ ترمذی

۱۳۷ ـ ان الله اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ۱۲ مسلم

۱۳۸ ـ وصاحبهما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی الآیة وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وهی مشرکة فی عهد قریش فقلت یارسول الله صلی الله علیه وسلم ان امی قدمت علی وهی راغبة افاصلها قال نعم صلیها ۱۲ متفق علیه

۱۳۹ ـ من الکبائر شتم الرجل والدیه قالوا یارسول الله هل یشتم الرجل والدیه قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه و یسب امه فیسب امه ۱۲ مسلم

ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ادب ۱۴۰؎ والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہئے کہ بعد ان کے انتقال کے ان کے ملنے والوں سے سلوک واحسان کیا جائے۔ادب ۱۴۱؎ اعزہ واقارب سے سلوک کرو۔اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔ادب ۱۴۲؎ ادائے حقوق کیلئے اپنے سلسلہ قرابت کی تحقیق کرلو۔ادب ۱۴۳؎ خالہ کا حق بھی مثل ماں کے ہے۔ادب ۱۴۴؎ اگر ماں باپ ناخوش مرگئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا واستغفار کرتے رہو۔اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کو رضامندی کریں گے۔ادب ۱۴۵؎ چچا کا حق مثل باپ کے ہے۔ادب ۱۴۶؎ بڑے بھائی کا حق مثل باپ کے ہے۔ادب ۱۴۷؎ یوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی ہے۔مگر لڑکیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے۔ادب ۱۴۸؎ جو کما کما کر بیواؤں، اور غریبوں کو خبر گیری کرے اس کو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے۔ادب ۱۴۹؎ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو اس کی

---

۱۴۰ ـ ان من ابر البر صلة الرجل اهل ابيه بعد ان يولى ۱۲ مسلم

۱۴۱ ـ ليس الواصل بالمكافى ولكن الواصل الذى اذا قطعت رحمه وصلها ۱۲ بخارى

۱۴۲ ـ تعلموا ان انسابكم ماتصلون به ارحامكم ۱۲ ترمذى

۱۴۳ ـ قال وهل لك خالة قال نعم قال فبرها ۱۲ ترمذى

۱۴۴ ـ ان العبد ليموت والداه اواحدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما و يستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا ۱۲ بيهقى

۱۴۵ ـ عم الرجل صنوابيه ۱۲ متفق عليه

۱۴۶ ـ حق كبير الاخوة على صغيرهم حق الوالد على ولده ۱۲ بيهقى

۱۴۷ ـ من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة انا و هو كذا وضم اصابعه ۱۲ مسلم

۱۴۸ ـ الساعى الى الارملة والمسكين كالساعى فى سبيل الله ۱۲ متفق عليه

۱۴۹ ـ انا و كافل اليتيم له ولغيره فى الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا ۱۲ بخارى

کفالت سے سرکار نبوی کی معیت بہشت میں نصیب ہوگی۔ ادب ۱۵۰ اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو علم ولیاقت سکھلاؤ۔ ادب ۱۵۱ پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اس کو نفع پہنچاؤ۔ ادب ۱۵۲ ایک دوسرے کی اس طرح ہمدردی کرو۔

چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

ادب ۱۵۳ حاجت مند کی کار برآری میں حتیٰ الامکان سعی کرو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے سفارش ہی کرادو۔ بشرطیکہ جس شخص سے سفارش کرتے ہو اس کو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو۔ ادب ۱۵۴ ظالم کی خیر خواہی اس طرح کرو کہ اس کو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے۔ ادب ۱۵۵ کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پوشیدہ کرو۔ گاتے مت پھرو۔ ادب ۱۵۶ کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتیٰ الامکان اس کی مدد کرو۔ ادب ۱۵۷ کسی کو حقیر مت سمجھو۔ کسی کی جان

۱۵۰۔ مانحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن ۱۲ ترمذی

۱۵۱۔ مازال جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ۱۲ متفق علیہ

۱۵۲۔ تری المؤمنین فی تراحمھم وتعاونھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی ۱۲ متفق علیہ

۱۵۳۔ اشفعوا فلتو جروا ۱۲ متفق علیہ

۱۵۴۔ انصر اخاک ظالماً اومظلوماً فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ ۱۲ متفق علیہ

۱۵۵۔ من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمتہ ۱۲ متفق علیہ

۱۵۶۔ من فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ

۱۵۷۔ ان من الشران یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ مالہ وعرضہ ۱۲

ومال وآبرو کا نقصان مت گوارا کرو۔ ادب ۱۵۸؎ کسی کو دکھ مت دو۔ ادب ۱۵۹؎ جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب ۱۶۰؎ جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے۔ اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو کہیں سے بلالیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہو جائیں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب ۱۶۱؎ سب کی خیر خواہی کرو۔ ادب ۱۶۲؎ مخلوق پر رحم وشفقت رکھو۔ ادب ۱۶۳؎ چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصاً بوڑھوں کی۔ ادب ۱۶۴؎ اگر تمہارے روبرو کسی کی غیبت ہوتی ہو حتیٰ الامکان اس سے روکو۔ اس کی طرف سے جواب دو۔ ادب ۱۶۵؎ کسی میں کوئی عیب دیکھو بلطف ونرمی اس کو مطلع کردو۔ ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا کرے گا۔ ادب ۱۶۶؎ اپنے

۱۵۸۔ واهل النار خمسة وذكر منهم رجل لا يصبح ولا يمسي الا تجاد لك ۱۲ مسلم

۱۵۹۔ لايؤمن احد حتى يحب اخيه ما يحب لنفسه ۱۲ متفق عليه

۱۶۰۔ اذا كنتم ثلثه فلا يتناجى اثنان دون الأخر حتى يختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه ۱۲ متفق عليه

۱۶۱۔ الدين النصيحة ۱۲ متفق عليه

۱۶۲۔ ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء ۱۲ ابوداؤد

۱۶۳۔ ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا ۱۲ ترمذي ما اكرم شاب شيخا من اجل سنه الاقيض الله عنه سنه من يكرمه ۱۲ ترمذی

۱۶۴۔ من اغتيب عنده اخوه المسلم وهو يقدر على نصره فنصره نصرالله في الدنيا والأخرة ۱۲ شرح السنته

۱۶۵۔ ان احدكم مرآة اخيه فان رأى به اذى فليمطه عنه ۱۲ ترمذی

۱۶۶۔ خير الاصحاب عندالله خيرهم لصاحبه ۱۲ ترمذی

دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔ ادب ۱۶۷ ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت ہانکو۔ ادب ۱۶۸ بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھ رہو اور تمہارا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔ ادب ۱۶۹ غرض کی دوستی بالکل ہیچ ہے۔ محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو۔ ادب ۱۷۰ جس شخص سے تم کو محبت ہو اس کو بھی خبر کر دو اس سے اس کو بھی محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام و نشان و نسب بھی دریافت کر لو اس سے محبت اور بڑھ جاتی ہے۔ ادب ۱۷۱ جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و وضع و خیالات اول دریافت کر لو۔ ورنہ اثر صحبت سے کہیں تم بھی بگڑ جاؤ۔ ادب ۱۷۲ اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن تک غصہ کو ختم کر دو، پھر اس سے مل جاؤ، اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب ۱۷۳ کسی پر بدگمانی مت کرو، حرص و حسد مت کرو۔ سب بھائی بن کر رہو۔

۱۶۷۔ انزلوا الناس منازلھم ۱۲ ابوداؤد

۱۶۸۔ لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ ۱۲ بیہقی

۱۶۹۔ ان اللہ یقول یوم القیمۃ این المتحابون لجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی ۱۲ مسلم

۱۷۰۔ اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ ۱۲ ابوداؤد اذا اخی الرجل الرجل فلیسالہ عن اسمہ وابیہ وممن ھو فانہ اوصل للمودۃ ۱۲ ترمذی

۱۷۱۔ المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل ۱۲ احمد و ترمذی

۱۷۲۔ لایحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام ۱۲ متفق علیہ

۱۷۳۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباداللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا ۱۲ متفق علیہ

ادب ۱۷۴؎ اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جائے تو اصلاح کر دیا کرو۔ ادب ۱۷۵؎ اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کردو۔ ادب ۱۷۶؎ جو کام کرو سوچ سمجھ کر انجام دیکر اطمینان سے کرو۔ جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں مگر ع

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ادب ۱۷۷؎ دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب ۱۷۸؎ ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو۔ ادب ۱۷۹؎ تم سے کوئی مشورہ لے وہی صلاح دو۔ جس کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو۔ ادب ۱۸۰؎ کفایت اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدھی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا گویا نصف عقل ہے اور اچھی طرح کسی بات کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے۔ ادب ۱۸۱؎ لوگوں سے نرمی وخوش خلقی سے پیش آؤ۔ ادب ۱۸۲؎

---

۱۷۴ ؎ الا اخبر کم افضل من درجه الصیام والصدقة والصلوٰة قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین ۱۲ ابوداؤد

۱۷۵ ؎ من اعتذر الی اخیه فلم یعذره اولم یقبل عذره کان علیه خطیئة صاحبه مکمل ۱۲ بیهقی

۱۷۶ ؎ الاناة من الله والعجلة من الشیطان ۱۲ ترمذی خذالامر بالتدبیر ۱۲ شرح السنته فی کل شیء خیر الافی عمل الآخرة ۱۲ ابوداؤد

۱۷۷ ؎ لاحکیم الاذو تجربة ۱۲ ترمذی

۱۷۸ ؎ الاقتصاد جزء من خمس وعشرین جزء من النبوة ۱۲ ابوداؤد

۱۷۹ ؎ المستشار مؤتمن ۱۲ ترمذی

۱۸۰ ؎ الاقتصاد فی النفقة نصف المعیشة والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم ۱۲ بیهقی

۱۸۱ ؎ علیك بالرفق ۱۲ مسلم البر حسن الخلق ۱۲ مسلم

۱۸۲ ؎ المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم افضل من الذی لایخالطهم ولا

لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی ایذا پر صبر و استقلال کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشہ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آئے البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لاچاری ہے۔ ادب ۱۸۳؎ غصے کو جہاں تک ہو سکے رد کرو۔ ادب ۱۸۴؎ تواضع سے رہو، تکبر ہرگز مت کرو۔ ادب ۱۸۵؎ لوگوں سے اپنا کہا سنا لیا دیا معاف کرالو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب ۱۸۶؎ دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو۔

یصبر علی اذاهم ۱۲ ترمذی

۱۸۳؎ من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق يوم القيمة حتى يخيره في اى الحور شاء ۱۲ ترمذی

۱۸۴؎ من تواضع لله رفعه الله ومن تكبر وضعه الله ۱۲ بیهقی

۱۸۵؎ من كانت له مظلمة لاخيه من عرضه اوشيء فليستحله منه اليوم قبل ان لايكون دينار ولا درهم ۱۲ بخاری

۱۸۶؎ ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى اذا رأيت شحا مطاعا الى قوله فعليك نجاصة نفسك ودع امر العوام ۱۲ ترمذی

سلوک ومقامات

اس میں چند باب اور ایک فائدہ ہے۔ فائدہ جلیلہ صحت طریقہ اہل تصوف کے بیان میں۔ اول تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں۔ اس لئے زیادت تقویت وتائید کے لئے بالاستقلال مختصر اً مذکور ہوتا ہے۔ا قال اللہ عزوجل فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ. وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ وقال اللہ تعالیٰ وعلمناہ من لدنا علماء بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہو اس کے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اس کی تصدیق اور تسلیم کرتا ہو، منکر کی یہی کافی سزا ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

با مدعی مگوئید اسرار عشق ومستی — بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا۲ وقال رسول اللہ صلی اللہ

ا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس سمجھا دیا ہم نے وہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گذرے ہیں تم سے پیشتر امتوں میں صاحب الہام پس اگر ہے میری امت میں کوئی وہ عمر ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سکھلایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۱۲

۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔۱۲

علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک. اس کو بعد ایمان واسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علاوہ عقائد ضروریہ واعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے۔ اس کا نام اس حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی حضوری ہرگز میسر نہیں ہوتی اور لاکھوں معتبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے۔ جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال نہیں ہوسکتا کہ ہم کو اہلِ باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں عقائد وفقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی پختگی روز افزوں ہے۔ یہ بھی نہایت قوی دلیل ہے کہ طریقِ باطن بھی کوئی چیز ہے۔ اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف وکرامات اس درجہ منقول ہیں۔ جن کی انتہا نہیں۔ اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں، مگر استقامتِ شرع کے ساتھ اگر خرقِ عادات ہوں تو صاحبِ خوارق کے کامل ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ قاضی ثناء اللہ کے ارشاد کا۔ بہرحال ہمت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحبِ ذوق ہو۔ اگر اتنی توفیق نہ ہو تو خدا کے لئے انکار تو نہ کرو۔

پہلا باب بیعت میں

عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہو۔ استادِ طریق کو ضرور تلاش کرنا چاہئے۔ جس کے فیضِ تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے۔

گر ہوائے این سفرداری دلا دامن رہبر بگیر وپس برآ
ورارادت باش صادق الفرید تابیابی گنج عرفان راکلید
بے رفیقی ہر کہ شد درراہ عشق عمر بگذشت ونشد آگاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو خواہ تحصیل سے ہو یا صحبتِ علماء سے تاکہ فساد عقائد واعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے۔ ورنہ مصداق ادخویشتن گم است کرا رہبری کند کا ہوگا۔ دوم متقی ہو یعنی ارتکابِ کبائر واصرار علی الصغائر سے بچتا ہو۔ سوم تارکِ دنیا راغب آخرت ہو، ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو، ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چہارم مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امر ان سے خلافِ شریعت وطریقت ہوجائے تو ان کو متنبہ کرے۔ پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیوض وبرکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضروری نہیں کہ اس سے کرامات وخوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارکِ کسب ہو دنیا کا حریص وطالع نہ ہو۔ اتنا کافی ہے راز قول جمیل، اور باقی متعلقات اس کے مثلاً آدابِ طالب وشیخ وتعلم، تعدد

شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کیے جائیں گے۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغزوہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے۔ [1] کالنصح لکل مسلم وان لایخافوا فی اللہ لومۃ لائم وان لایسئلوا الناس شیئا پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر خرقہ کی رسم بجائے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنتِ مردہ کو پھر زندہ کیا۔ (قول جمیل) رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر القرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز اہلِ حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن وبدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد وزہاد کہنے لگے۔ اس وقت اہلِ حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہوگئی۔ (قشیریہ)

---

[1] جیسے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف وخیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا باب ریاضت ومجاہدہ میں

اس میں دو رکن ہیں۔ اول مجاہدۂ اجمالی میں جاننا چاہئے کہ اصول اس کے چار امور ہیں۔ قلتِ انام، قلتِ طعام، قلتِ منام، قلتِ اختلاط مع الانام، ان سب امور میں مرتبہ اوسط حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت وقساوت پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت وقوت زائل ہو جائے۔ خلاصہ[1] یہ کہ نفس کے مطالبات دو قسم ہیں۔ حقوق وحظوظ، حقوق وہ جس سے قوام بدن وبقائے حیات ہے۔ حظوظ جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور حظوظ کو فانی کرے۔

فائدہ عظیم: سالکانِ طریق نے حزن وغم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی وشکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثار عبودیت سے ہے اور یہ امر مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سالک کو جو قبض پیش آ جاتا ہے۔ وہ علامت اس کے بعد وطرد کی نہیں۔ کیا عجب اس کا تصفیہ ومجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ سرِ تسلیم خم کرکے اپنا کام کرتا رہے۔

باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش — بر جفائے خار، ہجراں صبر بلبل بایدش
ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال — مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش

ابوعلی وقاق فرماتے ہیں:[2] صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ

---

[1] جواہر غیبی

[2] حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیس راحۃ ۱۲ ترمذی [3] قشیریہ ۱۲

مالا یقطعه من فقد حزنه سنین البتہ فکر لایعنی قلب کا ستیاناس کردیتی ہے۔

دوسرا رکن ریاضتِ تفصیلی میں۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور وہ چند مقامات ہیں۔ توبہ، صبر، شکر، خوف، رجاء، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق، اخلاص، وصدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے۔ مع اس کی دلیل اور ماہیت وطریق تحصیل کے۔ یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ ہے۔ اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

(۱) فصل توبہ میں: قال [1] اللّٰہ تعالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا. الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاایھاالناس توبوا الی اللہ الحدیث رواہ مسلم

ماہیت: خطا کو یاد کرکے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے۔ اس گناہ کا ترک کردینا اور آئندہ کو پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کرینگے، اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔

طریقِ تحصیل: قرآن وحدیث میں وعدوعیدیں گناہوں پر آتی ہے ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام: اگر نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اکی قضا کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

---

[1] فرمایا اللہ تعالٰی نے اے ایمان والو! توبہ کرو۔ اللہ کی طرف توبہ خالص، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔

(۲) فصل صبر میں: ۱؎ قال اللّٰہ تعالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوا الآیۃ وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عجب الامر مؤمن ان امرہ کلہ خیر ولیس ذلک لا حد للمؤمن ان اصابۃ سراء شکروا ان اصابۃ ضراء صبر فکان خیر الہ۔ رواہ مسلم۔

ماہیت: انسان کے اندر دو قوتیں ہیں۔ ایک دین پر اُبھارتی ہے۔ دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صبر ہے۔

طریق تحصیل: اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہئے۔

(۳) فصل شکر میں: ۲؎ قال اللّٰہ تعالٰی وَاشْکُرُوالِیْ. الآیۃ. وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اصابتہ سراء شکر. رواہ مسلم وقد مر انفا.

ماہیت: نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں۔ ایک منعم سے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمت گزاری و امتثال اوامر میں سرگرمی کرنا۔

طریق تحصیل: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

(۴) فصل رجاء میں: ۳؎ قال اللّٰہ تعالٰی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ

۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو اصبر کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب ہے مومن پر کہ اس کی ہر بات بہتر ہے اور نہیں میسر ہے یہ کسی کو مگر مومن ہی کو اگر پہنچی اس کو خوشی صبر کیا۔ اور اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا پس اس کے لئے بہتر ہے۔۱۲

۲؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کرو میرا ۱۲

۳؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر بھی اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔

اللہ الآیۃ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم الکافر ما عندا للہ من الرحمۃ ماقنط من جنتہ احد متفق علیہ

ماہئیت: محبوب چیزوں یعنی فضل ومغفرت ونعمت وجنت کے انتظار میں قلب کوراحت پیدا ہونا اوران چیزوں کے حاصل کرنے کی تدابیراورکوشش کرنا، سو جوشخص رحمت وجنت کا منتظر رہے مگراس کے حاصل کرنے کے اسباب یعنی عمل صالح وتوبہ وغیرہ کواختیار نہ کرے اس کومقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے، اورغلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے۔

طریقِ تحصیل: اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اورعنایت کویاد کیا کرے اورسوچا کرے۔

(۵) فصل خوف میں: [۱] قال اللہ تعالیٰ واخشونی الآیۃ. وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف اولج بلغ المنزل الا ان ساء اللہ غالیۃ ال انا سامۃ اللہ الجنۃ رواہ الترمذی.

ماہئیت: قلب کودردناک ہونا ایسی چیز کے حال میں جونا گوارطبع ہواوراس کے آئندہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔

طریقِ تحصیل: اللہ تعالیٰ کے قہروعتاب کویاد کیا کرے اورسوچا کرے۔

(۶) فصل زھد میں: [۲] قال اللہ تعالیٰ لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اورڈرو مجھ سے اورفرمایا رسول اللہؐ نے جوڈرتا ہے رات ہی سے چلتا ہے اور جورات سے ہی چلتا ہے منزل پرپہنچ جاتا ہے ایمان والو! اللہ کا سودا گراں ہے۔ آگاہ رہو اللہ کا سودا جنت ہے۔

[۲] تاکہ نہ افسوس کروفوت ہوئی چیزپراورخوشی سے نہ اتراجاؤ اس پرجوتم کودیا ہے اورفرمایا رسول اللہ صلی اللہ صلعم نے اول بہتری اس امت کی یقین ہے اورزہد اوراول بگاڑ اس امت کا بخل ہے

فاتکُمْ ولا تفرحُوا بما اٰتاکُمْ وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول صلاح هذه الامته الیقین وَ الزهد واول فسادها البخل والامل. رواه البیهقی فی شعب الایمان.

ماہیت: کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا۔

طریقِ تحصیل: دنیا کے عیوب اور مضرتوں اور فنا ہونے کو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

(۷) فضل توحید میں: یہاں توحید فعالی مراد ہے:ل قال اللہ تعالٰی واللّٰهُ خلقکُمْ وَ مَاتعملُوْنَ الآیة وَمَا تشاؤنَ اِلّاَاَنْ یّشاءَ اللّٰهُ ربّ العٰلمینَ وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم واعلم ان الامة لواجتمعت علی ان ینفعوک بشیٔ لم ینفعوک الابشیٔ قد کتبه الله لک ولواجتمعوا علی ان یضروک بشیٔ لم یضروک بشیٔ قد کتبه الله علیک. رواه احمد والترمذی.

ماہیت: یہ یقین کر لینا کہ بدون ارادۂ خداوندی کے کچھ نہیں ہوسکتا۔

طریقِ تحصیل: مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا

اور طول امل ہے۔۱۲

ل فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور سب عملوں کو اور فرمایا نہیں چاہتے ہو تم کسی چیز کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جان لو کہ اگر سب کے سب متفق ہو جائیں اس پر کہ تم کو کچھ نفع نہ پہنچادیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نے لکھدی ہے اور اگر سب کے سب متفق ہو جائیں کہ تم کو ضرر پہنچائیں گے ہرگز ضرر نہ پہنچادیں گے مگر اسی چیز کا جو اللہ نے لکھدی ہے۔

کرے۔

(۸) توکل میں: قال اللّٰہ تعالیٰ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واذا سألت واسأل اللّٰہ اذا استعنت فاستعین اللّٰہ رواہ احمد والترمذی.

ماہیت: صرف وکیل یعنی کارساز پر قلب کا اعتماد کرنا۔

طریقِ تحصیل: اس کی عنایتوں اور وعدوں اور اپنی گذشتہ کامیابیوں کا یاد کرنا اور سوچنا۔

(۹) فصل محبت میں: قال اللّٰہ تعالیٰ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ الْاٰیۃ وَقَالَ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب اللّٰہ لقاء ہ ومن کرہ لقاء اللّٰہ کرہ اللہ لقائہ ومتفق علیہ.

ماہیت: طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو، یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے۔ اس کو عشق کہتے ہیں۔

طریقِ تحصیل: دنیا کے علائق کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ دو محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ہی پر چاہئے کہ توکل کریں۔ ایمان والے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب مانگو کچھ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔

از کاتب المعروف

فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں۔ اللہ کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے۔ اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اس کی ملاقات کو اور جو برا سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے۔ اللہ اس کی ملاقات کو۱۲

واوصاف وانعام کو یاد کرے اور سوچے ۔

(۱۰) فصل شوق میں: قال ا اللہ تعالیٰ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ا سالک النظر الی وجھک والعشوق الی لقائک. رواہ النسائی.

ماہیت: جس محبوب چیز کا من وجہ علم ہو اور من وجہ علم نہ ہو اس کو بکمالہ جاننے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا۔

طریق تحصیل: محبت کا پیدا کر لینا کیونکہ محبت کیلئے شوق لازم ہے۔

(۱۱) فصل انس میں: قال ۲ اللّٰہ تعالیٰ ھُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم.

ماہیت: جو چیز من وجہ ظاہر و معلوم ہو اور من وجہ مخفی و مجہول ہو اگر وجوہ

ا اس میں اہل شوق کی تسلی ہے کذا قال ابوعثمان ۱۲ قشیریہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگتا ہوں تجھ سے زیارت تیری وجہ مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا ۱۲

۲ انس میں جملہ احوال بے مقامات میں اس کا ذکر بعجاً آ گیا کیونکہ یہ آثار محبت سے ہے۔ ۱۲

۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ایسا ہے کہ اتارا تسکین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بیٹھتے ہیں۔ لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو ملائکہ رحمت اور ڈھانپ لیتی ہے۔ ان کو رحمت خداوندی اور اترتی ہے۔ ان پر تسکین اور اطمینان اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو ان میں جو ان کے پاس ہیں یعنی ملائکہ کی جماعت میں ۱۲

مخفیہ پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقعہ ہو کر اس پر فرح وسرور ہو اس کو انس کہتے ہیں۔ یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال وافعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے۔ اس کو انبساط اور اولال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اس کی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

(۱۲) فصل رضا میں: قال اللّٰہ تعالیٰ ۲ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الآیة وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادة ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ له، رواہ احمد وترمذی.

ماہیت: حکم قضا ۳ پر اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے، بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار

قد اختلف العراقیون والخراسانیون تحتی الرضا، من ہو من الاحوال او من المقامات فاہل خراسان قالوا انہا من جملة المقامات وہو نہایة التوکل ومناہ لمریوذل انہ مما یتوصل الیہ العبد باکتابہ واما العراقیون فانہم قالوا الرضا من جملة الاحوال ولیس ذلک کسبا للعبد بل ہو نازلة تحمل بالقلب کسائر الاحوال ویمکن الجمع بین اللسانین والاقبال بدایة الرضا، بکسبة رابعدون من المقامات ونہایة من جملة الاحوال ولیست مکتبة ۱۲ قشیریہ

۲۔ راضی ہو اللہ انا وروذ اللہ سے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی کی سعادت سے راضی رہنا اور اس پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کر دیا ۱۲

۳۔ عن الجملی الدقاق یقول لیس الرضا لاحس بالبلاء، انما الرضا ان لا تعترض علی الحکم والقضاء، ۱۲ قشیریہ ۱۲

محبت سے ہے۔ اس کی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے۔

(۱۳) فصل نیت اور ارادہ میں: وقال[۱] اللّٰہ تعالیٰ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیات. متفق علیه.

ماہیت: دل کا ابھرنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق سمجھتا ہے۔

طریقِ تحصیل: اس چیز کی مثلاً عمل صالح وسلوک طریقِ آخرت کے منافع ومصالح کی معرفت حاصل کر کے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی۔

(۱۴) فصل اخلاص میں: قال[۲] اللّٰہ تعالیٰ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُ واللّٰہ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدین حُنَفَاءَ الآیة وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیة وصلی فی السر فا حسن قال الله تعالیٰ هذا عبدی حقا. رواه ابن ماجة.

ماہیت: اپنی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب ورضا کا قصد رکھنا اور

---

[۱] اور مت دھتکار دے محمد ان کو جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت) چاہتے ہیں۔ خاص ذات باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار تو نیت سے ہے۔

[۲] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھرے ہوئے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نماز اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ میرا بندہ ہے۔ ٹھیک ٹھیک ۱۲

مخلوق کی خوشنودی ورضامندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دینا۔

طریقِ تحصیل: معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔

(۱۵) فصل صدق میں: مراد اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔[1] قال الله تعالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ وعن عائشة قالت مر النبی صلی الله علیه وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقه فالتفت الیه فقال لعانین وصدیقین الی قول ابی بکر لا اعود. رواه البیھقی فی شعب الایمان.

ماہیت: جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچادے۔ اس میں کسر نہ رہے۔

طریقِ تحصیل: ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہوجائے تو اس کا تدارک کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہوجائے گا۔

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مؤمن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ تردد نہیں کیا اور جہاد کیا اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں یہی لوگ ہیں۔ پورے سچے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گذر حضرت ابوبکرؓ پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک غلام کو لعنت کررہے تھے۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لعنت کرنے والے اور پھر صدیق، پھر ابوبکرؓ نے کہا اب ایسا نہ کروں گا۔

[2] از کاتب الحروف

(۱۶) فصل مراقبے میں: ۱؎ قال اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَقِیْبًا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم. وقال علیہ السلام احفظ اللہ جدہ تجاھک رواہ احمد والترمذی.

ماہیت: دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔

طریقِ تحصیل: یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں، اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و قدرت وجلال اور اس کے عذاب وعقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی مواظبت سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے نہ ہوگا۔

(۱۷) فصل فکر میں: ۲؎ قال اللہ تعالیٰ ویضرب اللّٰہ الامثال للناس لعلھم یتفکرون ○ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فآثروا مایبقے علی مایفنے رواہ احمد.

ماہیت: دو معلوم چیزوں کا ذہن میں حاضر کرنا۔ جس سے تیسری بات ذہن میں آجائے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات

۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے، ہر چیز کا نگہبان اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤ گے اپنے مقابل ۱۲

۲؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کچھ سوچیں، فکر کریں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بس اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر۔ ۱۲

جانتا ہے کہ باقی قابلِ ترجیح کے ہے۔ ان دونوں سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابلِ ترجیح کے ہے۔ ان دونوں چیزوں کا حاضر فی الذہن کرنا یہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تصحیح ہے اور مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، عبودیت، استقامت، حیا، حریت، فتوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکران نصوں میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ القناعة کنز لا یفنی وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآیت اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یقول علیہ السلام یَوْمَ القیٰمۃِ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ وَمَا قَدَرُ وا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ. (قشیریہ)

چونکہ یہ ترتیب میں ظاہر ہے اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاقِ ذمیمہ میں

اور وہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفات لسان، غضب، حقد، حسد، حب دنیا، بخل حرص، حب جاہ، ریا عجب، غرور، ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے۔ ان کو چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثل قسم اول کے یہ بھی احیائے منقول ہے۔

فصل شہوت میں: ۱؎ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلاً عَظِیْمًا۔

ماہیت: ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہئے مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔

فصل: آفات لسان میں قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ الآیۃ ۲؎ وقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا. رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں کرنا، خلاف شرع باتیں کرنا، بحث ومباحثہ ناحق، تکرار لڑائی کرنا، کلام میں بناوٹ وتکلف کرنا وگالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی کرنا، جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔ یا اس میں زیادہ مشغولی کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغل خوری کرنا، دونوں طرف جا کر دورویا باتیں بنانا، کسی کی زیادہ تعریف کرنا، ذات، صفاتِ الٰہی میں محض انکل بچو گفتگو کرنا، علماء سے فضول باتیں پوچھنا۔

معالجہ: جو بات کہنا ہو تھوڑی دیر پہلے تامل کرے کہ اس سے اللہ تعالیٰ جو کہ سمیع بصیر ہیں ناخوش تو نہ ہوں گے۔ انشاء اللہ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی۔

۱؎ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں۔ خواہشوں کی حق سے پھر جاؤ تم بہت پھر جانا۔ ۱۲

۲؎ نہیں بولتا ہے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہے۔

فصل غضب میں: لے قَالَ اللّٰہ تعالیٰ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْحَمِیَّۃَ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ الآیہ. وَقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تغضب رواہ البخاری.

ماہیت: جوش مارنا خون قلب کا بدلہ لینے کیلئے۔

معالجہ: یہ یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر زیادہ رفت ہے اور میں اس کی نافرمانی بھی کیا کرتا ہوں۔ اگر وہ بھی مجھ سے یہی معاملہ کریں تو کیا ہو اور یہ سوچے کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ واقع نہیں ہوتا، سو میں کیا چیز ہوں کہ مشیتِ الٰہی میں مزاحمت کرو، اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے، اور اگر کھڑا ہو بیٹھ جائے تو اس شخص سے علیحدہ ہو جائے یا اس کو علیحدہ کر دے۔

فصل حقد میں: ی قَالَ اللّٰہ تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ الآیۃ وَقَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَا تَبَاغَضُوْا متفق علیہ.

ماہیت: جب غصے میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے ضبط

لے قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال علیہ السلام اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی ۱۲

ی جب کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے اپنے دلوں میں کد کد جاہلیت کی اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے غصہ مت کرو ۱۱

ی اختیار کرو معاف کر دینے کو اور حکم کرو اچھی بات کا اور منہ موڑ لو جاہلوں سے اور فرمایا رسول اللہ علیہ السلام آپس میں بغض نہ رکھو۔

کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے۔ اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔

معالجہ: اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میل جول شروع کرے گو تکلف سہی۔ چند روز میں کینہ دل سے نکل جائے گا۔

فصل حسد میں: قال الله تعالى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحاسدوا. رواه البخاری.

ماہیت: کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اس کی زائل ہو جائے۔

معالجہ: گو تکلف ہی سہی اس شخص کی خوب تعریف کیا کرو۔ اور اس کے ساتھ خوب احسان وسلوک تواضع سے پیش آؤ ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہو گی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں: قال الله تعالى ی وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إلا متاع الغرور الآية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المومن وجنة الكافر. رواه مسلم.

ماہیت: دنیا جس چیز میں فی الحال حظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔

معالجہ: موت کو کثرت سے یاد کرنے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور

ی اور نہیں ہے زندگانی مگر وہ دھوکے کی ٹٹی اور فرمایا رسول علیہ السلام نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ۱۲

سامان نہ کرے۔

فصل بخل میں: قال اللّٰہ تعالیٰ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهٖ وَقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ السلام والبخیل بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِنَ الجنة بعید من الناس قریب من النار. رواہ الترمذی

ماہیت: جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروتاً ضروری ہو اس میں تنگدلی کرنا۔

معالجہ: مال کی محبت کو دل سے نکالے اور حب مال کے نکالنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب دنیا میں مذکور ہوا۔

فصل حرص میں: قالَ اللّٰہ تعالیٰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهٖ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الآیة. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وسلم یھرم ابن ادم وَیشب منہ اثنان الحرص علے المال والحرص علے العمر. متفق علیہ.

ماہیت: قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کے ساتھ۔

معالجہ: خرچ گھٹادے تاکہ بہت زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حریص وطامع ہمیشہ ذلیل وخوار رہتا ہے۔

ی جو بخل کرتا ہے وہ نہیں بخل کرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجوس دور ہے۔ اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے ۱۲

ی ہرگز نہ بڑھاؤ اپنی آنکھیں اس چیز کی طرف جس سے ہم نے نفع دیا ان کافروں کے مختلف گروہوں کو آرائش زندگانی دنیا کی اور فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے اور اس کی دو چیزیں بڑھتی رہتی ہیں۔ حرص کرنا مال پر اور حرص کرنا عمر پر ۱۲

فصل حب جاہ میں: قَالَ اللّٰہ تعالٰی تِلْکَ الدَّارُ الْآخِرَۃ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ الآیۃ وَقَالَ رَسُوْل اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہ وَسَلَّم مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ ارسلافی غنم بافسدلها من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ ورواہ الترمذی **ماہیت:** لوگوں کے دلوں کا معزز ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم واطاعت کریں۔

معالجہ: یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم واطاعت کر رہے ہیں۔ نہ یہ رہے گے ایک نہ میں رہوں گا پھر اس موہوم وفانی چیز پر خوش ہونا نادانی ہے اور دوسرا اعلان یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو مگر عرفاً اس شخص کی شان کے خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جائے گا مگر مقتدا کو ایسا کرنا زیبا نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریا میں: قال اللہ تعالیٰ ی یراؤن الناس الایۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ۔

ماہیت: حب جاہ کو دل سے نکالے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا

ی اور وہ جو دار آخرت ہے کرینگے ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے نہیں چاہتے ہیں۔ زمین میں اپنی بڑائی اور نہ ادودھم مچانا اور انجام کار ہے متقیوں ہی کیلئے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے دو بھوکے بھیڑیے کہ بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں۔ اس گلے کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کرو۔ ۱۲

ی دکھلانے میں وہ لوگوں کا اور فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے تحقیق تھوڑی ریا ہی شرک ہے۔ ۱۲

اظہار ضرور ہے اس کے لئے ازالہ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی مولائی الحاج حافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کرے گا نہ اس کو یہ خیال رہے گا۔ وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور اخلاص بن جائے گی۔

فصل تکبر میں: قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لایحب المستکبرین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاید خل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم۔

ماہیت: اپنے کو صفاتِ کمال میں دوسرے سے بڑھ کر سمجھنا۔

معالجہ: [۱] اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائے گا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آئے یہاں تک کہ اس کا خوگر ہو جائے۔

فصل عجب میں: قال اللہ تعالیٰ [۲] اذا عجبتکم کثر تکم الایۃ. وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المھلکات فھویٰ متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشد ھن . رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۔

---

[۱] کاتب الحروف ۱۲

[۲] جبکہ حال معلوم ہوا تم کو تمہارا زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے رہے مہلکات سو وہ خواہش ہے جس کی پیروی کی جائے اور بخل ہے جس کے موافق عمل درآمد ہو اور اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ اور یہ ان سب سے بڑھ کر ہے۔ ۱۲

ماہیت: اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہی ہو جائے۔

معالجہ: اس کمال کو عطائے خداوندی سمجھے اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کر کے ڈرے کہ شاید سلب ہو جائے۔

فصل غرور میں: قال اللّٰہ تعالیٰ ی وَلَا یغر نکم باللّٰہِ الغرور الآیة وقال رسول اللہ صلی علیہ وسلم التجافی ورا الغرور رواہ البیھقی فی شعب الایمان.

ماہیت: جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اس کی طرف طبیعت مائل ہو۔ کسی شبہ اور شیطان کے دھوکے کے سبب اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہونا۔

معالجہ: ہمیشہ اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث و بزرگانِ دین کے اقوال و افعال سے ملاتا رہے ان رزائل کے ازالہ سے باقی۔ رزائل سب دفع ہو جائیں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ و ذمیمہ کو کسی بزرگ نے دو رباعیوں میں اختصار و اجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے۔ وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وظیفہ بنانے کے ہیں۔

رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب عظیم ﴿﴾ نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم!

صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ﴿﴾ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

ی دھوکا دے تم کو درج باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے الگ رہو دھوکے کی ٹٹی لینے دنیا سے۔

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ‌ ‌ ‌ وہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ‌ ‌ ‌ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

فصل: جاننا چاہیے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبے سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ جو مراقبے کے بعد ہے۔ مشارطت یہ کہ روزانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تنہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھو فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں فلاں مت کیجیو۔ اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیے جب دن ختم ہو پھر سوتے وقت محاسبہ کرے۔ یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں۔ ان کو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر الٰہی بجالائے۔ جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہوگئی ہو اس پر نفس کو ملامت و زجر و توبیخ کرے اور اگر خالی زجر و توبیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کر کے عملدرآمد کرے۔[۱] قال اللہ تعالٰی ولتنظر نفس ماقدمت لغد (از احیاء العلوم)

---

۱ چاہیے کہ دیکھے بھالے ہر شخص کیا چیز آگے بھیجی ہے کل (قیامت) کے لئے ۱۲

تیسرا باب مسائلِ فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کیے جاتے ہیں۔ چند فصلوں میں۔ فصل بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا۔ جو مردود ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ فصل: اولیاء کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبودیت واخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ فصل: خرقِ عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے۔ وہ دو طرح ہے۔ کشف کونی، کشف الٰہی، کشف کونی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ رہے۔ کسی چیز کا حال معلوم ہوجائے۔ کشفِ الٰہی یہ کہ علوم واسرار ومعارف متعلق سلوک کے یا متعلق ذاتِ وصفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں۔ یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم ۱؎ القا ہو۔ کبھی ہاتف غیبی کی آواز سن لیتا ہے۔ تیسری قسم تصرف تاثیر ہے۔ یہ دو طرح ہے، تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اس کو حق تعالیٰ کی طرف کشش پیدا ہو اور تاثیر کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے، بے شمار حکایتیں اس باب میں اولیاء اللہ سے منقول ہیں۔

فصل: کشف والہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے۔ اگر موافق قواعد شرعیہ کے ہے۔ قابل قبول ۲؎ ہوگا، ورنہ واجب الترک ۳؎ ہے۔ اور اگر قواعد شرعیہ کے

۱؎ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ۱۲ تاریخ بخاری

۲؎ بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور کے قبول فرمانے پر اس پر عمل ہوا ۱۲ ترمذی اور صحابہ کو غسل نبوی میں تردد ہوا کہ کپڑے اتاریں یا نہیں سب کو اونگھ آ گئی اور آواز ہاتف کی سنی کہ مع پارچہ غسل دیں اس پر عمل ہوا ۱۲

۳؎ کیونکہ شریعت دائمی ہے منسوخ نہیں ہوسکتی ۱۲

خلاف نہ ہو لیکن خود کشف میں باہم اختلاف ہو تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں۔ تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحو کا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب صحو ہیں تو جس کا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الٰہی وقبولیت کے زیادہ پائے جائیں۔ اس کے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اس ۱ میں بھی برابر ہیں تو جس کو اپنا دل قبول کرے اس پر عمل جائز ہے۔ اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کئی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا سب سے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ **فصل:** خوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیاء سے افضل ہیں۔ فضیلت کا مدار قرب الٰہی واخلاص عبادت پر ہے۔ خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے۔ صاحب عوارف نے غیر اہل خرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ۲ ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کر کے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعض اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی

---

۱ صرف یہ قضیہ شرطیہ کاتب الحروف کا قول ہے۔

۲ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا و کانوا یتقون. الآیۃ ۱۲

ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو۔ سو اول تو ولایت ایک امر خفی ہے۔ اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت وتعلیم سے شرف حاصل کرو۔ جب اپنی حالت روز بروز متغیر ہوتی پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص صاحب تاثیر ہے۔

فصل طریق تلاشِ پیر: کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیر کے یہ راہ قطع نہیں ہوتی۔ اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا۔ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو ملتا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مباورت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں۔ اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو۔ گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ [1] وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا الآیۃ وَقَالَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا. اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہو گیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت وتکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے، بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر، (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت، دنیا ومعاصی سے نفرت) پیدا ہوتا ہے۔ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ لیکن اکثر عوام کو تھوڑی صحبت میں اس کو محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت

---

[1] اور مت کہا مانو اے محمد! ان میں سے کسی گنہگار کا اور نہ کسی کافر کا، اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا مانو اس کے جس کے دل کو ہم نے غافل کر دیا اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہے اور ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا۔

یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جس کو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور حدیث میں ہے۔ انما شفاء العی السوال۔ اگر کوئی معتبر آدمی شہادت دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ویسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریداں می پرانند کے مصداق نہ ہوں۔ اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جائے اور اس کے ارشاد کے موافق عملدرآمد کرے۔

فصل تعدد پیر میں: اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش اعتقادی کے ساتھ ایک معتد بہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدائے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رباعی

باہر کہ نشستی ونشد جمع دلت! ورتو نہ رمید صحبت آب وگلت
زنہار زصحبتش گریزاں میباش ورنہ کندروح عزیزاں بحلت

لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا حصہ وہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جائے یا ملاقات کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض لینا

---

۱ پس پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر ہو تم نہیں جانتے ۱۲

۲ بیماری جہل کی شفا اور دوا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اوروں سے ۱۲

کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں ہوسکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص تو ابھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی۔ لاکھوں قبریں کاملین بلکہ انبیاء کی موجود ہیں۔

فصل: اور بلا ضرورت محض براہ ہوسنا کی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت برا ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہوجاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہر جائی مشہور ہوجاتا ہے۔

فصل: اور اگر شیخ کی صحبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اطاعت کرے اور اس کو خوش رکھے۔ کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تکدر کا باعث ہو کہ اس سے فیوض بند ہوجاتے ہیں۔ سورہ حجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ بتلائے گئے ہیں۔ شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے۔ اس کی محبت وادب کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل:[1] مشہور ہے کہ اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے۔ ظاہرا اس میں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے[2] وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ. پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اس کو محبت میں ایسا سمجھا تو معذور ہے اور غلبہ سکر نہیں ہے۔ تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا۔ ھکذا قال سیدی سندی مرشدی شیخ الحاج الحافظ محمد

---

[1] صرف یہ فصل قول ذیل سے نقل کی ہے ۱۲

[2] ہر صاحب علم سے بڑھ کر کوئی ذی علم ہے۔

امداد اللہ دامت برکاتہم۔

فصل: شیخ سے اگر احیانا کوئی فعل قابل اعتراض سرزد ہو جائے تو اعتراض نہ کرے۔ حضرت موسیٰ وخضرت علیہ السلام کا واقعہ یاد کرے۔

آن پسر را کش خضر ببرید حلق　سر آنرا در نیابد عام خلق
گر خضر در بحر کشتی راشکست　صد درستی در شکست خضر ہست

یا تو تاویل کرلے یا یوں سمجھ لے کہ اولیاء معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو۔ اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہو جائے اور اگر اس نے فسق وفجور کو عادت بنا رکھا ہے۔ وہ ولی نہیں اس کے قول وفعل کی تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرے۔

فصل: جس طرح اولیاء کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے۔ اسی طرح افراط وغلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ ورسول اللہ کی شان میں تفریط ہوتی ہے۔ مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھنا اس سے کفر لازم آتا ہے۔[۱] قال اللہ تعالیٰ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ- وَقُلْ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ- وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ یا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اولاد و رزق وغیرہ دینے پر یا

۱ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں۔ غیب کی باتیں مگر اللہ اور فرمایا کہہ دے محمد! کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لوگ اللہ کے ذرا سے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے کا کہ خود اللہ چاہے ۱۲

خدا سے زبردستی دلانے پر قادر سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللّٰہ تعالٰی قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ یا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا۔ مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا، یا ان کے نام کو عبادتاً جپنا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں۔ قال اللّٰہ تعالٰی ی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وَقَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم طواف البیت صلوۃ وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا قولہ تعالٰی وَقَالَ ی رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ وَقَالَ اللّٰہ تعالٰی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ۔

فصل: ولی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، نہ عبادت کبھی معاف ہو سکتی ہے۔ بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس

ی فرمایا اللہ تعالٰی نے کہہ دو اے محمد! کہ میں نہیں مالک ہوں اپنے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ مگر جتنا اللہ چاہے ۱۲

ی تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے طواف کرنا نماز کی مثل عبادت ہے اور فرمایا مانگنا بھی عبادت ہے ۱۲

ی اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالٰی نے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں۔ تمہاری مثل ۱۲

ہوتا ہے، معذور ہے نہ ولی معصوم ہوتا ہے، نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی ولی پہنچ سکتا ہے۔لقول ۵ تعالی كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ وَقَوْلَه عليه السلام خَيْرُ القرون قرنی ولا جماعهم على ان الصحابة كلهم عدول ولقول عبدالله بن المبارك من التابعين الغبار الذی دخل انف فرس معاوية خير من اويس القرني وعمر المروانی۔

فصل: قبریں اونچی اور ان پر گنبد بنانا، عرس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل رائج ہے۔ زندے یا مردے کو سجدہ کرنا، سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

فصل: پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے۔ کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ ۱؎ قال اللہ تعالی قُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں ۲؎ قال اللہ تعالی لا تزكوا انفسكم وقال واما بنعمة ربك فحدث اور افشائے طریقہ پر حریص رہے۔ ۳؎ قال اللہ تعالی

۵؎ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور رسول علیہ السلام نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اور اس لئے کہ سب کا اجماع ہے کہ صحابہ سب کے سب عادل ہیں اور بسبب قول عبداللہ بن مبارک کے جو تابعین میں سے ہیں کہ جو غبار حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں گیا وہ بہتر ہے۔ حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز مروانی سے۔۱۲

۱؎ فرمایا اللہ تعالی نے کہہ اے محمد! اے رب بڑھا دے میرا علم ۱۲

۲؎ فرمایا اللہ تعالی نے نہ پاکی بیان کرو اپنے نفسوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمہارے رب کی ہے اس کو بیان کرو۔۱۲

۳؎ فرمایا اللہ تعالی نے وہ رسول حریص ہیں تمہاری بھلائی پر ۱۲

حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ مریدوں کے ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ؔ ۱ قال اللّٰہ تعالٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ ان کی خطاؤ قصور سے درگذر کرے۔ ؔ۲ قال تعالٰی وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ الآیۃ دنیاداروں کی خاطر سے ان کو علیحدہ نہ کرے۔ ؔ۳ قَالَ تَعَالٰی لَاتَطْرُدِالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع دنیاوی کا نہ ہو۔ ؔ۴ قَالَ تَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَقُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ○ اور ایذائے خلق پر صبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحم اللہ اخی موسی لقداوذی اکثر من ھذا فصبرا۔ اپنے کو متانت وقار سے رکھے ورنہ مریدوں کی نظر میں بے وقعتی ہونے سے ان کو فیض نہ ہوگا۔

ؔ۵ لماورد فی حقہ علیہ السلام من یراہ من بعید ھابہ و من یراہ من قریب احبہ و نحوہ. اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح نہ دے۔ ؔ۶

---

۱ فرمایا اللہ تعالٰی نے مؤمنوں پر شفیق اور مہربان ہیں۔۱۲

۲ فرمایا اللہ تعالٰی نے اگر ہوتے تم تندخو سخت دل چھٹک جاتے وہ لوگ تمہارے پاس سے پس معاف کرو ان کے قصور کو۱۲۔

۳ فرمایا اللہ تعالٰی نے نہ ہٹاؤ اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں اس کی ذات کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمہارا حساب کچھ جو ہٹا دو تم ان کو اور ہو جاؤ ناانصافوں سے۔

۴ فرمایا اللہ تعالٰی نے چاہتے ہو زیب وزینت دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگتا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ۱۲

۵ کیونکہ رسول اللہ علیہ السلام کے حق میں حدیث میں آیا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دور سے خوف کھاتا تھا اور جو دیکھتا تھا نزدیک سے محبت کرتا تھا یا ایسا ہی کچھ مضمون ہے۔

۶ تیوری چڑھ جائے اور منہ موڑ۱۲

لقوله تعالیٰ عَبَسَ وَتَوَلّٰیٓ البتہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے۔ اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے۔ جس سے خلقت کو بداعتقادی ہو کہ اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے۔[1] قال اللّٰہ تعالیٰ داعیًا اِلَی اللّٰہِ اول باب سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصورِ شیخ میں: اس کو برزخ اور رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے یہ تو محض باطل ہے اور اگر[2] اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ سے دھوکہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے۔ بلکہ صورت کے معنی صفت کے بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمع، بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اس کو صورت حق کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اس قدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے برکات ہوتے ہیں۔

اور بعض محققین نے تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہو جاتی ہے۔ اور خطرات دفع

---

[1] بلانے والے اللہ کی طرف ۱۲

[2] تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر ۱۲

ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ [1] حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں وہر چند برزخ لطف تر بود از معانی معقولہ بود کار نیکو بود وہر چند کثیف بود از صور مرئیہ بود کار زبون تر بود بہر حال اس میں جو کچھ حکمت و فائدہ ہو، راقم کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آ جاتی ہے۔ اسی واسطے امام [2] غزالی وغیرہ محققین نے عوام اور اغبیاء کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے۔ جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہئے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں۔ اس کو حاضر و ناظر اور ہر وقت اپنا معین دستگیر نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کثرتِ تصور سے کبھی صورتِ مثالیہ روبرو حاضر ہو جاتی ہے۔ کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفہ غیبی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے۔ [3] اور شیخ کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی۔ اس مقام پر اکثر ناواقف لوگوں سے لغزش ہو جاتی ہے۔

---

[1] جواہر غیبی ۱۲

[2] یجب علی الشیخ ان یتفرس فی المرید فان لم یکن ذکیا فطنا متمکنا من اعتقاد الظاھر لم یشغلہ بالذکر والفکر بل یردوا والا عمال الظاھرۃ والا دراء والمتواترۃ ویشغلہ بخدمۃ المجردین الخ ۱۲ احیا

[3] جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت اصرار زلیخا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی۔ اور شرما گئے۔ یقیناً وہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام ہوتے تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر میں معلوم ہونا چاہئے۔ پھر پریشان ہونا اور بیٹوں سے جستجو کرنے کے لئے ارشاد فرمانا کیا معنی۔ خوب سمجھ لو۔ ۱۲

فصل: عورتوں کو دست بدست بیعت نہ کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے۔ صاحب محبوب السالکین می نویسد۔ ''بیعت کنانیدن نسوان این ست اگر نساء غائب است بوکالت محارم تیسی یا رضا حق بیعت کند و آنچہ شرائط است بموکلہ بفرماید و خرقہ داشتی دہد و اگر نسوان حاضر اند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد با رجال کند با عورت نہ کند و ہم در کتاب مذکور است کہ این ورحق مدانست کہ ما را قبول کردی بعورت امر و نہی بسند است۔

فصل سماع میں: ہرچند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جائے تب بھی تو جواز کے بہت سے شرائط ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط کے ساتھ ہوتی ہے۔ نہ اخوان ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں، اور بزرگوں کے طریقہ کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہٗ کا ارشاد فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع انگاہ شنود آن چیست مسمع است و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست فرمودند مسمع گویندہ است می باید کہ مرد تمام باشد و کودک و عورت بنا شد اما مسموع آنچہ میگویند باید کہ ہزل و فحش بنا شد و اما مستمع آنکہ من شنود باید بحق شنود و ملو باشد از یاد حق و آما آلہ سماع و آن مزامیر است چون چنگ و رباب و مثل آن باید کہ درمیان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف درکار ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کی جائے تب بھی سمجھنا چاہئے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث و حب غیر اللہ غالب ہے۔ اسی کو غلبہ ہوگا۔ پھر جب حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمائیے گا؟

فصل: [۱] خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے۔

فصل: [۲] شارح گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے بدون غلبہ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت ہو۔ صاحب گلشن راز کا شعر ہے۔

ترا گر نیست احوال مواجید مشو کافر بنادانی بتقلید

فصل: مرج البحرین میں ہے کہ اگر سکر و غلبہ میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جائے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ راقم کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضر ہو۔ اس وقت اس کی غلطی ظاہر کر دینا واجب ہے۔

فصل: قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے۔ البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف عبور کرنا محققین کا مسلک ہے۔ مثلاً حدیث

---

[۱] جواہر غیبی از رشحات ۱۲

[۲] جواہر غیبی ۱۲

میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو برا سمجھا مگر دل میں صفاتِ کلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مرپٹ کر جنت تو مل جائے گی۔ منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجازت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھے۔ بیت سے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد انوار غیبیہ اور کلب سے مراد صفاتِ بہیمہ وغیرہا۔ یہ لوگ شرع کا انکار کر کے کافر اور مستحق جہنم ہوئے۔

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا وہی ہے جو اہلِ ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہیے کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے۔ صرف اس کے صفات ذمیمہ سبعیہ ونجاست وحرص وغضب وغیرہ کی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا۔ اس محقق نے ظاہراً کتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول مطابقی ہے اور باطناً ان صفاتِ مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا۔ کیونکہ وہ مدلول التزامی ہے۔

فصل: اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجاباتِ ظلمانی ونورانی ہیں اور لطیفہ قالبیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہوئے ذکر سے ظلمت دفع ہوتی ہے۔ اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے۔ یہ علامات ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے۔ مثلاً حجاب نفس کا شہوت ولذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پر۔ اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں خوض کرنا اور حجاب روح کا مکاشفات

عالم مثال کے۔ وعلیٰ ہذا۔ ان میں کسی کی طرف ملتفت نہ ہو۔ مقصود حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت!
تیغ لا در قتل غیر حق براند در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت!! مرحبا اے عشق شرکت سوز رفت

فصل اقسام حجاب و وقوفِ سالک میں

فوائد الفواد میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اور واقف وہ ہے جو بیچ میں اٹک جائے۔ پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے۔ اگر جلدی سے توبہ واستغفار کرکے بدستور پھر سرگرم ہوگیا تو پھر سالک بن جائے گا اور خوانخواستہ اگر وہی غفلت رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جائے۔ اس راہ کی لغزش کے سات درجے ہیں۔ اعراض، حجاب، تفاصیل، سلب مزید، سلب قدیم، تسلی، عداوت اول اعراض ہوتا ہے۔ اگر معذرت وتوبہ نہ کی حجاب ہوگیا۔ اگر پھر بھی اصرار رہا تفاصیل ہوگیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک کی زائد کیفیت ذوق وشوق کی تھی وہ سلب ہوگئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی تو جو راحت وحلاوت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں تھی۔ وہ بھی سلب ہوگئی اس کو سلب قدیم کہتے ہیں۔ اگر اس پر بھی توبہ میں تقصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے لگا یہ تسلی ہے۔ اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بعداوت ہوگئی۔ نعوذ باللہ منہا۔

ا جواہر غیبی ۱۲

چوتھا باب اصلاحِ اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں۔ ان کی اصلاح چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ فصل: اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباعِ شریعت کی ضرورت نہیں۔ فتوحات میں ہے۔ کل حقیقة علی خلاف الشریعة زندقة باطلة اور اسی میں ہے مالنا طریق الی اللہ الا علی الوجه المشروع لا طریق لنا الی اللہِ الا ماشرعه اسی میں ہے۔ فمن قال ان ثم طریقا الی الله خلاف ماشرع فقوله زور فلایقتدی بشیخ لاادب حضرت بایزید فرماتے ہیں: لو فطرتم الی رجل اعلی من الکرامات حتے یرتقی فی الھواء فلا تغتروا به حتے تنظرونه کیف تجدونه عند الامر والنهی وحفظ الحد ودواداء الشریعة حضرت جنید فرماتے ہیں۔ الطرق کلها مسدودة علی الخلق الا علی من اقتفیٰ اثر رسول الله صلی الله علیه وسلم اور فتوحات میں ہے۔ فما عندا لله من لم یحکمه بمکان فان الله مااتخذ ولیا جاهلا وفیه ان البطالة مع العلم

ل عین الالتماس ۱۲ ع قشیریہ ۱۲ ی جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بددینی اور مردود ہے۔۱۲

ی نہیں ہے ہمارے لئے اللہ کی طرف کوئی راستہ مگر شرعی طور پر اور نہیں ہے کوئی راہ ہمارے لئے اللہ کی طرف کو مگر وہی جو اس نے شریعت میں بتلا دیا ہے۔۱۲

ی جو شخص کہے کہ ادھر کوئی اور راہ ہے اللہ کی طرف برخلاف اس کے جو شریعت نے بتلا دیا۔ اس کا قول جھوٹا ہے پس ایسے شیخ کو مقتدی نہ بنایا جائے جس کو ادب نہ ہو۔۱۲

ی اگر تم ایسا آدمی دیکھو کرامتیں دیا گیا ہے یہاں تک کہ ہوا میں اڑتا ہے تو دھوکے میں نہ آجاؤ۔ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی اور حفظ حدود اور پابندی شریعت میں کیسا ہے۔۱۲

ی سب راہیں بند ہیں کل مخلوق پر سوائے اس کے جو قدم بقدم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔۱۲

خیر من العمل مع الجہل (التماس) اوراس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جائے۔قشیریہ میں حضرت ذوالنون مصری وسری سقطی وابوسلیمان واحمد ابن ابی الحواری وابو حفص حداد وابوعثمان ونوری وابو سعید حراز سے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظاتِ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ومکتوباتِ قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہیؒ اور قوت القلوب ابو طالب مکی وغیرہا میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور ومنقول ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے، اور بدون اس کے آگے راہ نہیں کھلتی۔اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے اور طریق بدعت کو اختیار کرکے ولی نہیں ہوسکتا۔جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفروشرک کا تو کیا پوچھنا ہے۔آج کل لوگوں نے علم وعمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کیے ہیں۔علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعویٰ آزادی۔

صاحبو! حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں۔وہ جھوٹے بلکہ محجوب ٹھہرتے ہیں۔یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے حقائق کے

ی نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص نہ جانتا ہو اس کے حکم کو کسی مرتبہ میں کیونکہ اللہ نے نہیں بنایا کسی جاہل کو ولی۔اور اسی فتوحات میں ہے کہ باوجود علم کے بیہودگی کرنا بہتر ہے۔اس عمل سے جو جہل سے ہو۔فقط اور یہ اس لئے کہ عالم اگر کوئی بیہودہ بات بھی کرتا ہے تو وہ ایسی اور بری نہیں ہوتی کہ کفروشرک تک نوبت پہنچ جائے اور چونکہ اس کی برائی سے واقف ہے۔توبہ کی امید ہے بخلاف جاہل کے کہ بسا اوقات ضروری اعمال نماز روزہ بھی درست نہیں ہوتا۔اور لاعلمی سے کفروشرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اس کی برائی سے واقف نہیں۔اس لئے توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔۱۲

قاعدے سے اس کے بہت باریک معنی ہیں۔ مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پردے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے۔ یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا۔ اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ جائے واصل ہو جائے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعویٰ آزادی تو آزادی کے معنی باب اصطلاحات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے۔

گر تو خواہی حری دول زندگی　　بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود بہر بندگی ست　　زندگی بے بندگی شرمندگی است
جز خضوع و بندگی و اضطرار　　اندرین حضرت ندارد اعتبار
ہر کہ اندر عشق یا بد زندگی　　کفر باشد پیش او جز بندگی!
ذوق باید تادھر طاعات بر　　مغز باید تا دھر دانہ شجر

اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اظہار کے قابل ہے تو اس کا حل اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت نے ایک چیز کو حرام یا کفر کہا ہے۔ حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جائے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور مگر یہ نہیں کہ جو چیز قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں ناجائز ہو یا بالعکس۔ ہاں البتہ ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور

ہوں۔ سو یوں تو شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے۔ پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع ہو گیا۔ اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی۔ کیا وجہ ہے تو سمجھنا چاہئے کہ قابل اخفاء کے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار سو امام غزالی نے اس کی کئی وجوہات فرمائی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین خلافِ شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں۔ جو عوام کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مضر ہوتے ہیں۔ دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے۔ اس میں اخفا کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اس کی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسنا کی کا احتمال ہے۔ تیسرے ثمرات مجاہدہ و مکاشفات وغیرہ اس کا اخفاء بوجہ احتمال زیادہ دعویٰ کے ہے۔ غرض کسی امر کا اخفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالفِ شرع ہے اور اگر فرضاً ایسا ہو تو وہ قابل رد وانکا کے ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ جس کو دولت وصول میسر ہوئی ہے۔ علم شریعت و اتباع سنت سے ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلافِ سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبہ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات غلط منقولہ ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی وخفی و دقیق تھی خطائے اجتہادی ہوگی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے ان کو وبعد نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اس کی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک وشبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع کوئی کام کرنا درست نہیں۔ مثل طواف قبر و سجدۂ مشائخ وغیرہ ان کا ذکر باب مسائل میں آ بھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت بھی جبھی تک ہے کہ وہ اللہ و رسول اللہ کے خلاف نہ کہے، ورنہ اس شیخ ہی کو سلام رخصت کرنا چاہئے؟[1] حضرت نوری فرماتے ہیں:

[1] قشیریہ ۱۲

ا؎ من رایته یدعی مع اللہ تعالی حالة تخرجه عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منه۔ ۲؎ شیخ سعد الدین شرح رسالہ مکیہ میں فرماتے ہیں۔ اگر بنادانی خود بجاہل یا اہل بدعت را ارادت آورد یا از دست او خرقہ بہ باطل پوشیدہ باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ارادت کند تا گمراہ نہ شود۔

فصل عورتوں اور مردوں کی مخالطت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا۔ اللھم انی اعوذبک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ ایک بار کسی امرد حسین کو نظر شہوت سے دیکھا تھا۔ اسی وقت غیب سے ایک طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسین فرماتے ہیں۔۳؎ رأیت آفات الصوفیه فی صباته الاحداث ومعاشرة الاصناد ورفق النسوان شیخ واسطی فرماتے ہیں۔۴؎ اذا ارأد اللہ هوان عید القاه انی هؤلاء ۵؎ الایتان

۱؎ جواہر غیبی ۱۲

۲؎ جس کو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پھٹکو ۱۲

۳؎ قشریہ

۴؎ دیکھا میں نے آفات صوفیہ کو امردوں کو میل جول کرتے اور ناجنسوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں۔ ۱۲

۵؎ جب اللہ کسی بندے کی ذات وخواری چاہتا ہے۔ ان گندوں اور سڑوں کی طرف اس کو ڈالتا ہے اور مائل کرتا ہے اس نے ان کی مراد امردوں سے میل جول کرتا ہے۔

ی نرمی اور مہربانی کرنے میں سب سے برا عورتوں سے نرمی اور مہربانی کرتا ہے۔ جس طرح ہو۔

والجیف یرید بہ صحبۃ الاحداث مظفر قرمیسنی فرماتے ہیں۔ احسن الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا۔[۱] مادامت الاشباح باقیہ فان الامر والنھی باق والتحلیل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس کو ذریعہ قرب الٰہی سمجھتے ہیں۔ خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب آلٰہی کا ہو تو سارے رنڈی بھڑوے کامل ولی ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے کہ بدون عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے۔ اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا رہ جاتا ہے۔ اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد، بی بی گائے، بھینس ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت اور امرد کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل پھنس ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامیؒ فرماتے ہیں۔

دلی باید کہ در صورت نمانی — وزین پل زود خود را بگذرانی

یہاں تو ہر روز نیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر

---

[۱] جب تک جسم انسانی باقی ہے اور امر و نہی باقی ہے اور تحلیل و تحریم کے ساتھ مخاطب ہے۔ ۱۲

زن نو کن اے یار در ہر بہار کہ تقویم پارینہ ناید بکار

حظوظ نفسانیہ ولذاتِ شہوانیہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے اقوال کو آڑ بنا رکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں، انصاف اور حق پرستی ہو تو سب کچھ امید ہے۔

خلق راگیرم کہ بفریبی تمام در غلط اندازی تاہر خاص وعام
کارہا با خلق آری جملہ راست باخدا تزویر وحیلہ کے رواست
کارہا اور است باید داشتن رایت اخلاص و صدق افراشتن

فصل: برزخ مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے۔

فصل: جنت ودوزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے اور اگر اس کی تفصیل بدلی جائے تو اس کی تحقیق اوپر باب مسائل میں ہو چکی ہے۔ اس سے اطمینان کرلیجئے۔

فصل: قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے۔ اس صورت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا۔ مثلاً کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہ اِلَیْکَ جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے۔ الٰہی توبہ ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی، گزری۔ [۲] خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین. ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان نے گرا رکھا تھا۔ میں اس کے کان میں دفعیہ کیلئے اذان کہنے لگا۔

---

[۱] تشریح ۱۲

[۲] ٹوٹا پایا دنیا اور آخرت میں یہی نقصان ہے کھلا ہوا ۱۲

اندر سے شیطان نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ فقط اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور افسوس کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر ولی ہونے کا دعویٰ۔

فصل: ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو کلمہ چاہتے ہیں۔ بیباک نکال دیتے ہیں۔ خواہ اس سے کفر ہو جائے یعنی حق تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جائے، یہ نہیں سمجھتے کہ۔

بے ادب را اندریں رہ بار نیست جائے او بردار شد در وار نیست
از خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود داداشت بد بلکہ آتش درہمہ آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق باشد او در لجہ حسرت غریق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست رہزن مردان شد و نامرد اوست
بدر گستاخی کسوف آفتاب شد عزاز یلے زجرات رد باب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو لگام ہی نہیں کبھی خدا کو بندہ بنا دیا۔ کہیں بندے کو خدا ٹھیرا دیا۔

رباعی

اے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی واندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جائے اس کی تو ہوا بھی نہیں لگتی۔ زبانی جمع خرچ سے کیا ہوتا ہے۔

ازساحت دل غبار کثرت رفتن   خوشتر کہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشوکہ توحید خدا   واحد دیدن بودنہ واحد گفتن

اور شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہیں کرتے سود خوارزن بازاری جوکوئی ہو سب کی دعوت نذرانہ قبول کرلیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرمادیا ہے کہ بدون اکلِ حلال انوارالٰہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں:۔

۱من غض ۲بصره عن المحارم وامسک نفسه عن الشهوات وعمر باطنه بدوام المراقبة وظاهره باتباع السنة وعود نفسه اكل الحلال لم تخطى فراسته.

فصل: ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچ کر احکام شرعی ساقط اور معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش وحواس قائم رہیں ہرگز احکامِ شرع معاف نہیں ہوسکتے۔ البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں۔ علم ۳الفناء والبقاء ۴یدور على اخلاص الوحدانية وصيحة

---

۱ جس نے جھکالی اپنی آنکھ نادیدنی چیزوں سے اور روکا اپنے نفس کو شہوات ولذات سے اور آباد کیا اپنے باطن کو دوام مراقبے سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور خوگر کیا اپنے نفس کو اکل حلال کا اس کی فراست کبھی خطا نہ کریگی ۱۲

۲ قشیریہ ۱۲

۳ علم فنا وبقا یعنی علم تصوف کا مدار وحدانیت کے اخلاص وعبودیت کے ٹھیک کرنے پر ہے اور جو اس کے سواہے وہ سب دھوکہ بازی اور بددینی ہے ۱۲

۴ قشیریہ ۱۲   ۵ بواقیہ

العبودیۃ وما کان غیر ھذا فھوا لمغالیط والزندقۃ۔ کسی نے حضرت جنیدؒ سے ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو واصل ہو گئے اب ہم کو ان ظاہری احکام کی کیا حاجت ہے۔ آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہو گئے مگر جہنم واصل ہوئے خدا رسیدہ نہیں ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرنے والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہوا اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا عذر شرعی وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں۔

فصل: ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحۃً اشارۃً دعویٰ افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ البتہ اگر اظہار نعمت کی غرض سے کوئی بات موقع کی کہی جائے اور اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں محض فضل خداوندی سمجھیں مضائقہ نہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ بعض جہلا ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی ہمیں فتور نہیں آتا، اور بعض کہتے ہیں کہ ہم کو لونڈوں رنڈیوں کے گھورنے سے ترقی ہوتی ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نسبت جس کو معصیت سے بقا یا ترقی ہو شیطانی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو مکر و استدراج کہتے ہیں۔ خدا کی پناہ ایسے شخص کے راہ پر آنے کی کوئی امید ہی نہیں، عمر بھر اسی دھوکے میں پھنسا رہتا ہے۔[۱] رشحات میں ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار فرمودند کہ مکر الٰہی دوہست یکے بہ نسبت عوام دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت عوام است ارداف نعمت ست۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔

---

[۱] جواہر غیبی ۱۲ [۲] التماس ۱۲

درکار مستقیم باش و در شرع مستدیم ہر چند استقامت شرع است و در کار است انوار انوار ست و اسرار اسرار وی آرندے مریدے نورے مید ید پیش پیر عرضداشت کہ من چنین نوری بینم پیر دانائے روزگار فرمود برو، یکشت کاہ از حق غیری بے اذن بگیر مرید ہم چنان کرد مرنور در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض داشت پیر بحق رسیدہ فرمود خاطر جمع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر بارتکاب خلاف شرع آن نور مکشوف بودے نور نبودے بلکہ ظلمت بودے حق نبودے باطل بودے۔

ہرچہ دررو واعیہ شرع نیست   وسوسہ دیو بود بے نزاع

فصل: ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے۔ یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب وغریب حدیثیں جن کا کہیں پتہ نہیں مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلاعین۔ اور مثل اس کے جن کے نہ الفاظ کا پتہ نہ معانی کا نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کئی ہزار کلماتِ تصوف کے جو شب معراج میں آپؐ لائے تھے۔ سب سے علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا۔ اس دعویٰ میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کئی ہزار کلماتِ تصوف کے معراج میں عطا ہوئے۔ مدعی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ وہاں تو اس قدر ابہام ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے سنتے

تھے؟ بھلا ایسے مقام کا راز کس کو معلوم ہو سکتا ہے۔

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان بلبل چہ گفت وگل چہ شنید وصبا چہ کرد

دوسرا جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو آپؐ نے تلقین خفیہ فرمایا، خود حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ[1] سے کسی وجہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خاص باتیں بتلائیں۔ آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوتا ہے۔[2] سو یہی فہم ثمرہ تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کانا پوسی کے ذریعے سے اب تک آرہی ہیں۔ اگر ایسے بے اصل دعویٰ کا اعتبار کیا جائے تو تمام کارخانہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں گو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفینہ ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سینہ بسینہ پہنچا ہے کہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہ کو نعوذ باللہ نا قابل ٹھیرایا اور قرآن وحدیث

---

[1] بخاری شریف ۱۲

[2] اور اسی فہم کی بدولت حقائق واسرار قرآنی آپ پر مکشوف ہوتے تھے۔

سے صحابہؓ کے خصوصاً خلیفہ اول کے فضائل دیکھو تو سب اشتباہ جاتا رہے۔ سیرا لاولیاء میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ ہمت حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند وسید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید مشائخ ایشان را مقدم ارباب مشاہد میدارند۔ (جواہر غیبی)

فصل: ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جاننا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور لن ترانی جواب سنا، حدیث شریف میں موجود ہے۔

۱ انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا۔ یعنی موت سے پہلے کبھی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ ۲ حجابہ النور لو کشفہ لاحترقت سبحات وجھہ ماانتھی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم اب قرآن و حدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آئے۔ قال اللہ تعالیٰ ۳ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ اب عارفین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ ۴ مصباح الہدایہ میں ہے رویت جہان و در جہان متعذر ست چہ باقی در فانی نہ گنجد ا ما در آخرت مومنان را موعود است و کافران را ممنوع۔

---

۱ بے تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ۔۱۲

۲ اس کا حجاب نور ہے اگر اسے اٹھائے تو اس کے انوار وانتہاء البصر تک خلقت کو جلا دیں یعنی کل خلقت کو۔۱۲

۳ اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لاویں گے۔۱۲۹

۴ جواہر غیبی۱۲

کشف [۱] الآثار میں ہے:۔ روزے در مجلس جناب ارشاد مآب قبلہ کونین غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سعید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ درضاہ مذکور شد کہ فلاں مرید آنجناب میگوید کہ من خباب حق سبحانہ وتعالیٰ بچشم سری بنیم ۔ آنحضرت اور بحضور خود خواندو پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب اوراازین قول منع فرمودند وعہد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد محق است یا باطل، فرمودند محق است لیکن امر بروے ملتبس گشتہ دوجہش آنست کہ دے بچشم سر نور جہان را دید درہمان وقت از بصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت وشعاع بصرش منور شد، حق تعالیٰ متصل شد پس آنچہ بصیرتش مشاہدہ کرد مظنون او شد کہ بصر من دیدہ است وفرق نکرو کہ این جادو روایت است۔ حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نہ آنست کہ ہویت حق سبحانہ وتعالیٰ ادراک کنند ودریابند ہرچہ خواہی نہ رویت قلبی راخواہ رویت بصیرت خواہ مکاشفہ، خواہ مشاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت عیانی کہ بحاسہ بصر تعلق دارد۔ [۲] بحرالعلوم شرح مثنوی میں فرماتے ہیں درین تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ نمودند و بہ سبب مشاہدہ فانی شدند ورویت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آنچہ اینجا بود یقین گویند کہ حجاب درمیان است وآنچہ آنجا بود عیان نامند کہ ارتفاع حجاب ازمیان ست۔ (انوار العارفین)

حیاء العلوم میں ہے۔[۳] سیریٰ بالعین والابصار فی الدار الاخرۃ

[۱] جواہر غیبی ۱۲ [۲] جواہر غیبی ۱۲

[۳] دکھلائی دے گا ان آنکھوں اور نگاہوں سے دار آخرت میں جو دار قرار ہے اور نہ دیکھا جائے گا دنیا میں ۱۲

ودار القرار ولا یری فی الدنیا مختصراً۔ در کتب سلوک میں مقام فنا میں جو مشاہدہ ہونا لکھا ہے۔ وہ رویت قلبی ہے۔ جیسا اوپر گذر چکا اور نیز مقامِ مشابہ خواب کے ہوتا ہے سوخواب میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تنبیہ: بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے۔ اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے۔ درمکتوبات چہاردہم حضرت یحییٰ منیری ست بداں کہ تجلی عبارت ازظہور ذات وصفات الوہیہ است جل جلالہ وروح رانیز تجلی باشد وبسیار روندگان درین مقام مغرور شدہ اند وپنداشتند کہ تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب تصرف نباشد ازین ورطہ خلاصی دشوار بود۔ اکنون بدان کہ فرق است میان تجلی ربانی وتجلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود ماسوی اللہ صفالت پذیرد و مشرقہ آفتاب جمال حضرت گردد وجام جہان نمائے ذات وصفات اوشود ولیکن نہ ہرکس را این سعادت مشاہدہ نماید از میان روندگان صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صاف کند بعضی صفات روحانی بردل دے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفہ حق است در تجلی آید بخلافت خود دعویٰ انا الحق کردن گیرد وگاہ بود کہ جملہ موجودات رایش تحت خلافت روح درسجود بیند ودر غلط افتد وپندارد کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث اذا تجلی اللہ لشیٔ خضع لہ کل شیٔ۔ وازین جنس غلطہا بسیار افتد کہ تجلی روحانی وسمت حدوث دارد وآن را قوت افنا نباشد۔ واز تجلے روحانی غرور پندار پدید آید ودر طلب نقصان پدید آید۔ وزتجلی حق سبحانہ وتعالیٰ این جملہ برخیز دوہستی بہ نیستی مبدل شود۔ درطلب بیفزاید وتشنگی زیادہ گردد۔" اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں۔

دیگران رواحدۂ فردا بود | لیک ما را نقد ہم اینجا بود

اس کے معنی شیخ عبدالقدوس فرماتے ہیں۔ معنی او آنست آنچہ آنجا وعدہ بردیت بود این جا بچشم یقین مشاہدہ این منقو در امحققان مشاہدہ خوانند محض رویت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے۔ اس سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الی الذات میں اس قدر استغراق ہو جائے کہ غیر ذات کی طرف اصلاً التفات باقی نہ رہے۔ حتی کہ صفات بھی اس وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی غیبت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے۔ سو اس کو رویت سے کوئی علاقہ نہیں۔ علم الکتب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے۔ علاوہ اس کے خود لغوی معنی کے اعتبار سے بھی تجلی ورویت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں ظہور کے سو یہ صفت حق تعالیٰ کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عبد کی ہے۔ تجلی کے اثبات سے رویت کا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہوا کہ ذات کی طرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عبد کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے۔ بقولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ اور رویت کی نفی فرمائی ہے۔ بقولہ تعالیٰ لَنْ تَرَانِیْ ۔ غرض قرآن وحدیث وکلام اہل حق سے واضح ہے کہ روایت ذات حق تعالیٰ کی آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا

میں ممتنع ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا کلمہ کہا ہے اور امتناع کو معتزلہ کا مذہب قرار دیا ہے۔ اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے، بوجہ ورود نصوص عدم الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ تخیل عقلی ممکن نہیں ہوسکتا۔ چہ جائے وقوع۔ فقط

فصل: ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری خدا سمجھنا یا اعتقاد صریح کفر ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا تغیر، تبدل، حدوث، احتیاج، تقلید، حلول واتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری حواس سے محسوس ہے۔ وہاں تو اس قدر تنزیہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آئے اللہ تعالیٰ اس سے بھی منزہ ہے۔ عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں۔ کل ماتو همه قلبک اوسنح فی بحاری اوخطر فی معارضات قلبک من حسن اوبهاء اوانس اوجمال او ضیاء اوشبح اونورا وشخص اوخیال فالله تعالی بعید من ذلک الا تسمع الی قوله تعالی لیس کمثله شیٔ وهو السمیع البصیر ۱۲۔

پانچواں باب موانع طریق میں

یوں تو جتنے معاصی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں۔ سب اس کے راہ کے رہزن ہیں۔ مگر چند ضروری چیزوں کو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل: ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔ افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھا گیا ہے۔[ی] قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقے من القران الا رسمہ رواہ بیہقی فی شعب الایمان. جو حقیقت تصوف کی تھی کہ فنا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے مقید ہو گئے۔ ابو العباس دینوریؒ نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے، تو ہمارے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبلھا وغیروا معانیھا باسامی احدثوھا سموا الطمع زیادۃ وسوء

ل قشیریہ۱۲

ی عنقریب آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام ہی نام اور نہ باقی رہے گا۔ قرآن سے مگر خطوط و نقوش ۱۲

ی توڑ دیا لوگوں نے ارکان تصوف کو اور تباہ کر دیا اس کے طریقوں کو اور بدل دیا اس کے معنوں کو ایسے ناموں سے جو خود گڑھے، طمع کا بہتاتیت نام رکھا اور بے ادبی کا اخلاص اور دین حق سے نکل جانے کا شطح اور بری چیزوں سے لذت لینے کا، خوش طبعی اور خواہش کی پیروی کا، امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کا، وصل اور بدخلقی کا رعب اور بخل کا قوت اور سوال کا عمل اور بدزبانی اور بکواس گوئی کا ملامت اور نہیں ہے قوم کا یہ طریقہ۱۲

الادب، اخلاصاً والخروج عن الحق شطحاً والتلذذبالمذموم طیبة واتباع الھوے ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصلا وسو الخلق مولة والنجل جلادة والسوال عملاً وبذاءة اللسان ملامة وما کان ھذا طریق القوم۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں۔ نسبت صوفیہ غنیمتے ست کبری ورسوم ایشان ہیچ نمی ارزد۔

فصل: ایک مانع یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کر لی۔ اب اسی کو بناہتا رہا۔ جب وہ خود واصل نہیں تو اس کو کیسے واصل کرے گا۔ حضرت بندارؒ کا قول ہے:۔ ۱؎ صحبة اھل البدعة تورث الاعراض عن الحق ۔۲؎ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔ اے درویش محک معیار این کار کتاب وسنت است وسیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت مجرد ومقام متبرک فلاں فرزند درویش است درجائے آباواجداو خودنشستہ وچیزے کہ از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد وباطل یعنی اگر قول وفعل شیخ مخالف کتاب وسنت واجماع بود ہیچ بناشد آن شیخ لائق شیخی ومقتدائی بنود ہر کہ بدو اقتدا کند بمقصود نہ رسد۔ بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے۔ شیخ سعد الدین فرماتے ہیں۔ اگر از نادانی خود بجاہل یا اہل بدعت ارادت آورد وتجدید ارادت کند واز دست او خرپوشد تا گمراہ نشود۔ اور یہ مشہور ہے۔ شیخ من خس ست اعتقاد من بس است سو اول تو ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے۔ دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ ونادر ایسا بھی ہوگیا ہے جو اس

۱؎ قشیریہ ۱۲

۲؎ بدعتیوں کی صحبت اللہ سے منہ موڑ لینے کی آفت ہے۔

فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ شیخ کامل کی صحبت وتعلیم ہے۔ وبس۔ اور شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہو ظاہر و باطن کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر بہت بڑے درجہ کا کامل نہ ہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھے کہ اگرچہ ان سے بڑھ کر اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہے اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچا دے گا۔

فصل: ایک خرابی مانع عورتوں، لڑکوں کو دیکھنا یا اُن کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا۔ ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالیٰ اس صورت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ بھگتو گے، وہ کہتے ہیں کہ بیس برس بعد میں قرآن بھول گیا۔ اسی طرح عورتوں سے ملنا جلنا خدائے تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الاغلاط میں بتفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل: ایک مانع زبان درازی اور دعویٰ کمالات ودعویٰ توحید اور گستاخی وبے ادبی شریعت کے ساتھ یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل: ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جائے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا۔

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون

---

۱ قشیریہ ۱۲

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال سے اتنا اختیار کرو کہ اکتا نہ جاؤ۔ کیونکہ اللہ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔

فان اللہ لا یمل حتی تملوا رواہ الشیخان.

فصل: ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا وعجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہدہ کرتے ہوگئے۔ اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بد اعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہئے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعۃً حاصل ہوتی ہے دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا پہلے جاہل تھا۔ کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ غرض عجلت وتقاضا گویا اپنے باری پر فرمائش ہے۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل. ترمذی. اگر کسی وقت دل گھبرایا کرے۔ ان اشعار سے تسلی کرلیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع ... عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن
سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب ... لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن
ماہہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش ... صوفیئے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن
ہفتہ ہا باید کہ تا یک پنبہ از آب وگل ... شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار ... تا کہ در جوف صدف باراں شود در عدن

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ جب تک جلدی نہ کرے۔

فصل: ایک مانع یہ کہ شیخ سے محبت وعقیدت میں فتور ڈالنا یا اس سے بڑھ کر یہ کہ شیخ کا آزردہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔

[۱] من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب۔

---

[۱] جو میرے ولی سے عداوت کرے میں اس کو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں ۱۲۔

﴿چھٹا باب وصایا جامعہ میں﴾

اس میں چند فصلیں ہیں۔

فصل: امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقائد موافق اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ خالص کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے، مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے۔ نہ اس پر کوئی اعتراض کرے، اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے، اگر کچھ قصور شیخ کا ہوجائے فوراً معذرت کرے اور اقرار خطا کا کرے تاویل نہ کرے۔ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت جلسے نہیں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیر بھائیوں پر حسد نہ کرے، لڑکوں، عورتوں کی صحبت سے بچے، بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے۔ جب تک صاحب نسبت نہ ہوجائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے۔ مجاہدہ وعبادت میں سستی نہ کرے۔ تنہائی میں رہے، اور اگر مجمع میں رہنے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیاداروں کی صحبت سے پرہیز رکھے۔

فصل: شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت ومصلحت دینی اغنیاء سے صحبت نہ رکھے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علماء زاہدان خشک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں کہ جو لوگ کلام ومعقول میں

انہماک رکھتے ہیں۔ ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم وصوفی ہو، دُنیا کا تارک، ذاکر اللہ واتباع سنت کا عاشق، اور مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے کہ حنفیوں کا مذہب سب سے اچھا ہے۔ یا شافعیہ کا سب سے بڑھ کر ہے۔ اپنے مذہب پر عمل کرتا رہے۔ نہ صوفیوں کے طریق میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے۔ دوسرا کہے کہ نقشبندیوں میں اتباع سنت زیادہ ہے اور اسی قسم کے خرافات سے بچے۔ وہ لوگ مغلوب الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلافِ سنت ہے۔ ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے۔

فصل: اس میں حضرت سیدنا ومرشدنا الشیخ الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ اس کو آخر میں اسی واسطے لکھا کہ خاتمہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تھا کہ اس کو سب سے مقدم کرتا۔

وللناس فیما یعشقون مذاہب

طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری وعقائد واہل سنت وجماعت کے حاصل کرے۔ پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے۔ [1] حرص، ال، غضب، جھوٹ،

---

[1] خواہ صحبت علماء سے، خواہ کتابوں سے اور اگر زیادہ استعداد ہو تو کتب ذیل کو اکثر اوقات مطالعہ میں رکھے۔ موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید از شاہ عبدالقادر صاحب تحفۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار وہ شرح وقایہ، اردو، مالا بدمنہ، پند نامہ شیخ فرید الدین عطار، اکسیر ہدایت ترجمہ اردو، کیمیائے سعادت، گلزار ابراہیم، جہاد اکبر، تحفۃ العشاق، غذائے روح، ارشاد مرشد، اور ان کتابوں کو سفر میں ہمراہ رکھے۔ ۱۲

غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر وشکر، قناعت، علم، الیقین، تفویض توکل، رضا، تسلیم اور شرع کا پابند رہے۔ اور اگر گناہ ہو جائے جلدی کر کے نیک عمل سے تدارک کرے۔ نماز باجماعت وقت پر پڑھے۔ کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ لذت ذکر پر شکر بجالائے۔ کشف وکرامات کا طالب نہ ہو اپنا حال یا نکتہ تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا و مافیہا کو دل سے ترک کر دے، خلاف شرع فقراء کی صحبت سے بچے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت تعلق کے ساتھ ملے، اپنے کو سب سے کمتر جانے، کسی پر اعتراض نہ کرے۔ بات نرمی سے کرے، سکوت وخلوت کو محبوب رکھے، اوقات منضبط رکھے۔ تشویش کو دل میں نہ آنے دے۔ جو کچھ پیش آئے حق کی طرف سے سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا رہے، نیت خالص رکھے، خورونوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔ کسب حلال افضل ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید وخوف کرے۔ حق تعالیٰ کی طلب میں بے چین رہے۔ نعمت پر شکر بجالاوے فقر وفاقہ سے تنگدل نہ ہو اپنے متعلقین سے نرمی برتنے ان کی خطاء قصور سے درگذر کرے۔ ان کا عذر قبول کرے، کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے۔ کسی سے تکرار نہ کرے۔ مہمان نواز ومسافر پرور رہے۔ غربا، مساکین علماء، وصلحا کی صحبت اختیار کرے، قناعت وایثار کی عبادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم ہنسے، زیادہ روئے، عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے۔ موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرلیا کرے، نیکی پر شکر بدی پر توبہ کرے۔ صدق، مقال، اکل حلال

اپنا شعار بنائے، غیر مشروع مجلس میں نہ جائے۔ رسوم جہل سے بچے، شرگین، کم گو، کم رنج، اصلاح جو، نیکوکار، نیکو رفتار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مغرور نہ ہو، اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصال ثواب کرے، مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کامل طور پر بجالاوے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرے۔

الحمد للہ کہ ۲۷ صفر روز پنجشنبہ ۱۳۱۵ء وقت چاشت مقام کانپور مدرسہ جامع العلوم میں رسالہ ''تعلیم الدین'' اختتام کو پہنچا۔ یا الٰہی! اس کو قبول فرما کر اپنے بندوں کو نفع بخش۔

نہ بہ نقش بستہ مشوشم نہ بحرف ساختہ مرخوشم
نفسے بیاد تو میکشم چہ عبارت وچہ معانیم

اللّٰھم اتمم لنا بالخیر والسعادۃ

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر چند ان کی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیچ ہے۔ بقول مولانا

این ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیچ بے عنایات خدا ہیچیم ہیچ
بے عنایات حق وخاصان حق گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ وکعبہ کی ارشاد فرمودہ ایک مناجات جس میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر وسعادت طلب کی ہے آخر میں لگادی جائے تاکہ اس کو شوق سے جناب الٰہی میں عرض کیا کریں۔ اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا فائدہ خاص حضرت صاحب کے متوسلین کے لئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہوجائے گا۔ وھو ہذا۔

شجرہ پیران چشت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے اور درود و نعت ختم الانبیاء کیواسطے
اور سب اصحاب و آل مصطفےٰ کیواسطے

دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کیواسطے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیاء کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا کر منور نور عرفان الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید اپنی تیغ عشق سے کرے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبدالرحیم اہل غزا کیواسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگار میں بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں تعالیٰ
شیخ عبدالباری شر بے ریا کے واسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کرائے کریم کر ہدایت مجھکو تو راہ صراط مستقیم
شاہ عبدالہادی پیر ہدا کیواسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے اپنے کوچے کی عطا کر ذات و خواری مجھے
شاہ عزیز الدین عزیز دو سرا کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن ہو محمدؐ ہی محمدؐ ورد میرا رات دن
شہ محمد اور محمدی اتقیا کیواسطے

حب حق طب الٰہی حب مولا حب لب الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ با سخا کیواسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید پر توقع ہے کرے مجھے شقی کو تو سعید
بو سعید اسعد اجل ورا کیواسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام لطف سے اپنے مرے کر ملک و دین کا انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

حب دنیاوی سے کر کے پاک مجھکو اے حبیب اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میری نصیب
عبد قدوس شہ قدس و صفا کیواسطے

کر معطر روح کو بوئے محمد سے مرے اور منور چشم و روئے محمد سے مری
اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے اور دکھا نور حقیقت خوائے احمد سے مجھے
شیخ عارف صاحب لطف و عطا کیواسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے کر تجلی حقیقت قلب پہ یا حق مرے
احمد عبد الحق شہ ملک و بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دلمیں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الاولیاء کیواسطے

ہے مکدر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دین کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحٰی کیواسطے

اے مرے اللہ! رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار
شیخ علاؤ الدین صابر با رضا کیواسطے

دے ملاحت مجھکو رب نمکینیٔ ایمان سے اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی راہ میں ہوئے جوں اولیاء اکثر شہید خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتول ولا کیواسطے

ہے ترے ہی نفس و شیطان درپے ایمان و دین جلد ہو آ کر مرا یارب مددگار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یاالٰہی! بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام جس سے جائے پردہ شرم و حیا و ننگ و نام
خواجہ عثمان با شرم و حیا کیواسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار زندہ کر ذکر شریعت حق سے اے پروردگار
شہ شریف زندنی با تقیا کیواسطے

آتش شوق اسقدر دلمیں مرے بھر اے ودود ہر بن موئے مرے نکلے تری الفت کا دود
خواجہ مودود چشتی پارسا کیواسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال بخش عشق و معرفت کا مجھکو یارب ملک و مال
شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے

مست اور بےخود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے محترم کو خواری کوئے محمدؐ سے مجھے
بو محمد محترم شاہ ولا کیواسطے

صدقے احمد کے یہی امید تیری ذات سے کہ بدل کر دے عصیاں کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باصفا کیواسطے

حد سے گزرا رنج و فرقت اب تو اے پروردگار — کر مری شام خزان کو وصل سے روز بہار

شیخ ابواسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر — اپنے درد و غم سے یارب دلکو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہردم ایک میں اندھا ہوں پر — بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آئے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں مطلب مجھے — چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے — بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق با گرز گراں — تو پہنچ فریاد کو میری کہیں سے استعان

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور — دلمیں اور آنکھوں میں بھردے سربسر وحدت کا نور

خواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کیواسطے

کر عنایت مجھکو توفیق حسن اے ذوالمنن — تا کہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیاء کیواسطے

دور کردے حجاب جہل و غفلت میرے رب — کھولدے دلمیں در علم حقیقت میرے رب

ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل وگلزار سے　　کر مشرف مجھکو دیدار پر انوار سے
سرورِ عالم محمد مصطفےٰ کیواسطے!

آپڑا ہوں در پہ ترے میں ہر طرف سے ہو کر ملول　　کر توں ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یاالٰہی اپنی ذات کبریا کیواسطے!

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں　　کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل وخوار و مسکین وگدا کیواسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے　　کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے　　کر ذرا اس ہوش سے بیہوش ومستانہ مجھے
یارب اپنے عاشقان باوفا کیواسطے

کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہوں میں تباہ　　دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ
یارب اپنے رحم واحسان وعطا کیواسطے

چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم!　　چار سو ہے فوج غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کیواسطے

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں　　پر ترے در کو تیا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے　　اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسطے
ہے عصائے آہ مجھ بیدست وپا کیواسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب　　نے عبادت نے زہد نے خواہش علم وادب

درد دل پر چاہیے مجھ کو خدا کیواسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار   کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار!
بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا کیواسطے

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی   پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا ہوں لے تجھ پر فدا کیواسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے   پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کیواسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا   کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کیواسطے

جس[1] نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا   جس نے یہ شجرہ لکھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا
بخش دیجئے سب کو ان اہل صفا کیواسطے

---

[1] یہ مثلث مؤلف نے بڑھا دیا ہے۔ ۱۲

مختصر حالات مشائخ شجره مذکور از انوار العارفین وغیره

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	ذوات	مزار	مختصر حالات
۱	حضرت علیؓ	ابن ابی طالب	مکه معظمه	۲۱ رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف	از صبیان اول اسلام آوردند و فضائل بیشمار دارند بعد خلافت چهار ماه بمدینه قائم مانده راهی عراق شدند و بیخ ازان جا بستند در جواهر [illegible] بخرقه و مدت خلافتش چهار سال و نه ماه بود۔
۲	امام حسن بصریؒ	مولی زید بن ثابت انصاری	مدینه منوره	یکم رجب ۱۱۰ھ	بصره	قدم الی البصرة بعد ما بلغ اربع عشرة سنة بعد قتل عثمان رض و می ابو دے و مادر وے در خانه ام سلمه قال ابو ذر عه زاد حسن بصری ہنگام بیعت نمودا ز علی رض به عمر چهارده سالگی و دید علی رض را در مدینه بعد ازان رفت ۔ حسن بصری از جانب کوفه و بصره ملاقات نکرد ۔ حسن بصری از حضرت علی بعد ازان قال الشیخ العلامة السیوطیؒ فی رسالة اتحاق الحق تحفت ابن حجر وا تبع شد در مسند ابی یعلی ما بریرة رض که خبر داد ما عقبة بن ابی صهبا ابو بلال قال سمعت الحسن رض یقول سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل امتی مثل المطر الخ قال محمد بن الحسن شیخ شیرخنا هذا نص صریح فی سماع الحسن رض من علی رض در حالیه ثقات۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳	خواجه عبدالواحد بن زید	•	•	۲۷ صفر ۱۷۷ھ	بصره	شاگرد امام حسین رض تا چهل سال نماز فجر بوضوی عشا گزارد. وقتی با تصدعای یاران دعا کرد دینارها باریدن گرفت حلوه خریده خوردند و خود هیچ نخورد. و کرامات وی بسیار است. وفاتش در بصره واقع شد
۴	فضیل بن عیاض	•	•	محرم ۱۸۷ھ در مکه	مکه معظمه	کنیت او علی و ابوالفیض است. باصل از کوفه یا خراسان یا بخارا است. در اول سردار قزاقان بود لیکن نماز جماعت و تطوع صوم و صلوٰة را از دست نداده و مروتی و همتی در طبع او بود. روزی دکاروانی این آیت شنیده الم یان للذین آمنوا الخ گفت آن وجان [illegible] دراب و چندی در کوفه با ابوحنیفه رح صحبت داشت. مقری سورة القارعة شنیده بخود جان داد.
۵	ابراهیم بن ادهم بلخی رح	•	•	[illegible]	[illegible]	کنیت ابواسحاق است. اول امیر بلخ بود. در شکارگاه آوازها از غیب از آهو و از خانه این شنیده یقین حاصل نشد جمله ملکوت نظاره او آمد. علم از امام اعظم ابوحنیفه رح آموخت. سالها در بیابان ماند. روزی از غیب می رسید. ده سال در غار نیشاپور مجاهده میکرد و از هیزم بسر کرده. در چهارده سال تا مکه قطع کرد. همواره در تشریع نماز مشغول بود. از امام باقر رض نیز خلافت یافته صاحب خوارق بسیار است. وفاتش در خلافت ابوعبدالله [illegible] خلیفه سوم از بنی عباس.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۶	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	صاحب خوارق و تصانیفات در علوم سلوک بعد سه یا پنج و شش روز بر سر قرآن تفاؤل نمودے عالم ابکا در ایام صحبت ساکن حافظ هفت قرأت شده و [illegible] ساکن عالم علم لدنی گشت و شریعت و حقیقت و طریقت و معرفت مرتب ساخت و ذکر جلی جمعه از آواز هاتف بشارت [illegible] و برگزیدگی [illegible] در بهشت [illegible] یافت و [illegible] ملقب [illegible] الدین است
۷	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	و بسیار ریاضت و کرامات [illegible] بوده و ملقب به امین الدین گشته بعد مجاهده سی سال [illegible] از عالم بالا [illegible] مرقعی [illegible] و هر هفته بمقام [illegible] رسید و بعد یک [illegible] آن خرقه پوشید و هرکس که منظور نظر آنحضرت شد از فرش تا تحت الثری [illegible] ساعت بد و منکشف گردید و بسیار زیستی که گمان [illegible] و فتوح اهل دل قبول نه کردے
۸	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	نقشبند کریم الدین منعم بود [illegible] بغداد [illegible] فقر اختیار کرد و بکعبه متوجه شد اهل و عیال را بخدا سپرد [illegible] طعام میر سید و [illegible] صاحب مراتب [illegible] مادرزاد صائم الدهر [illegible] بود در روز شیر مادر نخوردے باشاره حضرت علیه السلام [illegible] رسید و مجلس لا اله الا الله در خلوت [illegible] رفع حجاب شد و فاتحش در عهد مقتدر بالله بوده و از طبقه ثانیه است

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۹	ابواسحٰق شامی چشتی رح	.	.	۱۴ ربیع الآخر ۳۲۹ھ	در عکا از بلاد شام	از شام بہ بغداد رسیدہ مرید شد و پیرش او را چشتی نامید کہ خلائق چشت از تو ہدایت یابند و سلسلۂ تا قیامت چشتی خوانند و بعد از توجیہت بچشت فرستاد لقب وے شریف الدین است. در ہفت سال موافق تعلیم شیخ بخلوت بذکر لا الٰہ الا اللہ مشغول بود. بعد ہفت روز افطار کردے ہمراہ آواز ہاتف خرقہ پوشاند چون ارادہ سفر کردے بایک صد و دو صد مردم چشم بستہ در آن منزل بطرفۃ العین رسیدے از طبقۂ ثالثہ بود.
۱۰	ابواحمد چشتی رح	سید حسنی	چشت	۳۵۵ھ	چشت	لقب قدوۃ الدین پسر سلطان فرسنافہ است از شرفائے چشت و پیر آن قطب ابدال بود و گویند تمام ربع مسکون تصرف داشت شیخ ابواسحٰق پیش از ولادتش بشارت داد و برائے حفظ او وصیت کردہ بود و در سن ہفت سالگی برائے شکار ہمراہ پدر رفت در کوہے شیخ ابواسحٰق را دید شیفتہ پوشیدہ و پدرش بر دست او توبہ کرد در غلبۂ حال بر ہر کہ نظر کردے صاحب کرامت شدے و ہر کافر مسلمان شدی و ہر مریض صحت یافتے و در آن حال نورے از جبین وے تا آسمان رفتی و مردم شہر را منور نمودی و در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم کردے بعد چہل روز احتیاج بول و غائط شدے تاریخ وصالش قطب الاولیاء یقین بود.
۱۱	ابو محمد چشتی رح	حسنی	.	غرہ ربیع الاول ۴۱۱ھ	.	پسر ابو احمد لقب وے ناصح الدین است اکثر در تحیر بودے و از نہایت مجاہدہ نماز معکوس گزاردی و در چاہ خانہ خود آویختہ شدے و در سن ہفتاد سالگی حسب اشارہ غیبی ہمراہ محمود غزنوی در سومنات رفتہ جہاد نمود با وجودے از حمل چہار دہ صورت شنیدے در شکم نبوی مو نہادہ شد در ہفت تولد ہفت بار کلمہ گفت و در ایام رضاعت چہار یک آسمان کردہ بے عدد کلام خواندی و از زمانش ہا ہر کہ در چشت آمدے مسلمان شدی و تاریخ وصالش ابرار برحق.

تعداد	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۲	خواجہ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد سمعان چشتی	.	.	سوم جمادی الاول ۴۵۹ھ [illegible]	چشت	خواہرزاده و مرید خواجہ محمد چشتی بہت خواجہ محمد تا شصت و چہار سال متاہل نبود و خواہرے داشت کہ چہل سال رسیده بود بہت خدمت برادر میل نکاح داشت حسب بشارت پدر خود خواہر را بامرشے محمد سمعان نام کہ عالم و صالح بود عقد کرده از و ابو یوسف متولد شده و خواجہ محمد خود ہم متاہل شد اما و سے را پسرے بزرگ نرسیده بود خواہرزاده بمنزلہ فرزند میداشت بعد پنجاه سالگی میل انقطاع شد باشارت ہاتف غیبی چار خانہ در زمین کنده دوازده سال بسر برد سکر و حیرت چندان غالب بود کہ در علم نا بشد می شبے در عبادت کاہل شد تا بست سال آب نخورد و صاحب خوارق است تاریخ وفاتش عارف کامل بوده
۱۳	خواجہ قطب الدین مودود بن ابو یوسف چشتی	حسنی	.	یکم رجب ۵۲۷ھ [illegible]	چشت	خرقہ از دست پدر خود ابو یوسف پوشیده بس ہفت سالگی قرآن برو جاه حفظ کرده در سن بست و شش سالگی پدرش او را بجائے خود نشانده وفات یافت و وقت تربیت شیخ الاسلام احمد نامقی الجامی ہم نیز یافتہ بود تا وقتیکہ از جام بہرات و از انجا بچشت آمده بودند بعد از انکہ با با و سے در میان رفت و با مرشے علم ظاہری تحصیل نمود با فقرا و مساکین صحبت داشتے و جامہ نو پوشیدے از بیت المقدس تا نواحے چشت ده ہزار خلیفہ داشت و مریدانش را حصے نیست و از نہایت تواضع ہمہ را اسلام گفتے و قیام نمودے و خود را کہ از ہمہ کمتر دیدے و وقت وفاتش مرشے پارهٔ حریر بود داد او را بچشم نہاده جان داد و مردمان غیب نماز جنازه گزاردند و جنازهٔ خود بر ہوائے رفت ہزاران کافر مسلمان شدند۔
۱۴						چہل سال از مخلوق تنہائی گرفت و خواب اشاره کرده برگ درختان و میوه جنگلی خورد و ہر کس کہ پس خورده او خوردے

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۴	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	مجذوب گشتے دائم در گریہ بودے و تعزا زشے و بیہوش گشتے چون از پیر خود اسم اعظم شنید علوم لدنی بر دل او کشادہ گردید و چون خرقہ خلافت پوشید از غیب آواز داد کہ پوشیدن خرقہ مبارک باشد ترا مقبول حضرت خود کردیم ہر کہ با تو محبت دارد او را نیز مقبول گردانیم۔
۱۵	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	در علوم صوری و معنوی از قرآن خود فائق بود ابو المنصور کنیت داشت صحبت قطب الدین مودود ہم یافتہ اکثر در خدمت بودے خواجہ معین الدین را در یک شب و روز بجوار سانیدہ باز بجا رفتند۔ و زیر میزاب آواز آمد کہ معین ترا قبول کردیم ده سال نفس را طعام نداد بعد ہفتہ پری دہن آب نوشیدے بارے در مقام ... رسید فخر الدین خادم پارۂ آتش خواست نگذاشتند خواجہ را غیرت گذشت مغان را نماز کرد۔ و خواجہ پسر سردار را در کنار گرفتہ در آتش شد چہار ساعت آنجا بود و این روایت حضرت ابراہیم علیہ السلام است سردار ایمان آورد عبد اللہ نام نہاد درویش شد پسر را ابراہیم نام نہاد و پیران ولایت ہند بخواجہ سپردہ خود بکعبہ رفت و معاصر غوث الاعظم است۔
۱۶						علم بسیار داشت تصانیف کرد در شہر خراسان بسیار است مدت ہفتاد سال در شب خواب کردے بیاد واج از دست پدر ... در پانزدہ سالگی در آنگور ... یافت روزی ابراہیم قندوزی مجذوب در باغ خواجہ گذر کرد خواجہ پیش او فواکہ ... بود ابراہیم پارہ ... کنجار ... خود خوردہ خواجہ را داد بمجرد خوردن نورے در دل او گذشت۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۳	خواجه معین الدین چشتی	حسینی	سنجر	۶ رجب ۶۳۳ھ [illegible]	اجمیر شریف	همه فروخته بود بدرویشان داد و خود به [illegible] بازگشت مدتی در سمرقند و بخارا ماند و قرآن و علوم ظاهری تحصیل کرده به عراق رفت در قصبه هارون خواجه عثمان را یافت و خرقه خلافت یافته متوجه به بغداد شد و در قصبه سنجان شیخ نجم الدین کبری را یافت و در قصبه جیل آمده شیخ عبدالقادر را یافت در پنجاه سالگی از بغداد [illegible] گشته به مدینه رفت و حسب فرموده [illegible] به هندوستان [illegible] در عهد پتهورا [illegible] برای کشتن او نوشته بود کاری برنیامد در اجمیر زیر درختی که محل [illegible] شتران راجه بود [illegible] شد بعد احتیاج شتران درمانده شدند باز آنان را چه ساگر تالاب گاو ذبح کرد کافران [illegible] خوردند و پیش دیو خود فریاد بردند باشاره [illegible] سحر کردن [illegible] نشد آن دیو مسلمان شده شادی [illegible] نهاده شد راجه [illegible] جوگی نیپال [illegible] شاد سحرها نموده عاجز شده مسلمان شد.
۱۴	خواجه قطب الدین بختیار کاکی اوشی	حسینی	اوش	۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ [illegible]	دهلی	نهایت استغراق داشت و در لقب کاکی اقوال بسیار است مختص آنکه از برکت او کاکها از عالم غیب پیدا شدی و وقت ولادت [illegible] خانه را نور گرفته آواز [illegible] قاضی حمید الدین ناگوری چشم پوشیده [illegible] رسیده تحفه گرفته پرسید که قطب الدین چه نویسم فرمود بنویس سبحان الذی اسری بعبده [illegible] قاضی متعجب شده دریافت گفت که او را پانزده پاره میخواند یاد گرفتم پس در چهار روز قرآن ختم کنانید و حواله خواجه بزرگ کرد بحضور شهاب الدین سهروردی [illegible] بشرف ملازمت خواجه مشرف شد دلیل العارفین از دست خواجه [illegible] این بیت احمد جام کشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جان دیگر است در گرفت شبانه روز در حیرت بود شب چهارم رحلت کرد.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۸	شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی	فاروقی از نسل فرخ شاه کابلی	.	پنجم محرم ۶۶۴ھ	پاک پتن شریف	از خواجه بزرگ نیز نعمت یافته خود با اهل و عیال چو رشید از شهری بشهری میگشت عافیت در اجودهن که مردم وی بر فقر و درویشان بودند سکونت کرد زیر درختی با بیوه گنجان و شبیر در مسجد جیبه مشغول بحق بوده در ابتدای مجاهده بعد هفت روزه سنگریزه چند در دهان انداخت شکر شد گنج شکر لقب داده شد بقول بعضی از سوداگری شکر طلبید و گفت نمک است فرمود نمک باشد بعین نمک شد سوداگر عذر کرد باز شکر شد باز در مسجد جامع اچ چله معکوس کشید فوائد اساکین از دست شب وفات سکرات نماز عشا میگزارد بیهوش می شد حرازان فرموده یا حی یا قیوم جان بحق تسلیم کرد در زمان تحصیل علم بعمر هیژده سال در ملتان پیش مولانا منهاج الدین بزیارت خواجه قطب مشرف شده بود و بامرش تکمیل کرده بدهلی رفت.
۱۹	مخدوم علاء الدین علی احمد صابر	حسینی	.	۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ عهد جلال الدین خلجی	کلیر شریف	محبوب ترین خلفای خواهرزاده شیخ گنج شکر بود تا دوازده سال لنگر بقرار حسب امر شیخ تقسیم نمود خود صائم بود چون در بانشد گفت مرا اجازت نبود صدر لقب یافت در قصه اجازت نامه با جمال هانسوی بی مزگی واقع شده از بین جماعت کرد در ملفوظات گنج شکر که باتفاق شیخ جمال جمع گشته ذکر مخدوم صابر کم واقع شده در نزهت کمال دولایت وی وجود مرد لیاقت خلفای سلسله اش کافی است و با جازت پیر خود در کلیر رسیده رحبت گشته حق وران بود و عاکرد بسیار وزیر مسجد هلاک شدند بعد آن بوی بی حد تا بار روز اش کسی را رسیدن محال بود چون عبدالقدوس رحمه در سیمد برق جلال بخواست ایشان ناپدید گشت.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۰	شرف الدین قلندر	عراقی	.	[illegible] رمضان ۷۲۴ھ	پانی پت	بقول صاحب سیر الاقطاب از حضرت گنج شکر نیز خلافت داشت مدتے در دیار ترکستان کسب علم نمود باز بتلاش پیر با دوازده [illegible] آمد [illegible] که دل بیکی نرشد بهندوستان آمد و بعد مدت بسیار در کلیر رسید و بشرف بیعت مشرف شد و بعد تکمیل اجازت نامه [illegible] فرموده وصیت نمود که بعد وفات من زیاده از سه روز درین جا نمانی ولایت پانی پت تراست و شرف الدین بوعلی تا اندر بعد رسیدنت ازین عالم نقل خواهد نمود روزے قلندر صاحب بشکل شیر آمد زبانی خادم فرمود که شیر ما [illegible] بایدبانا بگو رفت و از انجا بوده کرده من مضافات کرنال رفت.
۲۱	جلال الدین	عثمانی	پانی پت	[illegible] ربیع الاول ۷۶۵ھ	پانی پت	از غایت جوع نفس اماره بصورت موش مجسم شده از دهانش برآمده در کشف و کرامات و تربیت نمودن دست قوی داشت نام او خواجه محمود بود ولی مادرزاد بود اکثر در طفل سر بصحرا نهادے آخر چنان استغراق در ذات مطلق بود که از غیر خبر نداشت [illegible] مریدان خبردار ساختندے کتاب زاد الابرار از دست شرف الدین قلندر را بسیار دوست میداشت و بنا بر آنکه از جد [illegible] پیر قلندر را ابتدائے حال روزے بلباس فاخره از پیش شمس الدین ترک سواره گذشت از نظرے از اسپ فرود آمده بشرف بیعت شد بابے از وظائف کرده [illegible] تمام عمر آب داد و بارے از تلف کردن وے تمام دیوار بجرو طلا گشت.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۲	شیخ احمد عبدالحق ردولوی	فاروقی	ردولی	۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ	ردولی	از طفلی پابند تهجد بود چون مادر از شفقت منع کرد وطن را گذاشت بخدمت برادر خود تقی الدین در دهلی آمد چون در موافقت نشد در بیابان آمد باز در اوده ... بعد به کسی اطمینان نشد مدتی در ... آخر در پانی پت رسید بدولت دست مشرف شد ... که نسبت ارادت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دهلوی رح دارد ... از ولایت بلخ در زمانه علاء الدین خلجی بهندوستان رسید و کمالات شیخ از کتاب انوار العیون تصنیف شیخ عبدالقدوس گنگوهی ... روزی ... شیخ خود اعتراض کرده ... بازداده بود باز باشارت غیبی رجوع نمود.
۲۳	شیخ احمد عارف	فاروقی	•	[illegible]	•	شیخ عبدالحق را ... شد ... جان ... شکایت کرد بعد از چند سال شیخ عارف متولد شد ... کسی ... مشرب ... بدختر شیخ نورالدین ... نکاح ... پیوست ... یک پسر محمد نام ... شیخ عارف بعد از پدر خود تا پنجاه سال حق سجاده ادا کرده در پرده شد.
۲۴	شیخ محمد	فاروقی	•	[illegible]	•	بشاهده مطلق استغراق داشت شیخ عبدالقدوس باشاره شیخ عبدالحق مرید ... شد ... شیخ عبدالقدوس ... وفات ... شیخ عبدالقدوس ... پسر خود شیخ ... از شاه آباد ... فضائل ... پدر خود یافته بود شیخ عبدالقدوس ... تربیت ... کرده ... شیخ عبدالقدوس ... تربیت ...

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
	شیخ عبدالقدوس گنگوهی	[illegible]	گنگوه	۲۳ جمادی الثانی ۹۴۴ھ	گنگوه	فیض از روح شیخ احمد عبدالحق دریافت مکتوباتش مشهور است سکر و شورش قوی داشت انوار العیون هم از دست او [illegible] استرشاد عرفان کاشی [illegible] از امرای سلطان سکندر لودهی مع فرزندان از ردولی قصبهٔ شاه‌آباد از نواح دهلی سکونت نمود در سنه ۹۳۲ھ در زمان ظهیرالدین بابر در گنگوه توطن گشت روز دوشنبه تپ و لرزه پیدا شد روز جمعه فرصت حاصل شد بعد نماز باز شروع شد چهار روز دیگر تپ آمد روز چهارشنبه بجان مشاهده و دست سپرد در عین نماز بعد غسل شیخ رکن الدین دست بر سینه نهاد حرکت دل و جریان ذکر یافت.
	شیخ جلال الدین تهانیسری	فاروقی	تهانیسر	۱۳ ذی الحجه ۹۸۹ھ	تهانیسر	عالم متبحر بود هم استغراق و اشتغال تمام داشت ارشاد الطالبین از دست در صفت ساکن قرآن ذکر کرده و در هژده سالگی فتوی میداد. شیخ عبدالقدوس را اول رقاص گفته آخر توجه او نقش غیر از باطن او بسوخت.
	شیخ نظام الدین بلخی	فاروقی	تهانیسر	[illegible] ۱۰۳۶ھ	بلخ	علم رسمی نخوانده بود باوجود این مرصاحب تصانیف است و در شرح لمعات مکی مدنی و ریاض قدس تفسیر و جز قرآن بنهایت صاحب ذوق بود بر سراسر نظر کرده در اول دهله بشهود فائز گشته لهذا ملقب [illegible] اشتهار یافته در اول نفی و اثبات و در آخر هم شغل سر پایه اشتغال داشت تا آنکه صاحب دولت شد جهانگیر با او اعتقاد پیدا شده بود لیکن حاسدان رنجها انگندند. آخر از هندوستان عذر خواسته جانب بلخ شتافت.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۸	شیخ نظام الدین بلخی	فاروقی	بلخ	۸ جمادی الاول ۱۰۳۶ھ	بلخ	این نور الحق نبیرهٔ شیخ عبدالقدوس است چند مدت خود را در سپه گری داشت بعد از ان عشق غلبه کرد بخدمت شیخ جلال الدین تھانیسری پیوست ریخ حضرت بوجه ضعف و ترک خانه شیخت دیر انتظام الدین سپرد حسب تعلیم ایشان بذکر جهر مشغول شد و انوار ورود نمود ولیکن او طالب نور ذات بود بتدریج رفتن شغل پاس تعلیم نمود شد کار از کشود و آخر در خدمت بگمان گذاشت بسیار از عجیب و غرور برخاست و در عین لاے و گل رخ مقصود رو نمود شیخ فرمود این ابتدائے لاهوت و انتهائے لاهوت بمراحل در رست باز بشغل پاس امر فرمود باز بنزل بهر نفس سرموده رنگ از اثر آواز خوش بجوزن رو نمود چیزے از شاہدہ رو نموده مستور گشت آخر آماده مرگ شد دم را بذکر کرد چون یک پاس گذشت نور اطلاق ظهور نمود و دران هنگام بسبب بے اختیاری دم بقوت رها شد و پهلویش بشکست و شکم از خون پر شد و بحکم غیب دوا و غذا خورد و شیخ فرمود اب یه عروج بود و سیر نزولی باقی است بمراقبه جوا فرمود پس امانت پیران و خرقهٔ خلافت و اسم اعظم حواله نموده رخصت فرمود۔
۲۹	شیخ محب الله	صدیقی	صدرپور	۹ رجب ۱۰۵۸ھ	الہ آباد	چون از علوم نقلیه و عقلیه فارغ شد و در دهلی بر آستانه قطب الدین بختیار کاکی استخاره نمود بشارت بابوسعید شد شیخ خادم خود بجا پذیرا بدیک استعداد او دید مناسبت و لایت برکسی عرض داشت شغل نفی و اثبات و اسم ذات بانگهداشت صورت خود تلقین فرمود اربعین نشاند، چون خرقهٔ خلافت پوشید تجلی ذات لاکیف را در دل داشت شیخ توجه فرمود تجلی منکشف شد محب الله خیر آمد گر بس گفت پس در وطن آمد آنجا چندے در دلی ماند آخر در الہ آباد قریب بیست سال برده او ارشاد ماند۔

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۰	شیخ [illegible] محمد	حسن	اکبرآباد	[illegible]	[illegible] اکبرآباد	در ابتدا بلہو و لعب مشغول بودند یکے رفقے پدر ایشان سزائے سخت داد غیرت جوشانید و از زمانہ بیرون آمد در تحصیل علم پرداختند و بعد از آن بجلوہ طلب بجت گماشتند و بخدمت شیخ محب اللہ بمدارج اعلیٰ رسیدند و درین مدت صحبت یکبار از پدر خود ملاقی شدند باز در اکبرآباد آمدند ما جانا مراد آباد و امروہہ می آمدند در آنوقت حسب درخواست اکابر کنتھلاں توطن امروہہ قبول خاطر افتاد و بوجہ بدگوئی حاسدان عالمگیر ایشان را بسفر حرمین متوجہ نمود باز مراجعت این ملک کردند باز بغوغائے مخالفین مدتے در قلعہ اورنگ آباد محبس کردند۔ آخر جہان را پدرود کردند و تابوت ایشان حسب وصیت باکبرآباد رسانیدند۔
۳۱	شاہ محمد مکی	سید حسینی	.	.	.	درین مقام در شجرات خاندان با چیزے اختلاف ست از بعضے در میان شاہ محمد حامد شاہ عضد الدین نام شاہ محمد مکی مندرج است و در بعضے نام شاہ حامد و از تاریخ بہ ثبوت می پیوندد کہ شاہ عضد الدین را خلافت بلا واسطہ از شاہ محمدی حاصل است و منقح آنست کہ درمیان این ہر دو بزرگوار ان محض فاصل نتوان شد کہ ترتیب ملتزم بجوت میشود پس تحقیق ملازم مستنبط من تحفۃ التواریخ امروہہ آنکہ شاہ محمدی و شاہ محمد مکی حامد ہر دو باہم برادراند و شاہ محمد حامد برادر ارادت و خلافت از برادر خود حاصل ست و از شاہ محمدی در حرمین شریفین و در پسر وجود آمد شاہ محمد مکی کرد بنا بر مقصود یاد کرد است و در دشمن محمد مکی مدل و میر والا ارادت و خلافت از پدر خود حاصل کردند و از شاہ حامد پسرے بظہور آمد عضد الدین مذکور رفیا بعد منتقل و ایشان خلافت از عم خود شاہ محمدی بر یافتند از پدر خود ہم اخذ فیوض نمودند پس توجیہ عدم انفصال بین شاہ محمدی و شاہ عضد الدین ہم ظاہر است و آن حصول خلافت است بلا واسطہ و توجیہ فصل شاہ حامد وصول فیوض است شاہ عضد الدین ہم از ایشان و ایشان را از برادر خود شاہ محمدی بود چنانچہ مذکور شد و توجیہ فصل شاہ محمد مکی ہم استفاضہ ایشانست از پدر خود شاہ محمد مکی کا ہر است و ل و احتمال استفادہ شاہ عضد الدین ہم از برادر از شاہ محمد مکی بر او خویش شاہ محمد مکی ہم کا ہر الظن است خلافت از آبا و تیجۂ جنانا از تاریخ وفات شان بخبر نیا ہد و موطن و مدفن شان غالبا امروہہ باشد چنانچہ در جائے نوشتہ دیدم لیکن بلا سند حکیم جلال الدین مصنف تذکرہ الدین

[illegible]

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۱						جلال شاگرد حکیم علوی خان دهلوی که در توحید وجودی ید طولی میداشت پسر او ست و از دست روشن محمد علی مولوی نظام الدین در رشید دانشمند و مولوی حسام الدین عالم و صالح ماندند و در ویشان محفل از جمله مذکور نماند فقط.
۲۲	شیخ [illegible]	شیخ	مذکور	[illegible]	مذکور	پسر جامد برادر شیخ محمدی است به علوم شریعت و فنون عربیه در ورع و زهد موصوف بود با وجود اصرار حکام وظیفه قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزے گرفتن از بند شدن زوج خود خبر داد و نبود از ایشان از بسته تعاقب کنند مقاصد العارفین از دست در تعبیر رؤیا کامل بود.
۲۳	شیخ [illegible]	[illegible]	مذکور	[illegible]	مذکور	جد ایشان رفیق شیخ عضد الدین هم با هم کرده بودند بعد فرزند وقت نماند سید بود عبد الهادی چهار ساله بود شیخ را که بسبب ضعف بعارضه مصروف شده بودند بسوے قبله راست کرد شیخ بشارت داد که بعد از و در مکتب نشستند فقیرے ایشان را چیزے خورانید و رانده رفتند با تیم شاه چیدی ماندند حسب گفته از دست شیخ عضد الدین گرفتند خطره سوا بر دل ایشان کم گذشته صاحب کشف و کرامات بود.
۲۴	شیخ [illegible]	[illegible]	مذکور	[illegible]	مذکور	این شیخ نور الله و نبیره شیخ عبد الهادی اند و جدش بوجه ترک جمیع لب بریاضت سهل زری فرزند و بلباس فاخره میپوشانیدند و خاطرش بلباس رنگارنگ آراسته میشد اش از عشق پر شور بود. صائم الدهر و قائم اللیل بودند در همین حال وفات خدمت بر لب فارسی میشد پسرے شاه رحمن بخش از عقب گذاشتند.
۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اول نسبت قادریه از شاه رحم علی گرفتند باز نسبت عشقیه از شاه عبد الباری باز بیعت جهاد با طریقت [illegible] سید صاحب کرد و همراه ایشان صاحب و سید صاحب با هم مراقب می نشستند سید صاحب را خنده و عاجز [illegible] در جهاد [illegible] شهید شدند.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۶	[illegible]	[illegible]	جھنجھانہ	[illegible]	جھنجھانہ	از اولاد شان عبد الرزاق جھنجھانوی ہستند نسبت باطن را اخفا میکردند و بر اتباع سنت حریص بودند چنانچہ سال بکسر اول قضا کرد در قصبہ بودی بہ تعلیم طفلان اشتغال داشتند مگر خواب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب باعث اشتہار ایشان شد۔
۳۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شنیدے حضرت حاجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ بخواب دید تعبیر آن ظاہر است کہ حضرت ایشان بلباس شریعت و آداب طریقت آراستہ اند و نور عشق و محبت و جوش سینہ پرشور و سوز جگر و گداز دل از تصانیف ایشان نثر و نظم دیگر روایتہا چنانچہ ضیاء القلوب کہ اسم نسبت آن بجز مولانا صیقوی گفتہ ہر کہ خواہد در مکہ معظمہ قدم بگذارد تشنہ چشم خود بیند آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔ گر دلیلت باید از وے رو متاب
						ست بہنگام تصنیف رسالہ ہذا در عالم حیات ظاہری بودند و بعد مدتے در مکہ معظمہ دوازدہم یا سیزدہم از جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ قریب صبح بارانہ بجوار رحمت حق پیوستند و در جنت المعلی ہم پہلوے مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مدفون شدند وفضل اللہ تاریخ وصال شان است۔ طالبان حق اگر طلب میدارید مثنوی شعر حضرت شان را بخوانید و بیرے کامل را کہ برحق جوید بجا ب بشتابید و حضور پرنور اکمل و اول خلفائے آنحضرت رضی اللہ عنہ و ارضاہ کہ نام مبارک ایشان حضرت مولانا الحاج الحافظ العارف المحدث الفقیہ مولوی رشید احمد صاحب است در گنگوہ ضلع سہارنپور تشریف میدارند و در تربیت طالبان حق اوقات مبارکہ خود صرف میکنند مستغنی عن الاوصاف والالقاب ہستند پس حرکہ چشم طالب نمودہ ہمہ را کما فیہ فیضیت پیدا نمیدہم و از علوم و معارف در خدمت شان پر دارید و دعا کنید سلامت و بقائے حضرت ایشان خواہید۔ عفی عنہ۔ تمت

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

تعلیم الدین

(مکمل ومدلل)

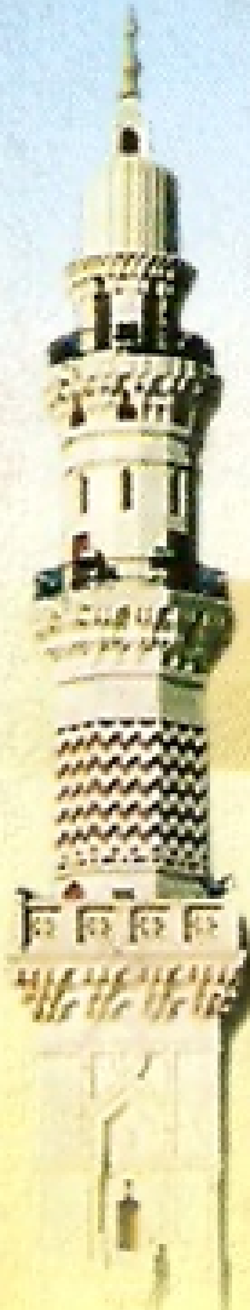

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات،
سیاست ومعاشرت آداب تہذیب واخلاق کی مستند کتاب
مع حالات وشجرہ مشائخ چشت

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

نوید پبلشرز
اردو بازار۔ لاہور

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

تعلیم الدین

(مکمل ومدلل)

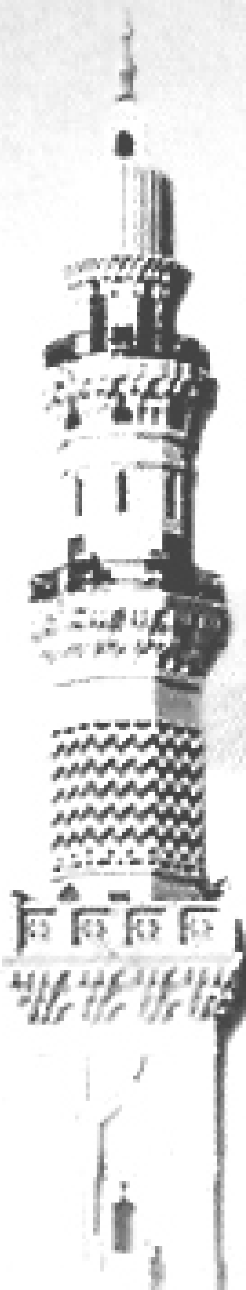

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات،
سیاست ومعاشرت آداب تہذیب واخلاق کی مستند کتاب
مع حالات وشجرہ مشائخ چشت

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

نور ہدایت پبلشرز
اُردو بازار۔ لاہور